طلوعِ عشق

مصنف

آيت الله سيد علي خامنه اي حفظه الله

جمع آوری

حجته الاسلام جواد علي اكبري

فہرست

*سخن ناشر

* مقدمہ

باب اول: پہلي بات
ازدواج يا شادي؛ ناموس فطرت اور قانون شريعت

* دريچہ
* زندگي کا ہدف
* شادي، اسلامي اقدار کا جلوه
* خدا وندِ عالم کا اصرار
* وقت پر شادي=سنت نبوي •
* جواني کے عشق و شوق ميں شادي
* وقتِ ضرورت، رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونا
* شادي کي برکتيں اور فوائد
* شادي کي شرائط کمال
* اسلام کي نگاہوں ميں کفو اور ہم پلہ ہونے کا تصور
* عاقل اور غافل انسان کا فرق
* شادي کي نعمت کا شکرانہ
* شادي کس ليے، مال و جمال کے ليے يا کمال کے ليے؟
* اسلامي روش ہي بہتر ہے
* نکاح کے چند بول کے ذريعے ؟!
* سب سے اہم ترين فائده

باب دوم : دوسري بات
محبت و خلوص ميں تشکيل پانے والا گھرانہ اور خانداني نظام زندگي
*دريچہ
*کلمہ طيبہ يا پاک بنياد
*انساني معاشرے کي اکائي
ؚ *اچھا گھرانہ اور اچھا معاشره
* اچھے گھرانے سے محروم معاشره نفسياتي بيماريوں کا مرکز ہے
*غير محفوظ نسليں
*اچھے گھرانے کي خوبياں
* اچھے خانداني نظام ميں ثقافت کي منتقلي آسان
* خوشحال گھرانہ اور مطمئن افراد
*زندگي کي کڑي دھوپ ميں ايک ٹھنڈي چھاؤں
*انسان مشين تو نہيں ہے!
* اچھے گھر کا پُر سکون ماحول
* گھريلو فضا ميں خود کو تازه دم کرنے کي فرصت
*مشترکہ زندگي کي قراردادکا احترام کرنا

* خانداني نظام ميں جنسي خواہشات کي اہميت
* ديندار، خاندان کي حقيقي صورت
* گھر کي حفاظت ميں مياں بيوي کا کردار
*اسلامي معاشرے ميں اچھے خاندان کي صفات

باب سوّم : تيسري بات
مغرب ميں عشق کا غروب اور ہمدردي و مہرباني کا فقدان
*دريچہ
*اپنے تشخص سے بے خبر نسل
*مغرب کا گناہ کبيرہ
*نہ اُنس و محبت، نہ شوہر اور نہ
*جنسي آزادي اور خانداني نظام کي تباہي
*مصنوعي عشق
*مغربي تمدن کے مطابق شادي کے بُرے نتائج
*مغرب، سقوط کے دہانے پر!
*در بہ در، کوچہ بہ کوچہ، سکون کي تلاش
*کانوں پر جوں تک نہيں رينگتي!
*غلط اہداف اور شيطاني راہ
*خاندان کے بارے ميں صرف ايک جملہ!

باب چہارم: چوتھي بات
ايک دوسرے کي نسبت مياں بيوي کے حقوق
* دريچہ
*ايک دوسرے کے مددگار اور دوست کي مانند
*مرد گھر کا نگراں اور کفيل ہے اور عورت پھول
*مشترکہ زندگي ميں مياں بيوي کے کردار کي تبديلي خطرناک ہے
*بيوي پھول ہے نہ کہ آپ کي نوکراني اور ملازمہ
*مردوں کو ملازمت کرنا چاہيے
*نہ مرد کي مطلق العنان حکومت ،نہ جورو کي غلامي
*عورت اور مرد کا فطري تفاوت
*دو مختلف نگاہيں مگر دونوں خوبصورت
*حقيقي اور خيالي حق
*شوہر، بيوي کي ضرورتوں کو درک کرے
*مرد کي خام خيالي اور غلط رويہ
*عقلمند بيوي اپنے شوہر کي معاون و مددگار ہے
*بيوي کے فرائض

کامياب زندگي کے سنہرے اصول
پہلا مرحلہ: بہشت بريں تک ہمسفر
*دريچہ
*خوش بختي کا مفہوم
*ايک دوسرے کو جنتي بنائيے
*ايک دوسرے کوخوش بخت کيجئے

*حق بات اور صبر کي تلقين
*ايک تيمار دار کي مانند، نہ کہ ايک چوکيدار کي طرح
*اخلاقي حفاظت

دوسرا مرحلہ: زندگي کے ظاہري روپ سے مافوق حقيقتيں
*دريچہ
*زندگي کے ظاہري روپ سے مافوق حقيقتيں
*اصل ماجرا عشق ہي تو ہے
*جتنا زيادہ اتنا ہي بہتر
*محبت سے خار بھي پھول بن جاتے ہيں
*محبت کسي کے حکم يا فرمان سے ہونے والي کوئي چيز نہيں ہے!
*حقيقي عشق اور ہے اور شہوت پرستي کچھ اور!
پہلا قدم: ايک دوسرے کا احترام
دوسرا قدم: اعتماد کي بحالي
*وفاداري کرو تاکہ قابل اعتماد بنو!
*اعتماد کسي کے کہنے سے نہيں ہوتا!
*محبت کے دريا ميں کدورتوں کو غرق کرديں
*گھر کے بڑے بھي مدد کريں

تيسرا مرحلہ: کاموں کي تقسيم کا فن
*دريچہ
*کاموں کي تقسيم
*ايک دوسرے کو روحي طور پر مضبوط بنائيے
*کاميابي کے ليے راہ ہموار کريں
*خواتين کي اجتماعي فعاليت اور نوکري کي اہم ترين شرط
*کارہائے خير کي انجام دہي کيلئے ايک دوسروں کي ترغيب دلانا
*غمخواري ہي حقيقي مدد ہے
*سليقہ مند بيوي کے مديريت کي اہميت
*بچوں کي تربيت بہت بڑا ہنر ہے
*نوکري اور گھريلو زندگي کو خوشحال بنانا
*عورت، مرد سے زيادہ مضبوط اور قوي ہے!
*حضرت فاطمہ سلام اللہ عليہا کي پيروي کيجئے

چوتھا مرحلہ: اتفاق، ہمراہي اور موافقت
*دريچہ
*امام خميني٢ نے کہا: جاؤ مل کر زندگي کي تعمير کرو
*موافقت کيا ہے؟
*يورپ کي ايک خوبصورت تعبير
*کوئي انسان بھي بے عيب نہيں ہے!
*خاندان کي نابودي کا سبب
*دو طرفہ موافقت اور ہمراہي

پانچواں مرحلہ: ہنستي مسکراتي اور خوشحال زندگي

*دريچہ
*عملي شكر بہت اہم ہے
*زندگي كے رازوں كي حفاظت كيجئے
*ايک دوسرے كے غمخوار بنيے
*سادہ زندگي اور ميانہ روي
*ہار جيت كے بغير مقابلہ
*كفايت والي زندگي!
*قناعت سب كيلئے مفيد ہے
*شادي كي تقريب سے آغاز كريں
*اپنے والدين كا بھي خيال ركھيئے
*حجاب اور عفت

چھٹا مرحلہ:تذكُّر اور ياد دہاني
*دريچہ
*ايک دوسرے كے حسد اور غيرت كو نہ جگائيے
*مياں يا بيوي كي تحقير اور خاندان كي نابودي كا آغاز
*آئيڈيل كي تلاش ميں افراط سے كام لينا
*غير شرعي معاشرت
*گھر كي چار ديواري اور عفت و ناموس، گھر كے محافظ ہيں

ساتواں مرحلہ:آساني اور چھوٹ دينا
*دريچہ
الف: شادي بياہ كي تقريبات ميں شاہانہ تجمُّل اور اسراف
*اسلامي شادي كي سادي مگر پُر رونق محفل
*اسلامي نكاح يا جاہلي نكاح
*شادي كو آسان بنائيں، خدا آپ كي مدد كرے گا
*اظہارِ خوشي اور مہمانوں كي دعوت، درست مگر اسراف نہ ہو!
*يہ بڑے بڑے ہوٹل اور شادي ہال، شادي كو شيريں نہيں بناتے
*بعض حكام كي غلطي
*يہ عزت و آبرو نہيں ہے!
*فضول خرچي كرنے والوں كا حساب كتاب بہت سخت ہے
*بيكار زحمت و مشقت
*اسرافِ بالغرض اگر گناہ نہيں تو ثواب بھي نہيں ہے
*آلِ رسول • كي تقليد كريں
*دلہن كے ليے كرائے كا لباس
ب: مہر، خلوص و سچائي كي علامت يا لڑكي كي قيمت؟
*پيغمبر • نے زمانہ جاہليت كے مہر كي رسم كو توڑ ديا
*مَہْرُالسُّنَّۃ يا شرعي مہر
*١٤ كے ہندسے پر اصرا ر كيسا؟
*زيادہ مہر لڑكي كي بے احترامي ہے
*مہر بخشتي ہوں تم ميري جان چھوڑو!
ج: جہيز زندگي كي آساني يا فخر و مباہات كا ذريعہ؟
*بيٹي كي عزت، اخلاق سے ہوتي ہے نہ كہ جہيز سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

*مادي دوڑ اور جہيز کي لعنت
*دوسروں کي بھي فکر کريں
*کائنات کي سب سے بہترين دُلہن کا جہيز
*اے دلہنو! تم اس بات کي اجازت نہ دو!
***دعائيہ کلمات**

ازدواجي سفر شروع کرنے والے نوجوانوں کو
حضرت آيۃ اللہ العظميٰ خامنہ اي
کي نصيحتيں

جمع آوری :
حجتہ الاسلام جواد علي اکبري

ناشر :
نشر ولايت پاکستان
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہيں

بسم اللہ الرحمن الرحيم
آپ کي ازدواجي زندگي کے آغاز پر،
جو آپ کے جسم و جان اور قسمت و سر نوشت کا ملاپ ہے،

صدقِ دل سے آپ تمام بيٹے اور بيٹيوں کو ہديہ تبريک پيش کرتا ہوں۔
ميں آپ کو يہي سفارش کروں گاکہ
ايک دوسرے سے ''محبت'' کيجئے، اُن سے وفادار رہيے
اور خود کو ايک دوسرے کي سرنوشت ميں شريک جانيں۔
مشترکہ زندگي ميں ايک دوسرے سے الجھنے سے پرہيز کريں
اور چھوٹي اور بے اہميت غلطيوں کو نظر انداز کرديں۔
خدا وند عالم آپ کو خوش بختي، شيريں زندگي اور روحاني ارتقائ عطا فرمائے
اور محبت سے لبريز آپ کے گھر کو
تندرست اور صالح اولاد کے وجود سے گرمي اور وشني بخشے، اِنْ شَاۤئَ اللّٰہ

سيد علي خامنہ اي

انتساب
کائنات کے سب سے بہترين
اور کامل ترين نوجوانوں،
علي عليہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ عليہا
کے نام!

کہ جن کي نو سالہ ازدواجي زندگي
ہم سب کے ليے
تاقيامت
مشعلِ راہ ہے۔

سخن ناشر

ِ ''طلوعِ عشق'' ،دراصل عشق و محبت اور عہد و پيمان کے راستے پر قدم اٹھانے والے اور اپني ازدواجي زندگي کا آغاز کرنے والے نوجوان لڑکے اور لڑکي کے نئے سفر کي شروعات ہے۔
''طلوعِ عشق''،درحقيقت رہبرِ عالي قدر کي خطباتِ نکاح کے موقع پر ہونے والي مشفقانہ نصيحتيں ہيں کہ جو انہوں نے مختلف سالوں ميں ارشاد فرمائيں۔ يہ کتاب ''دفتر نشرِ فرہنگِ اسلامي''تہران سے ٢٠٠٤ئ ميں طباعت ہونے والي ''مطلع عشق'' کي پانچويں اشاعت کا اردو ترجمہ ہے۔
''طلوعِ عشق'' ،سماجي اور گھريلو مسائل کو اپنے اچھوتے اور نئے انداز سے بيان کرکے اُن کا صحيح اور عقلي و منطقي راہِ حل پيش کرتي ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پُرنشيب و فراز والے اس ازدواجي راستے کي باريکيوں، نزاکتوں، حساسيت اور مشترکہ زندگي کے شريکوں کي ذمے داريوں کو بھي بيان کرتي ہے۔ اُميد ہے کہ کتاب کا مطالعہ آپ کي ازدواجي زندگي کو خوشحال اور معاشرتي فضا کو شيريں زندگي کے ليے ساز گار بنانے ميں آپ کي بھرپور مدد کرے گا۔
نشرولايت پاکستان کا قيام ٢٠٠٢ ئ ميں عمل ميں لايا گيا۔ اس ادارے کا مقصد رہبرِ معظّم ولي امر مسلمين جہان حضرت آيت اللہ العظميٰ امام خامنہ اي حفظہ اللہ کے تمام مطبوع اور غير مطبوع آثار کي حفاظت اور اُنہيں اُردو زبان ميں منتقل کرنا ہے۔
نشر ولايت پاکستان، دشمن کي ثقافتي يلغار کو روکنے کے ليے کوشاں ہے۔ اور يہ کتاب بھي اسي سلسلے کي ايک کڑي ہے۔ اُميد ہے کہ طلوعِ عشق آپ کے علمي ذوق ميں اضافے کا سبب بنے گي۔

نشرولايت پاکستان(مرکز حفظ و نشر آثار ولايت)

طُلوعِ عشق

مقدمہ

انتظار کا سخت آزما سفر اپنے اختتام کو ہے، دو خوشحال اور چمکتے دمکتے چہروں کے آمنے سامنے ہونے اور رُخ زيبا سے نقاب الٹے جانے کے ساتھ يہ ''شيريں انتظار'' اپنے ''وصل'' ميں تبديل ہو جائے گا اور يوں دو دھڑکتے ہوئے دلوں کو اپني اپني حقيقي زندگي کے خوابوں کي تعبير نصيب ہو گي۔
مومن اور نوراني نوجوان لڑکے اور لڑکياں اس خدائي اور آسماني ''رشتہ ازدواج'' کي دہليز پر کھڑے ہيں۔ يہ ايک ايسا رشتہ ہے کہ جس ميں منسلک ہو کر وہ ''ايک جان دو قالب'' ہو جائيں گے اور يہ ايک ايسي مضبوط گرہ ہے جو دو تقديروں کو ايک ساتھ زندگي کے سفر پر لا کھڑا کرے گي۔
ملن اور بندھن کي اس محفل ميں ايک طرف اپنے احساسات و نشاط سے بھرپور، عفت و حيا کي چادر ميں لپٹي ہوئي ناز و سرور اور محبت سے سرشار اور اپني آرزوں کے ساتھ زندگي کے نئے سفر اور نئے راستے پر نظريں جمائے دُلہنيں موجود ہيں تو دوسري جانب اميد و شوق اور مصمم ارادوں کے مالک، عشق سے لبريز اور زندگي کے نشيب و فراز والي اس نئي اور طويل راہ پر اپني منزل کي جانب خوف و اضطراب کے ساتھ نظريں جمائے ہوئے دولہا کھڑے ہيں تو تيسري جانب خوشي و مسرت ميں ڈوبے ہوئے والدين کہ جن کي آنکھوں ميں خوشي کے آنسو ان کي محبت و شفقت کے بھرپور احساسات کي عکاسي کر رہے ہيں، جو اپنے بوستان حيات کے گُلوں کے ملاپ کے منتظر ہيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سب كي نظريں ''اُس آنے والے'' كے راستے كي جانب لگي ہوئي ہيں جو اپنے ''آسماني كلام'' كے ذريعے عشق و محبت ميں فريفتہ و مجذوب، دولہا اور دلہنوں كے دلوں كو ہميشہ كے لئے آپس ميں ملا دے گا۔
يہ كتنا روشن اور نوراني معاہدہ زندگي ہے كہ جہاں فرمانِ الٰہي ١ كا اجرائ ہو گا اور زيبائي اور خوبصورتي كے خالق كي سب سے زيادہ خوبصورت نشاني سب كے سامنے ظہور كرے گي ٢ اور يہ سب سنت نبوي٠ اور سيرہ علويؑ كے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ ٣
خاندان نبوت ٠ كي مودّت سے لبريز ''دل''، ولادت و خوشيوں كے ان ايام ميں اپني فلاح و سعادت كے لئے ايک دوسرے كے ساتھ عہد و پيمان كے رشتے ميں منسلک ہوتے ہيں اور يوں يہ دو عاشق كبوتر پَر سے پَر ملائے بہشت بريں اور قداست و پاكيزگي كے بلند آشيانے كيلئے اپني پرواز كا آغاز كرتے ہيں۔
شريعت محمدي٠ ميں ''ازدواج'' يا ''شادي'' كو بہت سہل و آسان بنايا گيا ہے جب كہ ''عقد'' يا ''نكاح'' ميں بھي كسي قسم كي سختي نہيں ركھي گئي ہے۔ دولہا اور دلہن، شرائط كا خيال ركھتے ہوئے خود بھي اپنا نكاح پڑھ سكتے ہيں۔ ليكن سب كي خواہش يہي ہوتي ہے كہ ان دو دلوں اور دو خاندانوں كے ملاپ، زندگي ميں بركت كے نزول اور اچھے شگون كے لئے كتنا ہي اچھا ہو كہ اس مرحلے كو كسي ايسے شخص كے ہاتھوں ميں سونپيں كہ جو آدابِ شريعت سے بھي آگاہ ہو اور پاک و پاكيزہ روح اور نيک صفات كا مالک بھي، تا كہ اس كے پاكيزہ وجود كي بركت، رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے والوں كے چراغ عشق كو پہلے سے زيادہ روشن كر دے، ان كي محبت و دلگرمي كو پہلے كي نسبت اور زيادہ گرما دے اور ''اس'' كے وجود كي مٹھاس ان كي نئي زندگي ميں مزيد شيريني گھول دے۔
اور اس سے بڑھ كر كيا سعادت ہو گي كہ زندگي كي اس مشتركہ جدوجہد كي بنياد ركھنے والا زمانے كا ولي فقيہ، اہل ايمان كے دلوں كا محبوب اور نائب امام زمانہ عجل اللہ تعاليٰ فرجہ الشريف ہو !
ايک محترم شخصيت دولہا اور دلہنوں كي كثير تعداد كے سامنے كھڑي ہوتي ہے، تمام نكاح نامے
اس كے ساتھ ہيں اور وہ ايک ايک كر كے تمام دولہا اور دلہنوں كا نام پكارتا اور انہيں لازمي ہدايات ديتا ہے۔
١ ''وانكحوا الا يامٰي منكم والصالحين من عبادكم وامائكم۔'' (سورہ نور ٣٢)
٢ ''ومن آياتہ ان خلق لكم من انفسكم ازواجاً لتسكنوا اليھا وجعل منكم مودَّۃً ورحمۃً''۔ (سورہ مريم ٢١)
٣ النكاح سنّتي فمن رغب عن سنتي فليس منّي۔ (بحار الانوار، جلد ١٠٠، صفحہ ٢٢٠)
تمام نكاح ناموں ميں مشترک چيز ''مہر'' كا ايک ہونا ہے يعني صرف ''١٤ سكے ١ ۔ '' البتہ بہت سے دُولہاوں نے اس كے ساتھ ساتھ حج، مكہ مدينہ كي زيارتوں اور عتبات عاليات كے سفر يا اپنے اپنے شوق و ذوق كے مطابق بہت سے دوسرے معنوي اور روحاني تحفوں كا بھي انتظام كيا ہے۔ يہ ہے اس محفل ميں آنے كي شرط۔ وہ اپني ہدايات كو جاري ركھتا ہے: ''آغا'' دلہنوں كي جانب سے وكيل ہيں جب كہ جناب محمدي گلپايگاني دولہاوں كي طرف سے اپني وكالت كے فرائض انجام ديں گے۔ يہ وہ مقام ہے كہ جہاں دلہنيں خدا كي عطا كردہ نعمت كيلئے كرامت و بزرگي اور سرفرازي كا احساس كرتي ہيں اور دل ہي دل ميں دولہاوں پر اپني برتري جتاتي ہيں۔ دولہا حضرات تھوڑي سے دير كے لئے افسردہ تو ہوتے ہيں ليكن فوراً ہي اپنے دل كو اس خيال سے تسلي ديتے ہيں كہ اصل قصہ تو ''اَنكَحتُ (ميں نے تمہارا نكاح كيا)'' كا ہے كہ جسے ''آغا'' اپني زبان مبارک سے ادا كريں گے۔ بس يہيں سے پتہ چل جاتا ہے كہ اس شريكہ حيات كا كتنا خيال ركھنا چاہيے كہ جس كا ''وكيل'' نائب امامؑ جيسي شخصيت ہو !
''تمام چيزيں تيار ہيں'' ! ايک بلند آواز محفل پر طاري سكوت كو توڑتي ہے تو دوسري جانب ''شوقِ وصل'' اور عشق ميں دھڑكنے والے دلوں كي دھڑكنوں كو اور تيز كر ديتي ہے، وصال كا وقت آ گيااور منزل قريب آتي نظر آ رہي ہے۔
اور تھوڑي دير بعد امام بارگاہ كے وسيع و عريض ہال كے كونے ميں بنے ہوئے دروازے سے پردے كو ہٹايا جاتا ہے اور امام زمانہ عجل اللہ تعالي فرجہ الشريف كے نائب كا چہرہ پر نور اپني تمام نورانيت، خوبصورتي، جذابيت اور مخصوص مسكراہٹ كے ساتھ نمودار ہوتا ہے۔ خورشيد ولايت كے ظہور پر حاضرين كے لبوں پر صلوات كے نغمہ جاويد كي گونج اور آنكھوں سے اشک شوق كا جاري ہونا دراصل سينوں ميندھڑكنے والے ان مجذوب و فريفتہ دلوں كا پتہ دے رہا ہے جو شكر گزاري اور سپاس كے جذبات كے ساتھ اپنے زندگي كے شيريں لمحات كا جشن منا رہے ہيں۔ ''آغا'' اپني مہربان آنكھوں سے حاضرين كو سيراب كرتے ہيں اور سب كو ''خوش آمديد'' كہتے ہيں۔
١ ايران ميں آج كل رسم ہے كہ مہر كو سونے كے سكوں كي شكل ميں ركھا جاتا ہے۔ ہر سونے كا سكہ (سكہ بہار آزادي) آج كل تقريباً پاكستاني 7500/= روپے كا ہے۔ (مترجم)
اِن محافل كي رسم كے مطابق ابتدا ميں رہبر عالي قدر اپنے پدرانہ اور مشفقانہ انداز ميں چند مختصر مگر پُر معنيٰ جملے، حكمتوں سے لبريز قيمتي گوہروں اور درس زندگي كے قيمتي نكات كو خوش بختي كے راستے پر قدم اٹھانے والوں كي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظر کرتے ہيں۔ اے کاش سر زمين ايمان کے تمام دولہا اور دلہن کہ جو اس مہربان اور شفيق پدر کے روحاني بيٹے اور بيٹياں ہيں، اپني اپني زندگي کے آغاز پر اِن حکمت ہائے گوہر بار سے بہره مند ہوتے اور اپنے طولاني اور يادگار سفر کے لئے اس دسترخوانِ کرم سے توشہ راه مہيا کرتے!
نکات کے بيان کے بعد دلوں کا يہ محبوب ايک ايک کر کے تمام دلہنوں سے وکيل بننے کي اجازت ليتا ہے۔
يہ وه مقام ہے کہ جہاں کوئي بھي دلہن ''جي'' کہنے ميں نخرے يا شرم اور پس و پيش سے کام نہيں ليتي کيونکہ يہ لمحات لوٹ کر آنے والے نہيں۔ ''آغا'' چند دلہنوں سے اجازت لينے کے بعد باري آنے والي دلہن کا نام ليتے ہيں اور مہر کي رقم اور نکاح نامے ميں موجود ديگر شرائط کے بيان کے ساتھ اُس سے وکالت کي اجازت طلب کرتے ہيں دوسري دلہنوں کي طرح جلدي جلدي ''جي'' کہنے کے بجائے يہ دلہن چپ رہتي ہے۔ حاضرين حيرت ميں ڈوب جاتے ہيں۔ ''آغا''تھوڑي دير صبر کرتے ہيں، ''اگر آپ نے مجھے اپنا وکيل نہيں بنايا تو ميں آگے بڑھ جاوں گا ''۔ دلہن فرطِ جذبات سے گلے ميں لگے پھندے کو دور کرتے ہوئے لب کھولتي ہے: ''آغا ايک شرط ہے !'' حاضرين اور تعجب کرتے ہيں۔ ''ميري بيٹي کيا شرط ہے ؟''۔دلہن نے پہلے سے زياده پُر اعتمادلہجے ميں کہا: ''اس شرط پر آپ کو اپنا وکيل بناتي ہوں کہ آپ روزِ قيامت ميري اور ميرے والد کي شفاعت کريں گے''۔ حاضرين ميں سے کوئي با آواز بلند کہتا ہے : ''آغا يہ سپاه اسلام کے عظيم جنرل شہيد کي دختر ہيں''۔ حاضرين منقلب ہو جاتے ہيں۔ آغا متواضع لہجے ميں فرماتے ہيں کہ ''ميري بيٹي ! يہ تمہارے شہيد والد ہيں کہ جو ہم سب کي شفاعت کريں گے! '' اسلام اور حضرت زہرا سلام اللہ عليہا کے ان انصاروں کے ذکر سے محفل ميں دوسرے معنوي رنگ پھيل جاتے ہيں۔ ''آغا'' کے بعد محمدي صاحب نے بھي دولہاوں سے وکالت لي اور اب صيغہ عقد يا نکاح پڑھانے کے لئے تمام چيزيں تيار ہيں۔

طُلوعِ عشق

پہلي بات

ازدواج يا شادي: ناموسِ فطرت اور قانونِ شريعت

دريچہ

اب آسماني ملاپ کا وه پُر شکوه لمحہ نزديک آ پہنچا ہے۔
دو ہمسفر نوجوان، خداوند عالم کي مرضي اور رضا کے مطابق چاہتے ہيں کہ
ايک دوسرے کے ہاتھ ميں ہاتھ دے کر زندگي کے راستے پر قدم اٹھائيں
اور اپنے بلند و بالا اہداف کي طرف حرکت کريں۔
يہ کيسا مضبوط اور اہم عہد و پيمان ہے !
انسان کي طبع اور جبلّت اپنے ''جوڑے'' کي متلاشي ہے
جب کہ جان و دل ميں موجزن يہ دريائے پُر تلاطم صرف
''ہمسر'' اور ''ہم رتبہ اور ہم پلہ'' ہي سے ساکن ہو سکتا ہے، بے قرار روح ''اُس'' کے بغير
پھيکے پن اور خلا کا احساس کرتي ہے۔
خدا بھي ان ميں سے ہر ايک کو دوسرے کے بغير پسنديده نگاہوں سے
نہيں ديکھتا ہے جب کہ پيغمبر اکرم • نے ''شادي'' کو اپني سنت، رضائے الٰہي
تک پہنچنے کي راه اور نصف دين کو محفوظ کرنے کا وسيلہ قرار ديا ہے۔ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے والے
يہ دونوں نوجوان، زندگي کے اس ''معاہدے'' کے
متعلق زياده جاننا چاہتے ہيں کہ تا کہ وه علم اور آگاہي کے ساتھ ''قبول ہے'' کہہ سکيں۔

لہٰذا اس ''سید'' کي باتوں کو سننا کس قدر شيريں ہے !

زندگي کا ہدف

زندگي ايک طولاني سفر ہے کہ جس ميں مختلف منزليں ہيں ليکن اس کا ايک بلند بالا ہدف بھي ہے۔ زندگي ميں انسان کا ہدف يہ ہونا چاہيے کہ وہ اپنے اور ديگر موجوداتِ عالم کے وجود کو اپنے معنوي کمال کے لئے استعمال کرے۔

حقيقت تو يہ ہے کہ ہم اس دنيا کے لئے خلق نہيں ہوئے ہيں۔ ہم نے دنيا ميں اس حالت ميں قدم رکھا ہے کہ ہميں اس ميں آنے کا کوئي اختيار نہيں تھا۔ ہم اس دنيا ميں ايک ايسے بچے کي مانند ہيں جو دوسروں سے اثر ليتا ہے، زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہماري عقل رُشد پيدا کرتي ہے اور ہم اختيار اور انتخاب کي قدرت کے مالک بن جاتے ہيں۔ يہ وہ جگہ ہے کہ جہاں لازمي ہے کہ انسان صحيح انداز سے سوچے، صحيح چيز کا انتخاب کرے اور اپنے اُس انتخاب کے مطابق قدم اٹھائے اور آگے بڑھے!

اگر انسان اس فرصت کو غنيمت جانے اور اس دنيا کے چند دنوں سے کہ جب تک وہ يہاں ہے، بہترين استفادہ کرے تو وہ اپنے آپ کو کمال تک پہنچا سکتا ہے اور جس دن اِس دنيا سے رخصت ہو گا تو وہ اُس شخص کي مانند ہو گا کہ جو زندان سے رہائي پاتا ہے اور يہيں سے حقيقي زندگي کا آغاز ہوتا ہے۔

شادي، اسلامي اقدار کا جلوہ

سب سے پہلي اور بنيادي بات يہ ہے کہ يہ شادي کہ جسے خداوند عالم نے (انساني رشد و کمال کے لئے بہترين) روش و طريقہ قرار ديا ہے اور انساني خلقت بھي اسي کا تقاضا کرتي ہے، خداوند عالم کے اسرار ميں سے ايک سِرّ، اس کي نعمتوں ميں سے ايک نعمت اور حيات بشري کے مظاہر ميں سے ايک ناقابلِ اجتناب مظہر ہے۔ ايسا ہو سکتا تھا کہ خداوند عالم آسماني قوانين ميں شادي کو لازم اور واجب يا جائز قرار ديتا اور لوگوں کو چھوڑ ديتا کہ وہ (ازروئے ناچاري يا ازروئے اختيار) شادي کريں۔ ليکن اس نے يہ کام نہيں کيا بلکہ ''ازدواج'' کو ايک ''قدر'' (VALUE) قرار ديا ہے يعني جو بھي رشتہ ازدواج ميں منسلک نہيں ہو گا وہ خود کو اس فضيلت سے محروم کر دے گا۔

خداوند عالم کا اصرار

اسلام کي رُو سے گھر بسانا ايک فريضہ ہے اور يہ ايسا عملي فريضہ ہے کہ مرد و عورت مل کر اس کام کو ايک ''خدائي امر'' اور ايک ''وظيفے'' کے تحت انجام ديں۔ اگرچہ کہ ''شادي'' کو شرعاً زمرہ واجبات ميں (براہ راست) ذکر نہيں کيا گيا ہے ليکن اسلامي تعليمات ميں اس امر کے لئے اتني توجہ اور ترغيب دلائي گئي ہے کہ انسان سمجھ جاتا ہے کہ خداوند عالم اس امر کے لئے کتنا اصرار کرتا ہے۔ يہ اصرار صرف ايک کام کو معمولي طور سے انجام دينے کے لئے نہيں ہے بلکہ ايک يادگار واقعے اور انساني زندگي اور معاشرے پر تاثير گزار امر کي حيثيت سے اس پر توجہ دي گئي ہے، لہٰذا اسي لئے نوجوان لڑکے اور لڑکي کے بندھن پر اتني زيادہ ترغيب دلائي گئي ہے اور ''جدائي'' اور ''دوري'' کو مذمت کي نگاہ سے ديکھا گيا ہے۔

خداوند عالم مرد اور عورت کي تنہائي کو پسند نہيں کرتا !

خداوند عالم مرد اور عورت کي تنہا زندگي کو پسنديدہ نگاہ سے نہيں ديکھتا ہے۔ خاص طور پر وہ جو نوجوان ہوں اور شادي اور گھر بسانے کي دہليز پر کھڑے ہو کر بھي تنہائي کو ترجيح ديں۔ ليکن يہ صرف نوجوان لڑکے لڑکيوں سے مخصوص نہيں ہے۔ خداوند عالم مشترک ازدواجي زندگي سے خوش ہوتا ہے۔ ايک مرد اور عورت کا تمام زندگي اکيلے زندگي گذارنا، اسلام کي نگاہ ميں کوئي مطلوب چيز نہيں ہے۔ ايسا انسان، معاشرے ميں ايک بيگانے موجود کي مانند ہے۔ اسلام کي خواہش يہ ہے کہ ايک گھرانہ، انساني معاشرے کي ايک حقيقي اکائي ہو نہ کہ ايک اکيلا انسان۔

وقت پر شادي = سنّت نبوي •

ايک مشہور و معروف روايت ميں رسول اکرم • نے ارشاد فرمايا کہ ''نکاح ميري سنت ہے''۔ البتہ، تخليق انساني کي ايک خاص روش ہے اور تمام انسانوں اور تمام اقوام و اديان ميں يہ روش رہي ہے۔ پس حضرت • نے کيوں فرمايا کہ يہ ميري سنت ہے؟ آخر اس کو اپني سنت قرار دينے اور اپنے رفتار و عمل سے مخصوص کرنے کے کيا اسباب ہيں؟ شايد يہ سب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس جہت سے ہو کہ اسلام نے گھر بسانے کے لئے بہت زیادہ تاکید کي ہے جب کہ دوسري شريعتوں اور اديان ميں شادي پر کم تاکيد کي گئي ہے۔ آپ ملاحظہ کيجئے کہ اسلام نے ''شادي''اور ''گھر بسانے'' پر جو تاکيد کي ہے کہ وہ دنيا کے کسي بھي مکتبِ فکر اور دنيا ميں رائج کسي بھي فلسفے اور سياست ميں موجود نہيں ہے۔ اسلام اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ لڑکے اور لڑکياں اس سن و سال ميں شادي کريں کہ جس ميں وہ (جسماني و عقلي طور
پر) شادي کے قابل ہوجائيں۔
نکاح، فطري تقاضے کو پورا کرنے کے علاوہ ايک ديني اور اسلامي سنت بھي ہے۔ اس بنا پر يہ بہت آسان ہے کہ جو بھي اس عمل کے لئے کہ فطرت و ضرورت جس کا تقاضا کرتي ہے اقدامات کرے گا وہ ثواب بھي حاصل کرے گا۔ لہٰذا وہ سنت نبوي ۰ کي ادائيگي اور رسول اکرم ۰ کے حکم کي اطاعت کي غرض سے شادي کے لئے اقدامات کرے گا۔ شادي ايک فطري آئين اور خداوند عالم کي طرف سے دکھائي گئي ايک راہ ہے جب کہ رسول اکرم ۰ نے اسے اپني سنت قرار ديا ہے۔ اس کا سبب يہ ہے کہ اسلام نے اس مسئلے پر بہت زيادہ اور خاص تاکيد کي ہے، کيوں ؟ کيونکہ يہ مسئلہ بہت اہميت کا حامل ہے اور انساني تربيت ميں خاندان کي تشکيل کے بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہيں۔ اسي طرح فضائل و کمالات کے ارتقا اور تربيتي، روحي، عملي اور ہمدردي و محبت کے لحاظ سے ايک صحيح و سالم انسان کي (مکمل) ظاہري و باطني تعمير ميں يہ عنصر بنيادي کردار کا حامل ہے۔

جواني کے عشق و شوق ميں شادي

حضرت ختمي مرتبت ۰ اس بات پر بہت زيادہ تاکيد فرماتے تھے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکياں جلدي شادي کريں۔ البتہ اپنے ميل و رغبت اور اختيار سے، نہ يہ کہ دوسرے ان کي جگہ فيصلہ کريں۔ ہميں چاہيے کہ اپنے معاشرے ميں اس بات کو رواج ديں۔ نوجوانوں کو مناسب سن و سال ميں کہ جب ان کي نوجواني کي بہار اپنے عروج پر ہو، عشق و شوق کي اس جوش و گرمي کے ساتھ شادي کرني چاہيے۔ يہ بات بہت سے افراد کے نظريات اور خيالات کے بر خلاف ہے کہ جو يہ خيال کرتے ہيں کہ جواني کے زمانے کي شادي دراصل ''وقت سے پہلے کِھلنے والا پھول'' ہے کہ جو جلد ہي مرجھا جاتا ہے ليکن حقيقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر شادي اور اس کے فلسفے کو صحيح طور پر درک کيا جائے اور يہ صحيح طور پر انجام پائے تو جو اني کي شادياں اچھي اور بہت پائيدار ثابت ہوں گي اور ايسے خاندان ميں مياں بيوي مکمل طور پر ايک دوسرے کے سچے دوست اور اچھے جيون ساتھي ثابت ہوں گے۔

وقت ِ ضرورت، رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونا

اسلام کي يہي خواہش ہے کہ يہ مقدس امر اپنے صحيح وقت پر کہ جب اِس کي ضرورت محسوس کي جائے جتنا جلدي ممکن ہو، انجام پائے۔ يہ وہ امور ہيں جو صرف اسلام ہي سے مخصوص ہيں۔ يعني جتني جلدي ہو بہتر ہے۔ جلدي اس لئے کہ وہ وقت کہ جب لڑکا و لڑکي اپنے جيون ساتھي کي ضرورت محسوس کريں تو يہ کام جتنا جلدي ممکن ہو انجام پائے، بہتر ہے۔ اس کا سبب يہ ہے کہ اوّلاً، رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے کے دامن ميں چھپي ہوئي خير و برکات اپنے صحيح وقت پر انسان کو حاصل ہوں گي قبل اس کے کہ زمانہ گزرے يا اس کي زندگي کا بہترين حصہ گزرجائے۔ دوسري بات يہ کہ وقت پر شادي جنسي انحرافات اور بے راہ روي کا راستہ روکتي ہے۔ لہٰذا حديث ميں ارشاد ہوا ہے کہ ''مَنْ تَزَوَّجَ اَحرَزَ نَصْفَ دِيْنِہِ'' ١ (جس نے وقت پر شادي کي اس نے اپنا نصف دين محفوظ کر ليا)۔ اس روايت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے دين و ايمان کو متزلزل کرنے والے آدھے حملے اور ان کو لاحق خطرات صرف جنسي انحرافات اور بے راہ روي کي وجہ سے ہيں۔

شادي کي برکتيں اور فوائد

رشتہ ازدواج ميں منسلک ہو کر ايک دوسرے کا شريک حيات اور جيون ساتھي بننا اور ''خوشحال گھرانے'' کي ٹھنڈي فضا ميں سانس لينا دراصل زندگي کے اہم ترين امور سے تعلق رکھتا ہے۔ شادي، مرد اور عورت دونوں کے روحاني آرام و سکون اور مل جل کر زندگي کي گاڑي کو دلگرمي کے ساتھ چلانے کا ايک وسيلہ ہے۔ يعني ايک دوسرے کي ڈھارس باندھنے، اطمينان قلب اور ايک ''غمخوار'' و ''مونس'' کي تلاش کا وسيلہ ہے کہ جس کا وجود مياں بيوي کي مشترکہ زندگي کا جزوِلا ينفک ہے۔
شادي، انسان کي جنسي، شہوتي اور جبلّتي جيسي فطري ضرورتوں کا مثبت جواب دينے کے علاوہ توليد نسل اور صاحب اولاد ہونے جيسي زندگي کي بڑي خوشيوں کو بھي اپنے ہمراہ لاتي ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

١ بحار الانوار، جلد، ١٠٠ صفحہ ٢١٩

پس آپ شادي کے مادّي اور معنوي پہلوؤں پر توجہ کيجئے کہ جب ايک انسان شادي کو اس نظر سے ديکھتا ہے تو وہ شادي کو مبارک و مسعود امر اور مفيد حکم پاتاہے۔ البتہ شادي کا سب سے اہم فائدہ ''گھر بسانا'' ہے جب کہ ديگر مسائل دوسرے درجے کے ہيں يا اس ''گھر بسانے'' والے امر کي مدد کرنے والے ہيں مثلاً توليد نسل يا بشري غرائز اور جبلّتوں کي سيرابي کا انتظام کرنا۔ نسلِ بشر کي ابتدا و بنياد، شادي ہے، عَالَم کي بقا شادي سے وابستہ ہے، تہذيب و تمدّن اور ثقافتيں شادي ہي کے ذريعے آنے والي نسلوں تک منتقل ہوتي ہيں اور سياسي اور ديگر جہات سے معاشروں کا استقلال و آزادي، شادي سے ہي منسلک ہے۔ غرضيکہ شادي اپنے دامن ميں بے شمار فوائد رکھتي ہے۔

شادي کي شرائط کمال

شريعت ميں حکم ديا گيا ہے کہ رشتہ ازدواج کو مضبوطي سے قائم رکھا جائے ليکن اس کے ساتھ ساتھ مياں بيوي کي مشترکہ زندگي سے متعلق بہت سي شرائط کو بھي بيان کيا گيا ہے۔ مثلاً ازدواجي زندگي کے اخلاق و عمل کے بارے ميں کہ جب آپ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہو جائيں تو اپني بيوي يا شوہر کے لئے اپنے اخلاق کو اچھا بنائيے، مشترکہ زندگي ميں اس کي مدد کيجئے، عفو و درگذر سے کام ليں، ايک دوسرے سے محبت کريں، اس کے سچے اور مخلص دوست بنيں اور اس سے وفا داري کريں۔ يہ سب شريعت کے احکام اور دستور ہيں۔

البتہ شادي ميں ''مادّي شرائط'' کو بہت آسان رکھا گيا ہے۔ جو چيز شادي ميں اہم ہے وہ اپنے شريک حيات کے بشري پہلو اور اس کے انساني احساسات کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہے۔ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے والے لڑکے لڑکيوں کو چاہيے کہ اپني زندگي کي آخري سانسوں تک ايک دوسرے کے ساتھ اچھے اخلاق سے پيش آئيں کيونکہ يہ سب امور اس بندھن اور اس رشتے کي حفاظت کرتے ہيں۔

شريعتِ مقدسہ نے انسان کے اجتماعي روابط اور تعلقات ميں ''شادي'' جيسے اس انساني امر پر دستخط تو کئے ہيں ليکن ساتھ ہي بہت سي شرائط بھي رکھي ہيں۔ ان جملہ شرائط ميں سے ايک شرط يہ ہے کہ يہ انساني امر ايک انسان کے دوسرے انسان سے رابطے کے دائرے سے خارج ہو کر ايک تجارتي لين دين کے معاملے ميں تبديل نہ ہو جائے۔ اس چيز کو شريعت ہرگز پسند نہيں کرتي ہے۔ البتہ يہ شرائط، شادي کي شرائط کمال ميں شمار کي جاتي ہيں نہ کہ اس کے صحيح ہونے کي ١ ، ليکن بہر حال يہ شرائط ہيں۔

اسلام کي نظر ميں کفو اور ہم پلّہ ہونے کا تصور

شريعت ِ مقدسہ ميں شادي کے لئے جس چيز کو متعين کيا گيا ہے وہ لڑکے اور لڑکي کا ايک دوسرے کا کفو اور ہم پلہ ہونا ہے۔ کفو اور ہم پلہ ہونے کے سلسلے ميں جو چيز قابل اہميت ہے وہ ايمان ہے يعني دونوں کو مومن، متقي اور پرہيزگار ہونا چاہيے اور يہ کہ دونوں اسلامي تعليمات پر اعتقاد رکھنے والے اور ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ جب يہ چيز حاصل ہو جائے تو بقيہ دوسري (مادّي) چيزوں کي کوئي اہميت نہيں رہتي۔ جب شادي کرنے والے لڑکے لڑکي کي پاکدامني، تقويٰ اور طہارت و پاکيزگي معلوم ہو اور دونوں ايک دوسرے کے کفو اور ہم پلہ ہوں تو بقيہ دوسري چيزيں خدا خود فراہم کر دے گا۔ اسلام ميں اس مشترکہ جدوجہد اور زندگي کا معيار کہ جس کا نام ايک دوسرے کا جيون ساتھي بننا ہے، دين و تقويٰ سے عبارت ہے۔ المومن کفو المومنۃ والمسلمُ کفو المسلمۃ ٢ يعني مومن مرد، مومن عورت کا کفو ہے جب کہ مسلمان مرد مسلمان عورت کا ہم پلہ ہے۔ يہ ہے دين کا بتايا ہوا معيار۔

البتہ جو بھي راہِ خدا ميں آگے آگے، پيشقدم، دوسروں سے زيادہ فدا کاري کرنے والا، دوسروں کي نسبت زيادہ آگاہ اور بندگانِ خدا کے لئے زيادہ ہمدرد اور انہيں نفع پہنچانے والا ہو گا وہ سب سے بہتر اور بلند مقام کا حامل ہے۔ ممکن ہے کہ عورت اس مقام کي مالک نہ ہو تو اس ميں کوئي قباحت نہيں، ليکن عورت کو چاہيے کہ خود کو اس بلند مقام کي طرف حرکت دے يا ممکن ہے کہ عورت کا مقام مردسے زيادہ بلند ہو اور مرد اس رتبے کا حامل نہ ہو۔ پس مرد کو چاہيے کہ اس بلند مقام و منزل کي جانب قدم اُٹھائے۔

----

١ ہرچيز کي کچھ شرائط ہوتي ہيں ۔ کچھ شرائط اس عمل کے صحيح ہونے اور کچھ اس کے کمال سے متعلق ہوتي ہيں۔ مثلاً نمازکي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرائط صحت يا صحيح ہونے كي جملہ شرائط ميں سے چند شرط يہ ہيں كہ نمازي كا بدن ،لباس اور نماز كي جگہ پاک ہو اور غصبي نہ ہو كہ اگر ان كا خيال نہ ركھا جائے تو نماز باطل ہے۔ ليكن كچھ شرائط نماز كے كمال سے متعلق ہيں مثلاً حضور قلب اور توجہ سے نماز كي ادائيگي ہو، خوفِ خدا سے گريہ كرنا اور اپني ہر نماز كو آخري نمازِ سمجھ كر ادا كرنا وغيرہ۔يعني اگر ان شرائط نماز كا خيال نہ ركھا جائے تو بھي يہ نماز فقہي طور پر صحيح ہے۔ ليكن دين مقدس اسلام نے شرائط كمال پر بہت زور ديا ہے كہ جو نمازكو كمال كي طرف لے جاتي ہيں . اسي طرح شادي كي شرط كمال يہ ہے كہ شادي ايک تجاري معاملے ميں تبديل نہ ہونے پائے ليكن اگر كہيںايسا ہو كہ مہر اور جہيز زيادہ ركھا جائے تو ان كي وجہ سے خود شادي كے فقہي طور پر صحيح ہونے پر كوئي اثر نہيں پڑے گا اور شادي اپني جگہ مكمل صحيح ہوگي ليكن اسلام كو يہ بات ہرگز پسند نہيں۔ (مترجم)

٢ وسائل الشيعہ، جلد٠ ٢، صفحہ ٦٧

عاقل اور غافل انسان كا فرق

ايک وقت انسان شادي كرتا ہے اور كہتا ہے كہ ''پروردگارا! ميں شادي كر رہا ہوں اور اپني ايک فطري ضرورت كو پورا كر رہا ہوں''۔ ممكن ہے كہ اس كي طبيعت و مزاج ہي اسي طرح كا ہو كہ وہ خدا كا شكر كرے اگر چہ كہ وہ اپني زبان سے يہ جملے ادا نہ كرے يا ذہن ميں بھي نہ لے كر آئے۔ ليكن توجہ رہے كہ انسان كي فطري ضرورت صرف اُس كي جنسي خواہش كو ہي پورا نہيں كرتي بلكہ مرد و عورت دونوں رشتہ ازدواج ميں منسلک ہو كر اپني مشترک زندگي كا آغاز كرتے ہيں، اپنا گھر بساتے اور اپنے چھوٹے سے خاندان كو وجود ميں لے كر آتے ہيں۔ يہ بھي انسان كي ضرورتيں ہيں اور ديگر ضروريات كي مانند اس كا وجود انساني حيات كے لئے اشد ضروري ہے۔ چنانچہ وہ كہتا ہے كہ ''خداوندا ! ميں اپني اس فطري ضرورت كو پورا كر رہا ہوں، ميں تيرا شكر گزار ہوں كہ تو نے مجھے موقع فراہم كيا، مجھے اجازت دي، مجھے يہ وسيلہ عطا كيا اور مجھے اچھي شريكہ حيات نصيب ہوئي۔ ميں شادي كے بعد بھي اپني نئي زندگي ميں پوري كوشش كروں گا كہ تيري رضا اور خوشنودي كے مطابق عمل كروں''۔ يہ ايک طرح سے شادي كرنا اور اپني نئي زندگي كا آغاز كرنا ہے۔ ايک اور انسان ہے جو شادي تو كرتا ہے ليكن نہ خدا كا شكر ادا كرتا ہے، نہ اپني شريكہ حيات كي قدر و قيمت جانتا ہے اور نہ ہي اس فرصت كو غنيمت شمار كرتا ہے كہ جو اُسے حاصل ہوئي ہے۔ يہ آدمي مست اور غافل انسان كي مانند ہے۔ اگر ايسي زندگي كو دوام بھي حاصل ہوجائے تو بھي يہ كبھي شيريں نہيں ہو سكے گي اور نہ ہي اس ميں ايک دوسرے كي نسبت اپني ذمہ داريوں كا خيال ركھا جائے گا۔

شادي كي نعمت كا شكرانہ

آپ كو چاہيے كہ زندگي كے اس مرحلے كو كہ جب آپ اپني ازدواجي زندگي كا آغاز كرتے ہيں اور اپنے گھرانے كي بنياديں مضبوطي سے ركھتے ہيں، خداوند عالم كي عظيم نعمتوں ميں سے ايک نعمت تصور كريں اور اس كا شكرانہ بجا لائيں۔ ہمارے پاس جو كچھ ہے وہ خدا كا ديا ہوا ہے ''مابنامن نعمۃ فمن اللّٰہ'' ١ ۔ ليكن اس نعمت كي طرف توجہ اورنعمت دينے والي ذات كي ياد آوري بہت اہميت كي حامل ہے۔ بہت سي ايسي نعمتيں ہيں كہ جن كي طرف انسان توجہ بھي نہيں كرتا۔ بہت سے لوگ ہيں كہ جو شادي كرتے ہيں اور بہت سي خوبيوں كے مالک بن جاتے ہيں، اچھي اور شيريں زندگي انہيں نصيب ہوتي ہے اور وہ بہترين زندگي گزارتے ہيں ليكن اس بات كي طرف بالكل متوجہ نہيں ہوتے كہ يہ كتني عظيم نعمت ہے كہ اُنہيں اپني قسمت اور مستقبل كو اچھا بنانے والا كتنا اہم موقع نصيب ہوا ہے۔ جب انسان يہ نہ سمجھ سكے تو وہ نعمت كا شكريہ بھي ادا نہيں كرسكتا اور نتيجے كے طور پر رحمت الٰہي سے محروم ہو جاتا ہے جو انسان كے شكر كي وجہ سے اس پر نازل ہوتي ہے۔

لہٰذا انسان كو چاہيے كہ اس بات كي طرف توجہ كرے كہ يہ كتني بڑي نعمت ہے اور اس نعمت كا شكرانہ كيسے ادا كيا جا سكتاہے؟ ايک وقت انسان شكريے كو فقط اپني زبان سے ادا كرتا ہے كہ ''خدايا تيرا شكر ہے''، ليكن يہ شكر اس كے دل كي گہرائيوں تک سرايت نہيں كرتا ہے ايسا شكر صرف لقلقہ زباني ہے اور اس كي كوئي قيمت نہيں۔ ليكن ايک وقت انسان اپنے دل كي گہرائيوں سے خدائے متعال كا شكر گزار ہوتا ہے اور ايسا شكر بہت اہميت كا حامل ہوتا ہے۔ ايسا انسان سمجھتا ہے كہ خداوند متعال نے اسے ايک نعمت دي ہے اور وہ حقيقت ميں اپنے شكر كا اظہار كرتا ہے۔ يہ شكر كا بہترين درجہ ہے۔ جب بھي ہم خداوند عالم كا شكريہ ادا كرتے ہيں تو اس شكرانے كي وجہ سے ہم پر ايک عمل كي انجام دہي لازم ہو جاتي ہے۔ بہت خوب، اب جب كہ خداوند كريم نے آپ كو يہ نعمت دي ہے تو اس كے بدلے ميں آپ كو كيا كام انجام دينا چاہيے؟ اس نعمت كے جواب ميں ہم سے ہماري قدرت سے زيادہ عمل كي توقع نہيں كي گئي ہے نعمت كے مقابلے ميں جو چيز ہم سے مطلوب ہے وہ يہ ہے كہ ہم اس نعمت سے اچھا برتاو كريں اور اس اچھے برتاو كو اسلام ميں معيّن كيا گيا ہے كہ جسے خانداني اخلاق و حكمت سے تعبير كيا جاتا ہے۔ يعني زندگي ميں ہميں كيا عمل اختيار كرنا چاہيے تا كہ ہماري

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زندگي ايک اچھي زندگي ہو۔

شادي کس لئے، مال و جمال کے لئے يا کمال کے لئے؟
اگر کوئي مال و جمال کے لئے شادي کرے تو روايت کے مطابق ممکن ہے کہ خداوند عالم اسے مال و دولت اور خوبصورتي دے اور يہ بھي ممکن ہے کہ اسے ان چيزوں سے محروم رکھے۔ ليکن اگر کوئي تقويٰ اور عفت و پاکيزگي کے حصول کے لئے شادي کرے تو خداوند عالم اسے مال و دولت بھي دے گا اور حسن و خوبصورتي بھي عطا کرے گا۔ ممکن ہے کہ کوئي يہ کہے کہ حسن و خوبصورتي تو عطا کرنے والي کوئي چيز نہيں ہے يعني کسي کے پاس خوبصورتي ہے يا نہيں ہے ! (دينے يا نہ دينے سے اس کا کيا تعلق؟) اس کے معني يہ ہيں کہ خوبصورتي آپ کے دل اور نگاہوں ميں ہے۔ اگر انسان کسي کو کہ جو بہت خوبصورت نہ ہو، پسند کرے تو وہ اسے اچھا لگے گا يا وہ کسي کو پسند نہيں کرتا ہرچند کہ وہ بہت خوبصورت ہي کيوں نہ ہو، تو وہ اسے اچھا نہيں لگے گا۔
----

۱ بحار الانوار، جلد ۴۹، صفحہ ۲۶۹ (ہمارے پاس جو بھي نعمت ہے وہ خدا ہي کي عطا کردہ ہے)۔

اسلامي روش ہي بہتر ہے

عيسائيت اور يہوديت سميت ديگر اديان ميں يہ رشتہ (شاد ي) مختلف صورتوں ميں موجود ہے۔ اسلام نے اِن اديان کي شادي کے طريقے کو معتبر جانتے ہوئے مرد و عورت کو مياں بيوي قرار ديا ہے اور ان کي اولاد کو بھي حلال زادہ سمجھا ہے۔ اسلام ميں شادي کا تصور، طريقہ اور روش بقيہ تمام اديان اور اقوام کے طريقہ ازدواج سے زيادہ بہتر ہے۔ شادي کے مقدمات، اس کي اصل و بنياد نيز اس کا دوام و بقا انسان کي مصلحت کے عين مطابق رکھا گيا ہے۔ البتہ دوسرے اديان ميں ہونے والي شادياں بھي ہمارے نزديک معتبر اور قابل احترام ہيں يعني وہ نکاح جو ايک عيسائي کے لئے اُس کے گرجا گھر يا ايک يہودي کے لئے اُس کے مَعْبَد (کنيسہ) ميں يا ہر قوم کے اپنے اپنے خاص طريقے سے انجام ديا جاتا ہے وہ ہمارے نزديک صحيح ہے اور ہم اسے باطل نہيں کہتے ہيں۔ ليکن جو طريقہ اسلام نے معين کيا ہے وہ دوسروں سے بہتر ہے کہ جس ميں شوہر اور بيوي دونوں کے لئے الگ الگ حقوق، مشترکہ ازدواجي زندگي کے آداب اور ايک دوسرے کا جيون ساتھي بننے کي روش بھي بيان کي گئي ہے۔ ''اسلامي بنياد'' يہي ہے کہ ايک گھرانہ تشکيل پائے اور وہ خوش بخت اور خوشحال بھي ہو۔

نکاح کے چند بول کے ذريعے ؟
يہ نکاح جو ہم پڑھتے ہيں، در حقيقت اس کے چند بول (صيغوں) کے ذريعے ہم دو اجنبيوں اور مختلف ماحول و خاندان کے لڑکے لڑکي کو ايک دوسرے سے ملا ديتے ہيں۔ يوں يہ آپس ميں اس طرح شير و شکر ہو جاتے ہيں کہ يہ پوري دنيا سے زيادہ ايک دوسرے کے لئے محرم، ايک دوسرے کے سب سے نزديک اور مہربان و غمخوار بن جاتے ہيں۔ دوسري بات يہ کہ ہم اس نکاح کے ذريعے انساني معاشرے ميں ايک نئي اکائي ايجاد کرتے ہيں اور يوں معاشرے کا يہ انساني اجتماع ''گھرانے'' کي اکائي سے تشکيل پاتا ہے۔ تيسري بات يہ کہ آپ دونوں انسان ہيں، ايک بيوي ہے اور ايک شوہر کہ آپ ميں سے ہر ايک کو دوسرے کي ضرورت ہے اور ہم اس نکاح کے چند جملے پڑھ کر آپ کي ان ضرورتوں کے مثبت حل کا سامان کرتے ہيں۔
ہم يہ تين کام انجام ديتے ہيں۔ يہ آپ کي زندگي کي ابتدا بھي ہے اور بنياد بھي اب اس کے بعد آگے خود آپ کي ذمہ داري ہے۔

سب سے اہم ترين فائدہ
رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے اور اپنا گھر بسانے کو اسلام ميں بہت زيادہ اہميت دي گئي ہے اور اس کے بہت سے فوائد ہيں ليکن اس کا سب سے اہم ہدف اور فائدہ اپنا گھر بسانا ہے۔ مياں بيوي کے درميان محبت و خلوص اور ايثار و فدا کاري کا يہ رشتہ اور معاشرے ميں گھرانے کي ''اکائي'' کي تشکيل دراصل مرد و عورت دونوں کے روحاني آرام و سکون، کمال اور اُن کي شخصيت کے رشد اور پختگي ميں بہت موثر کردار ادا کرتے ہيں۔ ان سب کے بغير مرد کا وجود بھي ناقص ہے اور عورت کا وجود بھي نا مکمل رہتا ہے۔ دوسرے تمام مسائل کا درجہ اس کے بعد آتا ہے۔ اگر يہ گھرانہ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صحيح و سالم اور محبت و خلوص كي فضا ميں تشكيل پائے تو يہ معاشرے كے موجودہ اور آئندہ حالات پر اثر انداز ہو گا۔
ازدواجي زندگي كا آغاز دراصل گھرانے كي تشكيل كے لئے اقدام كرنا ہے جب كہ گھر كو بسانا درحقيقت تمام اجتماعي روابط كي اصلاح اور انساني تربيت كي بنياد ہے۔
درحقيقت شادي عبارت ہے لڑكے اور لڑكي كي اپني مشتركہ ازدواجي زندگي شروع كرنے اور گھر بسانے سے۔ لڑكا اور لڑكي ايک دوسرے كو ديكھيں (اور پسند كريں)، شرعي عقد (نكاح) پڑھا جائے اور يہ ايک دوسرے كے مياں بيوي بن جائيں اور يوں محبت و خلوص كي فضا ميں ايک گھرانے كي بنياد ركھي جاتي ہے۔ خداوند عالم ہر لحاظ سے صحيح و سالم اور مسلمان گھرانے كو پسند كرتا ہے۔ جب ايک گھرانہ تشكيل پاتا ہے تو اس پر بہت سي بركتيں بھي نازل ہوتي ہيں، مياں بيوي كو اپني بہت سي ضرورتوں كا مثبت حل مل جاتا ہے اور انساني نسل اپنا سفر جاري ركھتي ہے۔ ان تمام مراحل ميں اصل چيز اولاد، خوبصورتي و زيبائي اور مال و دولت نہيں ہے بلكہ اصل جوہر يہ ہے كہ دو انسان مل كر اپني مشتركہ ازدواجي زندگي كا آغاز كرتے ہيں چنانچہ اس مشتركہ زندگي كي فضا اور ماحول كو صحيح و سالم ہونا چاہيے۔
اس گھرانے كي بنياد ركھنا بذات خود سب سے اہم عنصر ہے۔ خلقت بشر كي اساس اس پر ركھي گئي ہے كہ ايک مرد و عورت مل كر باہمي شراكت و رضا مندي سے اس اكائي كي بنياد ركھيں تا كہ زندگي آساني سے، بغير كسي مشكل و تشويش خاطر كے انساني حاجت و ضرورت كي جواب دہي كے لئے آگے بڑھے۔ اگر يہ سب چيزيں نہ ہوں تو جان ليں كہ زندگي اپني ايک ٹانگ كے سہارے چل رہي ہے۔

طُلوعِ عشق

دوسري بات

محبت و خلوص ميں تشكيل پانے والا گھرانہ اور خانداني نظام زندگي

دريچہ

اب ہمارے بہترين اور عزيز ترين لڑكے اور لڑكياں جان گئے ہيں كہ ''رشتہ ازدواج'' ميں منسلک ہونے اور اس مقدس بندھن كا سب سے بہترين نتيجہ اور اصل ہدف ''گھرانے'' كي بنياد ركھنا ہے۔
آج كے زمانے ميں سب ہي ''گھرانے'' كے متعلق باتيں كرتے ہيں اور سب ہي كو اس بارے ميں تشويش لاحق ہے۔
معاشرتي اور تاريخي علوم كے ماہرين كسي بھي معاشرے كي سب سے پہلي اور بنيادي ترين شكل ''گھرانے'' كو قرار ديتے ہيں۔ اس طرح ماہرين نفسيات بھي انسانوں كے نفساني حالات كي جڑوں كو ''گھرانے'' ميں ہي تلاش كرتے ہيں۔ جب كہ تربيت كے شعبے سے منسلک مفكرين اور دانش مند حضرات ''گھر'' كو ہي تربيتي امور كا مركز جانتے ہيں اور اجتماعي مصلح حضرات بھي ہر قسم كي اصلاح طلب تبديلي و انقلاب كو ''گھرانے'' سے ہي مربوط قرار ديتے ہيں اور سچ مچ، گھرانے كي اہميت كتني زيادہ ہے؟
اسلام كي اس بارے ميں كيا نظر ہے؟
كس طرح ايک ''گھرانے'' كي بنيادوں كو مستحكم بنايا جا سكتا ہے؟
اور ، اور، اور
اسلام اور معاشرے ميں ''گھرانے'' كے مقام و منزلت اور اس كے مختلف اثرات كو اسلام كے مايہ ناز مفكر اور فلسفہ شناس دانشمند كي حيثيت سے اپنے ہر دلعزيز قائد و رہبر سے سننا اس عظيم بنياد كو ركھنے والے نوجوانوں كے لئے راہ گُشا ہے۔

كلمہ طيبہ يا پاک بنياد
گھرانہ ''كلمہ طيبہ'' ١ كي مانند ہے اور كلمہ طيبہ كي خاصيت يہ ہے كہ جب يہ وجود ميں آتا ہے تو مسلسل اس كے وجود

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے خیر و برکت اور نیکي ہي ملتي رہتي ہے اور وہ اپنے اطراف کي چیزوں میں نفوذ کرتا رہتا ہے۔ کلمہ طیبہ وہي چیزیں ہیں کہ جنہیں خداوند متعال نے انسان کي فطري ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کي صحیح بنیادوں کے ساتھ اُسے تحفہ دیا ہے۔ یہ سب کلمہ طیبہ ہیں خواہ وہ معنویات ہوں یا مادیات۔

انساني معاشرے کي اکائي

جس طرح ایک انساني بدن ایک اکائي ''سیل'' یا ''خلیے'' سے تشکیل پاتا ہے کہ ان خلیوں کي نابودي،خرابي اور بیماري خود بخود اور فطري طور پر بدن کي بیماري پر اختتام پذیر ہوتي ہے۔ اگر ان اکائیوں ''خلیوں'' میں پلنے والي بیماري بڑھ جائے تو خطرناک شکل میں بڑھ کر پورے انساني بدن کے لئے خطرے کا باعث بن سکتي ہے۔ اسي طرح انساني معاشرہ بھي اکائیوں سے مل کر بنا ہے جنہیں ہم ''گھرانہ'' کہتے ہیں۔ ہر گھر اور گھرانہ انسان کے معاشرتي بدن کي اکائي ہے۔ جب یہ صحیح و سالم ہوں گے اور صحیح اور اچھا عمل انجام دیں گے تو معاشرے کا بدن بھي یقیناًصحیح و سالم ہو گا۔

اچھا گھرانہ اور اچھا معاشرہ

اگر کسي معاشرے میں ایک گھرانے کي بنیادیں مستحکم ہو جائیں، میاں بیوي ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں، آپس میں خوش رفتاري، اچھے اخلاق اور باہمي تعاون سے پیش آئیں، مل کر مشکلات کو حل کریں اور اپنے بچوں کي اچھي تربیت کریں تو وہ معاشرہ بہترصورتحال اور نجات سے ہمکنار ہوجائے گا اور اگر معاشرے میں کوئي مصلح موجود ہو تو وہ ایسے معاشروں کي باآساني اصلاح کر سکتا ہے۔ لیکن اگر صحیح و سالم اور اچھے گھرانے ہي معاشرے میں موجود نہ ہوں تو کتنے ہي بڑے مصلح کیوں نہ آ جائیں وہ بھي معاشرے کي اصلاح نہیں کر سکتے۔

١ سورہ ابراہیم کي آیت ٢٤ کي طرف اشارہ ہے کہ ارشاد رب العزت ہے : ''اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کي مثال پیش کي ہے جیسے ایک شجر طیبہ کہ جس کي جڑیں زمین میں مستحکم ہوں اور شاخیں آسمان میں پھیلي ہوئي ہوں اور اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل بھي لے کر آتا ہے''۔

ہر وہ ملک کہ جس میں گھرانے کي بنیادیں مضبوط ہوں تو اس ملک کي بہت سي مشکلات خصوصاً معنوي اور اخلاقي مشکلات اس مستحکم اور صحیح و سالم گھرانے کي برکت سے دور ہو جائیں گي یا سرے ہي سے وجود میں نہیں آئیں گي۔ یہ بندھن اور ملاپ اور زندگي کا نیا روپ دراصل خداوند عالم کي بڑي نعمتوں میں سے ایک نعمت اور اُس کے اسرارِ خلقت میں سے یک سرّ ہے۔ اسي طرح معاشروں کي صحت و سلامتي اور اصلاح و بہتري نیز ان کے بقا اور دوام کا دارو مدار اسي ازدواجي زندگي پر ہے۔

اگر ایک گھرانہ صحیح صورت میں تشکیل پائے اور منطقي، عقلي اور اخلاقي اصول دونوں میاں بیوي پر حاکم ہوں اور وہ گھر، خدا او ر شریعت مقدسہ کے معیّن شدہ اصولوں کے مطابق چلے تو یہ گھرانہ اصلاح معاشرہ کي بنیاد قرار پائے گا نیز اس معاشرے کے تمام افراد کي سعادت کي بنیاد بھي یہي گھر بنے گا۔

گھر کو بسانا دراصل انسان کي ایک اجتماعي ضرورت ہے۔ چنانچہ اگر کسي معاشرے میں ''گھرانے'' صحیح و سالم اور مستحکم ہوں، حالاتِ زمانہ ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کریں اور وہ مختلف قسم کي اجتماعي آفات سے محفوظ ہوں تو ایسا معاشرہ اچھي طرح اصلاح پا سکتا ہے، اس کے باشندے فکري رشد پا سکتے ہیں، وہ روحاني لحاظ سے مکمل طور پر صحیح و سالم ہوں گے اور ممکن ہے کہ وہ نفسیاتي بیماریوں سے بھي دور ہوں۔

اچھے گھرانے سے محروم معاشرہ نفسیاتي بیماریوں کا مرکز ہے

اچھے گھرانوں سے محروم معاشرہ ایک پریشان، غیر مطمئن اور زبوں حالي کا شکار معاشرہ ہے اور ایک ایسا معاشرہ ہے کہ جس میں ثقافتي، فکري اور عقائدي ورثہ آنے والي نسلوں تک با آساني منتقل نہیں ہوسکتا۔ ایسے معاشرے میں انساني تربیت کے بلند مقاصد آساني سے حاصل نہیں ہو پاتے یا اس میں صحیح و سالم گھرانوں کا فقدان ہوتا ہے یا ان کي بنیادیں متزلزل ہوتي ہیں۔ ایسے معاشروں میں انسان اچھے تربیتي مراکز اور پرورش گاہوں میں بھي اچھي پرورش نہیں پا سکتے۔ صحیح و سالم گھرانے کا فقدان اس بات کا سبب بنتا ہے کہ نہ اس میں بچے صحیح پرورش پاتے ہیں، نہ نوجوان اپني صحیح شخصیت تک پہنچ سکتے ہیں اور انسان بھي ایسے گھرانوں میں کامل نہیں بنتے۔ جب کہ اس گھر سے تعلق رکھنے والے میاں بیوي بھي صالح اور نیک نہیں ہوں گے، اس گھر میں اخلاقیات کا بھي فقدان ہو گا اور گذشتہ نسل کے اچھے اور قیمتي تجربات بھي اگلي نسلوں تک منتقل نہیں ہو سکتے ہیں۔ جب ایک معاشرے میں اچھا گھرانہ موجود نہ ہو تو جان لیجئے کہ اس معاشرے میں ایمان اور دینداري کو وجود میں لانے والا کوئي مرکز موجود نہیں ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایسے معاشرے کہ جن میں گھرانوں کي بنیادیں کمزور ہیں یا جن میں اچھے گھرانے سرے ہي سے وجود نہیں رکھتے یا کم ہیں یا اگر ہیں تو ان کي بنیادیں متزلزل ہیں تو وہ فنا اور نابودي کے دھانے پر کھڑے ہیں۔ ایسے معاشروں میں نفسیاتي الجھنوں اور بیماریوں کے اعداد و شمار ان معاشروں سے زیادہ ہیں کہ جن میں اچھے اور مستحکم گھرانے موجود ہیناور مرد و عورت گھرانے جیسے ایک مظبوط مرکز سے متصل ہیں۔

غیر محفوظ نسلیں

انساني معاشرے میں گھرانہ بہت اہمیت اور قدر و قیمت کا حامل ہے۔ آنے والي نسلوں کي تربیت اور معنوي، فکري اور نفسیاتي لحاظ سے صحیح و سالم انسانوں کي پرورش کے لئے گھرانے کے فوائد تک نہ کوئي پہنچ سکتا ہے اور تعلیم و تربیت کے میدان میں نہ ہي کوئي چیز بھي گھر و گھرانے کي جگہ لے سکتي ہے۔ جب خانداني نظامِ زندگي بہتر انداز میں موجود ہو تو ان کروڑوں انسانوں میں سے ہر ایک کے لئے دیکھ بھال کرنے والے (والدین جیسے دو شفیق وجود) ہمیشہ ان کے ہمراہ ہوں گے کہ جن کا کوئي بھي نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

''گھرانہ'' ایک امن و امان کي داوي محبت اور پُر فضا ماحول کا نام ہے کہ جس میں بچے اور والدین اس پر امن ماحول اور قابل اعتماد فضا میں اپني روحي، فکري اور ذہني صلاحیتوں کو بہتر انداز میں محفوظ رکھتے ہوئے ان کي پرورش اور رُشد کا انتظام کر سکتے ہیں۔ لیکن جب خانداني نظام ہي کي بنیادیں کمزورپڑ جائیں تو آنے والي نسلیں غیر محفوظ ہو جاتي ہیں۔

انسان، تربیت، ہدایت اور کمال و ترقي کے لئے خلق کیا گیا ہے اور یہ سب اہداف صرف ایک پر امن ماحول میں ہي حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ایسا ماحول کہ جس کي فضا کو کوئي نفسیاتي الجھن آلودہ نہ کرے اور ایسا ماحول کہ جس میں انساني صلاحیتیں اپنے کمال تک پہنچیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے ایسے ماحول کا وجود لازمي ہے کہ جس میں تعلیمات ایک نسل کے بعد دوسري نسل میں منعکس ہوں اور ایک انسان اپنے بچپنے سے ہي صحیح تعلیم، مددگار نفسیاتي ماحول اور دو فطري معلّموں یعني والدین کے زیر سایہ تربیت پائے جو عالَمِ دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ اس پر مہربان ہیں۔

اگر معاشرے میں صحیح خانداني نظام رائج نہ ہو تو انساني تربیت کے تمام اقدامات ناکام ہو جائیں گے اور اس کي تمام روحاني ضرورتوں کو مثبت جواب نہیں ملے گا۔ یہي وجہ ہے کہ انساني تخلیق اور فطرت ایسي ہے کہ جو اچھے گھرانے، صحیح و کامل خانداني نظام کے پُر فضا اور محبت آمیز ماحول اور والدین کي شفقت و محبت کے بغیر صحیح و کامل تربیت، بے عیب پرورش اور نفسیاتي الجھنوں سے دور اپني لازمي روحاني نشو و نما تک نہیں پہنچ سکتي ہے۔ انسان اپني باطني صلاحیتوں اور اپنے احساسات و جذبات کے لحاظ سے اسي وقت کامل ہو سکتا ہے کہ جب وہ ایک مکمل اور اچھے گھرانے میں تربیت پائے۔ ایک مناسب اور اچھے نظام زندگي کے تحت چلنے والے گھر میں پرورش پانے والے بچوں کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ نفسیاتي لحاظ سے صحیح و سالم اور ہمدردي اور مہرباني کے جذبات ۱ سے سرشار ہوں گے۔

ایک گھرانے میں تین قسم کے انسانوں کي اصلاح ہوتي ہے۔ ایک مرد ہیں جو اس گھر کے سرپرست یا والدین ہیں، دوسرے درجے پر خواتین کہ جو ماوں کا کردار ادا کرتي ہیں اور تیسرے مرحلے پر اولاد کہ جو اس معاشرے کي آنے والي نسل ہے۔

اچھے گھرانے کي خوبیاں

ایک اچھا گھرانہ یعني ایک دوسرے کي نسبت اچھے، مہربان، پُر خلوص جذبات و احساسات کے مالک اور ایک دوسرے سے عشق و محبت کرنے والے میاں بیوي جو کہ ایک دوسرے کي جسماني اور روحاني حالت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق ایک دوسرے کي مدد کریں، ایک دوسرے کي فعالیت، کام کاج اور ضرورتوں کو اہمیت دیں اور ایک دوسرے کے آرام و سکون اور بہتري و بھلائي کو مدّنظر رکھیں۔ یہ سب پہلے درجے پر ہیں۔

۱ ماہرین نفسیات اس بات کے قائل ہیں اور ہماري احادیث و روایات بھي اس مطلب پر تاکید کرتي ہیں کہ گھر میں والدین کا اپني اولاد سے ہمدردي، محبت، شفقت اور مہرباني و پیار سے پیش آنا بچوں کي تربیت اور ان کي نشو و نما میں بہت زیادہ موثر ہے۔ والدین کا خشک رویہ بچوں سے مہرباني، ہمدردي، اور پیار و محبت کو سلب کر لے گا اور وہ بچے سخت مزاج، ناقص اور نا ہموار طبیعت کے مالک ہوں گے۔ (مترجم)

دوسرے درجے پر اس گھرانے میں پرورش پانے والي اولاد ہے کہ جس کي تربیت کے لئے وہ احساس ذمّہ داري کریں اور مادي اور معنوي لحاظ سے انہیں صحیح و سالم پرورش کا ماحول فراہم کریں۔ ان کي خواہش یہ ہوني چاہیے کہ ان کے بچے مادي اور معنوي لحاظ سے سلامتي اور بہتري تک پہنچیں، انہیں بہترین تعلیم و تربیت دیں، انہیں مودّب بنائیں، اچھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طريقوں سے اپني اولاد کو برے کاموں کي طرف قدم بڑھانے سے روکيں اور بہترين صفات سے ان کي روح کو مزيّن کريں۔ ايک ايسا گھر دراصل ايک ملک ميں ہونے والي تمام حقيقي اصلاحات کي بنياد فراہم کر سکتا ہے۔ چونکہ ايسے گھرانوں ميں اچھے انسان ہي اچھي تربيت پاتے ہيں اور بہترين صفات کے مالک ہوتے ہيں۔ جب کوئي معاشرہ شجاعت، عقلي استقلال، فکري آزادي، احساس ذمہ داري، پيار و محبت، جرآت و بہادري، وقت پر صحيح فيصلہ کرنے کي صلاحيت، دوسروں کي خير خواہي اور اپني خانداني پاکيزگي و نجابت کے ساتھ پرورش پانے والے لوگوں کا حامل ہو گا تو وہ کبھي بد بختي و روسياہي کے شکل نہيں ديکھے گا۔

اچھے خانداني نظام ميں ثقافت کي منتقلي کي آساني

ايک معاشرے ميں اس کي تہذيب و تمدّن اور ثقافت کے اصولوں کي حفاظت اور آئندہ آنے والي نسلوں تک ان کي منتقلي اچھے گھرانے يا بہترين خانداني نظام کي برکت ہي سے انجام پاتي ہے۔

رشتہ ازدواج ميں نوجوان لڑکے لڑکي کے منسلک ہونے کا سب سے بہترين فائدہ ''گھر بسانا'' ہے۔ اس کا سبب بھي يہي ہے کہ اگر ايک معاشرہ اچھے گھرانوں، خانداني افراد اور بہترين نظام تربيت پر مشتمل ہو تو وہ بہترين معاشرہ کہلائے جانے کا مستحق ہے اور وہ اپني تاريخي اور ثقافتي خزانوں اورورثہ کو بخوبي احسن اگلي نسلونں تک منتقل کرے گا اور ايسے معاشرے ميں بچے بھي صحيح تربيت پائيں گے۔ چنانچہ وہ ممالک اور معاشرے کہ جن ميں خانداني نظام مشکلات کا شکار ہوتا ہے تو وہاں ثقافتي اور اخلاقي مسائل پيش آتے ہيں۔

اگر موجودہ نسل اس بات کي خواہش مند ہے کہ وہ اپنے ذہني اور فکري ارتقائ، تجربات اور نتائج کو آنے والي نسلوں کو منتقل کرے اور ايک معاشرہ اپنے ماضي اور تاريخ سے صحيح معنيٰ ميں فائدہ حاصل کرے تو يہ صرف اچھے گھرانوں يا اچھے خانداني نظام زندگي کے ذريعے ہي ممکن ہے۔ گھر کي اچھي فضا ميں اس معاشرے کي ثقافتي اور تاريخي بنيادوں پر ايک انسان اپنے تشخص کو پاتا ہے اور اپني شخصيت کي تعمير کرتا ہے۔ يہ والدين ہي ہيں کہ جو غير مستقيم طور پر بغير کسي جبر اور تصنّع (بناوٹ) کے فطري اور طبيعي طور پر اپنے فکري مطالب، عمل، معلومات، عقائد اور تمام مقدس امور کو آنے والي نسلوں تک منتقل کرتے ہيں۔

خوشحال گھرانہ اور مطمئن افراد

اسلام ''گھرانے'' پر مکمل توجہ ديتاہے اور گھرانے پر اس کي نظر خاص الخاص اہتمام کے ساتھ جمي ہوئي ہيں کہ جس کي وجہ سے خانداني نظام يا گھرانے کو انساني حيات ميں مرکزيت حاصل ہے۔ اسي لئے اس کي بنيادوں کو کمزور يا کھوکھلا کرنے کو بدترين فعل قرار ديا گيا ہے۔

اسلام ميں گھرانے کا مفہوم يعني ايک چھت کے نيچے دو انسانوں کي سکونت، دو مختلف مزاجوں کا بہترين اور تصوراتي روحاني ماحول ميں ايک دوسرے کا جيون ساتھي بننا، دو انسانوں کے انس و الفت کي قرار گاہ اور ايک انسان کے ذريعے دوسرے انسان کے کمال اور معنوي ترقي کا مرکز، يعني وہ جگہ کہ جہاں انسان پاکيزگي حاصل کرے اور اسے روحاني سکون نصيب ہو۔ يہ ہے اسلام کي نگاہ ميں خوشحال گھرانہ اور اسي ليے اسلام اس مرکز ''گھرانے'' کو اس قدر اہميت ديتا ہے۔

قرآن کے بيان کے مطابق اسلام نے مرد و عورت کي تخليق، ان کے ايک ساتھ زندگي گزارنے اور ايک دوسرے کا شريکِ حيات بننے کو مياں بيوي کے لئے ايک دوسرے کے آرام و سکون کا باعث قرار ديا ہے۔

قرآن ميں ارشادِ خداوندي ہے کہ ''وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا'' ١

----

١ سورہ اعراف ١٨٩

جہاں تک مجھے ياد ہے قرآن ميں دو مرتبہ ''سکون'' کي تعبير آئي ہے ١

خداوند عالم نے انساني جوڑے کو اس کي جنس (انسانيت) سے ہي قرار ديا ہے يعني عورت کا جوڑا مرد اور مرد کا جوڑا عورت کو قرار ديا ہے تا کہ ''لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا'' يعني يہ انسان خواہ مرد ہو يا عورت، اپنے مياں يا بيوي سے آرام و سکون حاصل کرے۔

يہ آرام و سکون دراصل باطني اضطراب کي زندگي کے پُر تلاطم دريا سے نجات و سکون پانے سے عبارت ہے۔ زندگي

ایک قسم کا میدان جنگ ہے اور انسان اس میں ہمیشہ ایک قسم کے اضطراب و پریشاني میں مبتلا رہتا ہے لہٰذا یہ سکون بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر یہ آرام و سکون انسان کو صحیح طور پر حاصل ہو تو اس کي زندگي سعادت و خوش بختي کو پا لے گي، میاں بیوي دونوں خوش بخت ہو جائیں گے، اور اس گھر میں پیدا ہونے والے بچے بھي بغیر کسي نفسیاتي دباو اور الجھن کے پرورش پائیں گے اور خوش بختي ان کے قدم چومے گي ۔ صرف میاں بیوي کے باہمي تعاون، اچھے اخلاق و کردار اور پُرسکون ماحول سے اس گھرانے کے ہر فرد کے لئے سعادت و خوش بختي کي زمین ہموار ہو جائے گي۔

زندگي کي کڑي دھوپ میں ایک ٹھنڈي چھاوں

جب میاں بیوي دن کے اختتام پر یا درمیان میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے سے یہي امید رکھتے ہیں کہ انہوں نے گھر کے ماحول کو خوش رکھنے، اسے زندہ بنانے اور تھکاوٹ اور ذہني الجھنوں کو دور کر کے اسے زندگي گزارنے کے قابل بنانے میں اپنا اپنا کردار موثر طریقے سے ادا کیا ہوگا۔ ان کي ایک دوسرے سے توقع بالکل بجا ہے۔ اگر آپ بھي یہ کام کر سکیں تو حتماً انجام دیں کیونکہ اس سے زندگي شیریں اور میٹھي ہوتي ہے۔

انسان کي زندگي میں مختلف ناگزیر حالات و واقعات کي وجہ سے طوفان اٹھتے ہیں جس میں وہ ایک مضبوط پناہ گاہ کا متلاشي ہوتا ہے۔ میاں بیوي کا جوڑا اس طوفان میں ایک دوسرے کي پناہ لیتا ہے۔ عورت اپنے شوہر کے مضبوط بازوں کا سہارا لے کر اپنے محفوظ ہونے کا احساس کرتي ہے اور مرد اپني بیوي کي چاہت و فدا کاري کي ٹھنڈي چھاوں میں سکھ کا سانس لیتا ہے۔ مرد اپني مردانہ کشمکش والي زندگي میں ایک ٹھنڈي چھاوں کا ضرورت مند ہے تا کہ وہاں کي گھني چھاوں میں تازہ دم ہو کر دوبارہ اپنا سفر شروع کرے۔ یہ ٹھنڈي چھاوں اسے کب اور کہاں نصیب ہو گي؟ اس وقت کہ جب وہ اپنے گھر کي عشق و الفت، مہرباني اور محبت سے سرشار فضا میں قدم رکھے گا، جب وہ اپني شریکہ حیات کے تبسّم کو دیکھے گا کہ جو ہمیشہ اس سے عشق و محبت کرتي ہے، زندگي کے ہر اچھے و بُرے وقت میں اس کے ساتھ ساتھ ہے، زندگي کے ہر مشکل لمحے میں اس کے حوصلوں میں پختگي عطا کرتي ہے اور اسے ایک جان دو قالب ہونے کا احساس دلاتي ہے۔ یہ ہے زندگي کي ٹھنڈي چھاوں۔

----

۱ ومِن آیاتہ آن خلق لکم من آنفسکم آزواجاً لتسکنوا اِلیھا (سورہ روم ۲۱)

بیوي بھي اپني روز مرہ کي ہزاروں جھمیلوں والي زنانہ زندگي میں (صبح ناشتے کي تیاري، بچوں کو اسکول کے لئے تیار کرنا، گھر کو سمیٹنا اور صفائي، دوپہر کے کھانے کي تیاري، بچوں کي اسکول سے آمد اور دوپہر کا کھانا کھلانا، سلانا، نماز، شام کي چائے، شوہر کي آمد اور رات کے کھانے کي فکر جیسي دیگر) دسیوں مشکلات اور اور مسائل کا سامنا کرتي ہے، خواہ وہ گھر سے باہر کام میں مصروف ہو اور مختلف قسم کي اجتماعي اور سیاسي فعالیت کو انجام دے رہي ہو یا گھر کي چار دیواري میں گھریلو کام کاج میں عرقِ جبیں بہا رہي ہو کہ اس کے اندرونِ خانہ کام کي زحمت و سختي اور اہمیت گھر سے باہر اُس کي فعالیت سے کسي بھي طرح کم نہیں ہے۔ ایک صنفِ نسواں اپني لطیف و ظریف روح کے ساتھ جب ان مشکلات کا سامنا کرتي ہے تو اسے پہلے سے زیادہ آرام و سکون اور ایک مطمئن شخص پر اعتماد اور تکیہ کرنے کي ضرورت ہوتي ہے۔ ایسا شخص کون ہے؟ وہ اس کے وفادار شوہر کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟ !

انسان مشین تو نہیں ہے !

انسان کوئي گاڑي یا مشین تو نہیں ہے، انسان روح (اور جسم) سے مرکب ہے، وہ معنویت کا طالب، ہے، وہ ہمدردي و مہرباني اور ایثار و فدا کاري کے جذبات و احساسات کا نام ہے اور وہ زندگي کي کڑي دھوپ میں آرام و سکون کا متلاشي ہے اور آرام و سکون صرف گھر کي فضا میں ہي اسے میسر آ سکتا ہے۔

گھر کے ماحول کو آرام دہ ماحول ہونا چاہیے۔ میاں بیوي میں ایک دوسرے کے لئے موجود ہمدردي اور ایثار و محبت کے یہ احساسات ان کے اندروني سکون میں اُن کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس آرام و سکون کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان اپنے کام کاج کو متوقف اور فعالیت کو ترک کر دے، کام کاج اور فعالیت بہت اچھي اور ضروري ہے۔ اس آرام و سکون کا تعلق دراصل زندگي کي مشکلات و مسائل سے ہے۔ انسان کبھي کبھي اپني زندگي میں پریشان ہو جاتا ہے تو اس کي بیوي اسے سکون دیتي ہے اور مرد اپنے مضبوط بازوں سے بیوي کے وجود کو سنبھالتا اور اسے سہارا دیتا ہے تا کہ اسے آرام مل جائے۔ یہ سب اسي صورت میں ممکن ہے کہ جب گھر کي فضا اور ماحول آپس کي چپقلش، لڑائي جھگڑوں،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

باہمي نا اتفاقي اور مشکلات کا شکار نہ ہو۔

اچھے گھر کا پر سکون ماحول

ہر انسان کو خواہ مرد ہو یا عورت، اپني پوري زندگي ميں شب و روز مختلف پريشانيوں اور مشکلات کا سامنا رہتا ہے اور غير متوقع حالات و واقعات سے اس کي زندگي اضطراب کا شکار رہتي ہے۔ يہ حادثات و واقعات انسان کو اعصابي طور پر کمزور، خستہ تن اور اس کي روح کو بوجھل اور طبيعت و مزاج کو چڑ چڑا بنا ديتے ہيں۔ ايسي حالت ميں جب انسان ايک گھر کي خوشگوار فضا ميں قدم رکھتا ہے تو اس کا روح افزا ماحول اور سکون عطا کرنے والي نسيم اسے توانائي بخشتي ہے اور اسے ايک نئے دن و رات اور خدمت و فعاليت انجام دينے کے لئے آمادہ و تيار کرتي ہے۔ اسي لئے خانداني نظام زندگي يا گھرانہ، انساني حيات کي تنظيم ميں بہت کليدي کردار ادا کرتا ہے۔ البتہ يہ بات پيش نظر رہے کہ گھر کو صحيح روش اور اچھے طريقے سے چلانا چاہيے۔

ايک پُر سکون گھرانے سے مياں بيوي کو حاصل ہونے والے فائدے، گھر کي چار ديواري سے باہر ان کے ديگر فوائد کے اعداد و شمار کو زيادہ کرتے اور انہيں قدر و قيمت اور کيفيت عطا کرتے ہيں۔ رشتہ ازدواج کے بندھن ميں ايک دوسرے کا جيون ساتھي بننا اور گھر بسانا مياں بيوي کے لئے زندگي کا بہترين ہديہ ہے۔ يہ روحاني آرام و سکون، زندگي کي مشترکہ جدوجہد کے لئے ايک دوسرے کو دلگرمي دينے، اپنے لئے نزديک ترين غمخوار ڈھونڈنے اور ايک دوسرے کي ڈھارس باندھنے کا ايک وسيلہ ہے کہ جو انسان کي پوري زندگي کے لئے بہت ضروري ہے۔

گھريلو فضا ميں خود کو تازہ دم کرنے کي فرصت

ايک گھر ميں رہنے والے مياں بيوي جو ايک دوسرے کي زندگي ميں شريک اور معاون ہيں، گھر کے پُر فضا ماحول ميں ايک دوسرے کي خستگي، تھکاوٹ اور اکتانے والي يکسانيت کو دور کر کے کھوئي ہوئي جسماني اور ذہني قوتوں کو بحال اور اپني ہمت کو تارہ دم کر کے خود کو زندگي کي بقيہ راہ کو طے کرنے کے لئے آمادہ کر سکتے ہيں۔ آپ جانتے ہيں کہ زندگي ايک ميدان جنگ ہے، پوري زندگي عبارت ہے ايک بڑي مدت والي جنگ سے، فطري و طبيعي عوامل سے جنگ، اجتماعي موانع سے جنگ اور انسان کي اپني اندروني دنيا سے جنگ کہ جسے جہاد نفس کہا گيا ہے لہٰذا انسان ہر وقت حالت جنگ ميں ہے۔ انسان کا بدن بھي ہر وقت جنگ ميں ہے اور وہ ہميشہ مضرّ عوامل سے لڑائي ميں مصروف عمل ہے اور جب تک بدن ميں اس لڑائي کي قدرت اور قوت مدافعت موجود ہے آپ کا جسم صحيح و سالم ہے۔ ضروري بات يہ ہے کہ انسان ميں يہ مبارزہ اور جنگ درست سمت ميں اپني صحيح، منطقي اور اچھي روش و طريقے اور صحيح عوامل کے ساتھ انجام پاني چاہيے۔

زندگي کي اس جنگ ميں کبھي استراحت و آرام لازمي ہوتا ہے۔ زندگي ايک سفر اور مسلسل حرکت کا نام ہے اور اس طولاني سفر ميں انسان کي استراحت گاہ اس کا گھر ہے۔

مشترکہ زندگي کي قرارداد کا احترام کرنا

گھر بسانا اور گھر آباد کرنا ايک قرارداد اور معاہدہ ہے۔ يہ کوئي ايسا معمولي کام نہيں ہے کہ دو چيزوں کو آپس ميں ملا ديں اور انہيں ان کے حال پر چھوڑ ديں، نہيں ! يہ ايک ايسا معاہدہ ہے جو سب کے لئے مورد اطمينان ہے اور تمام افراد کے لئے قابل اعتماد عہد و پيمان ہے۔ اس کي بقا اسي صورت ميں ممکن ہے کہ معاہدے پر دستخط کرنے والے دونوں افراد، ان کا معاشرہ اور قانون اس کا احترام کرے ليکن اگر اس سے بے اعتنائي برتي جائے تو يہ معاہدہ باقي نہيں رہے گا۔

خانداني نظام زندگي ميں جنسي خواہش کي اہميت

اسلام نے انسان کي جنسي خواہش کو گھرانے کي تشکيل کي بنياد قرار ديا ہے يعني اسے ايک اچھے گھرانے کے استحکام کا وسيلہ بنايا ہے۔ اسي بات کو اس طرح بھي بيان کيا جا سکتا ہے کہ جب مياں بيوي دونوں پاکدامن، عفيف، ديندار، خدا سے ڈرنے والے اور اسلام کے دستور کے مطابق اپني شہوت و جنسي خواہشات ميں گناہوں سے دوري اختيار کرنے والے ہوں تو اس وقت مياں بيوي کي ايک دوسرے کے ليے ضرورت زيادہ بڑھ جائے گي اور جب وہ ايک دوسرے کي زيادہ ضرورت محسوس کريں گے تو اس خاندان کي بنياديں کہ جو مياں بيوي ہيں، پہلے سے اور زيادہ مستحکم ہو جائيں گي۔ اسلام يہ چاہتا ہے کہ خاندان کي اس بنياد و اساس کو ختم نہ ہونے دے۔ اسلام کي خواہش ہے کہ انسان اپنے گھرانے سے باہر کہيں اور اپني جنسي خواہش کي سيرابي کا انتظام نہ کريں کہ کہيں ايسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں کي نسبت بے اعتنا، لا

ابالي اور بے بند و بار ہو جائيں۔ اسي لئے اسلام ان انحرافات کا راستہ روکتا ہے۔

دينداري، خاندان کي حقيقي صورت

اپنے گھر کو آباد کرنے اور اس کي حفاظت کے لئے اسلامي احکام کا خيال رکھنا ضروري ہے تا کہ يہ گھر ہميشہ آباد اور خوشحال رہے۔ لہٰذا آپ، ديندار گھرانوں ميں کہ جہاں مياں بيوي اسلامي احکامات کا خيال رکھتے ہيں، ديکھيں گے کہ وہ سالہا سال مل جل کر زندگي بسر کرتے ہيں اور مياں بيوي کي محبت ايک دوسرے کے لئے ہميشہ باقي رہتي ہے، ہرگزرنے والا دن ان کي چاہت ميں اضافہ کرتا ہے، ايک دوسرے سے جدائي اور فراق کا تصور بھي دونوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے اور ان کے دل ايک دوسرے کي محبت سے سرشار ہوتے ہيں۔ يہ ہے وہ محبت و چاہت جو کسي خاندان کو دوام بخشتي ہے اور يہي وجہ ہے کہ اسلام نے ان تمام چيزوں کو اہميت دي ہے۔

اگر اسلام کے بتائے ہوئے طريقے اور روش پر عمل کيا جائے تو ہمارا خانداني نظام پہلے سے زيادہ مستحکم ہو جائے گا جس طرح گذشتہ زمانے ميں-- طاغوتي دور حکومت ميں--جب لوگوں کا ايمان سالم اور محفوظ تھا اور ہمارے گھرانے اور خانداني نظام مستحکم و مضبوط تھے، اس ماحول ميں مياں بيوي ايک دوسرے سے پيار کرنے والے تھے اور پر سکون ماحول ميں اپني اولاد کي تربيت کرتے تھے اور آج بھي يہي صورتحال ہے۔ وہ گھرانے اور خاندان جو اسلامي احکامات اور آداب کا خيال رکھتے ہيں وہ غالباً دوسروں کي بہ نسبت مضبوط و مستحکم اور بہتر گھرانے ہوتے ہيں اور وہ اپنے بچوں کو پر سکون ماحول فراہم کرتے ہيں۔

گھر کي حفاظت ميں مياں بيوي کا کردار

زندگي کے اس نئے سفر کا آغاز کرنے والے لڑکے اور لڑکي کو چاہيے کہ اپنے اس عہد و پيمان کي حفاظت کريں۔ ان ميں سے کسي ايک کي بھي يہ ذمہ داري نہيں ہے کہ اگر ان دونوں ميں سے کوئي ايک بھي کوئي بھي کام انجام دے تو دوسرا اسے برداشت کرے، نہيں۔ بلکہ دونوں کو چاہيے کہ ايک دوسرے کي مدد کريں تا کہ وہ کام انجام پائے۔ ہم يہ نہيں کہہ سکتے کہ اس مشترکہ زندگي ميں شوہر کي زيادہ ذمہ داري ہے يا بيوي کے حصے کا کام زيادہ ہے، نہيں ! بلکہ اس گھر کي بنياد اور دو انسانوں کے اس اجتماع کي کہ جس کي تعداد ميں بتدريج اضافہ ہو گا، حفاظت کرنا دونوں کي ذمہ داري ہے۔

آپ کو چاہيے کہ گھر کے ماحول کو افسردہ، خراب، حد سے زيادہ جذباتي اور اس کي بنيادوں کو متزلزل کرنے والي تمام چيزوں سے اجتناب کريں۔ مياں بيوي دونوں کو چاہيے کہ اپنے تمام کاموں کي بنياد مشترکہ جدوجہد، تعاون اور ايک دوسرے کا ساتھ دينا قرار ديں۔ ايک اچھے گھرانے کي تمام خير و برکت مياں بيوي کے کردار و عمل سے وابستہ ہوتي ہے جو آخر کار انہي کے بچوں کو نصيب ہو گي۔ يہ کوئي ايسي چيز نہيں ہے کہ جس ميں کسي ايک کا عمل کافي سمجھا جائے (اور دوسرا ہاتھ پر ہاتھ رکھے بيٹھا رہے يا خاموش رہے)۔خدانخواستہ اگر گھر کا ماحول ايک دوسرے کي نسبت عدم محبت و عدم اطمينان اور خلوص و فدا کاري کے فقدان سے خراب ہو جائے تو گلستانِ حيات ميں لگنے والي آگ کا دھواں مياں بيوي دونوں کي آنکھوں ميں جائے گا۔

اپنے گھر کي بنيادوں کي حفاظت کي سب سے بڑي ذمہ داري خود مياں بيوي پر عائد ہوتي ہے۔ درگذشت، عفو،باہمي مدد و تعاون، مہرباني اور اپنے اخلاق و محبت سے کہ ان ميں سب سے زيادہ موثر محبت کا عنصر ہے، دونوں اس عمارت کو ہميشہ کے لئے قائم اور شاد و آباد رکھ سکتے ہيں۔

اسلامي معاشرے ميں اچھے خاندان کي صفات

اسلامي معاشرے ميں مياں بيوي زندگي کے سفر ميں ايک ساتھ، ايک دوسرے سے متعلق، ايک دوسرے کي نسبت ذمہ دار، اپني اولاد کي تربيت اور اپنے گھرانے کي حفاظت کے لئے مسؤل اور جوابدہ تصور کئے جاتے ہيں۔ آپ ملاحظہ کيجئے کہ اسلام ميں گھرانے اور خاندان کي اہميت کتني زيادہ ہے!

اسلامي ماحول ميں خاندان کي بنياديں اتني مضبوط و مستحکم ہيں کہ کبھي آپ ديکھتے ہيں کہ ايک ہي گھر ميں دو نسليں زندگي گزار ديتي ہيں اور دادا، باپ اور بيٹا (پوتا) باہم مل کر ايک جگہ زندگي گزارتے ہيں۔ يہ کتني قيمتي بات ہے۔ نہ ان کے دل ايک دوسرے سے بھرتے ہيں اور نہ يہ ايک دوسرے کي نسبت بدگمان و بد بين ہوتے ہيں بلکہ ايک دوسرے کي مدد کرتے ہيں۔

اسلامي معاشرے ميں يعني ديندار اور مذہبي فضا ميں ہم مشاہدہ کرتے ہيں کہ دو آدمي ايک طويل عرصے تک باہم زندگي

بسر کرتے ہيں اور ايک دوسرے سے بالکل نہيں اکتاتے بلکہ ايک دوسرے کے ليے ان کي محبت و خلوص زيادہ ہو جاتا ہے اور ايک دوسرے کے لئے ان کي الفت، انس اور چاہت ميں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے اور يہ سب آثار، ديندارِي، مذہبي ہونے اور خداوند عالم کے بتائے ہوئے احکام و آدابِ اسلامي کي رعايت کرنے کا ہي نتيجہ ہيں۔ اسلام اور اسلامي ثقافت و تمدّن ميں خاندان کو دوام حاصل ہے۔ گھر ميں دادا، دادي اور ماں باپ سبھي تو موجود ہيں جو اپنے پوتے پوتيوں کو اپنے ہاتھوں پر جوان کرتے ہيں۔ يہي لوگ ہيں کہ جو آداب و رسوم کو آنے والي نسلوں تک منتقل کرتے ہيں اور پچھلي نسل اپني تاريخي اور ثقافتي ورثے آنے والي نسل کے ہاتھوں ميں با حفاظت تھماتي ہے۔ ايسے ماحول ميں ايک دوسرے سے کٹ کر رہنے، تنہائي اور عُزلت نشيني اختيار کرنے اور مہرباني و محبت سے عاري سلوک روا رکھنے کے تمام دروازے اس گھر کے تمام افراد کے لئے بند ہيں۔

طُلوعِ عشق

تيسري بات

مغرب ميں عشق کا غروب اور ہمدردي و مہرباني کا فقدان

دريچہ

اپنے پاس موجود چيزوں کي قدر شناسي اور سپاس گزاري کي
حس کي تقويت کے لئے ايک درمياني راستہ بھي موجود ہے ارو وہ ان
لوگوں کو بغور ديکھنا اور مشاہدہ کرنا ہے۔
جو ان چيزوں سے يکسر محروم ہيں يا کم بہرہ مند ہيں۔
اپنے پاس موجود اس نعمت عظميٰ کے شکرانے کے لئے کتنا ہي بہتر ہو کہ
ہم ان معاشروں پر نگاہ ڈاليں کہ جنہوں نے خداوند عالم
کي اس بڑي اور عظيم نعمت کو ہر ايرے غيرے کي باتيں سننے
اور دل کے فريب کھانے سے گنوا ديا اور آج اس گناہ کبيرہ کے عذاب کا تازيانہ
ان کے مايوس اور افسردہ چہروں پر مارا جا رہا ہے۔
جي ہاں ہم ’’مغرب‘‘ کي ہي بات کر رہے ہيں !
يعني وہ تاريک سر زمين کہ
جس کے باسيوں کے آسمانِ زندگي سے خورشيدِ عشق کب کا رختِ سفر باندھ چکاہے
اور ان کي ترستي ہوئي آنکھوں ميں ’’مہرباني و محبت کے‘‘ ايک ايک قطرے کي
تمنا کو بخوبي مشاہدہ کيا جا سکتا ہے۔
خانداني نظام کے شيرازے کا بکھرنا دراصل غضب الٰہي کا وہ طوفان ہے کہ
جس نے اس غربت کدے کے باشندوں سے خوش بختي کو چھين ليا ہے۔
ہم ان کے لئے ہمدردي اور انسان دوستي کے جذبات رکھتے ہيں،
کاش ان کے لئے کوئي کام کيا جا سکتا!
ليکن بہت دير ہو چکي ہے۔ اب بہتر يہ ہے کہ ہم اپني فکر کريں
اور ’’خانداني حرمت‘‘ کا پاس نہ رکھنے والوں اور اپني
بے لگام شيطاني شہوت کے نيزوں سے اپني
سعادت و خوش بختي کو زخمي اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں کے حالات سے عبرت ليں۔
وہ ہم سے حسد کرتے ہيں اور حاسد کے حسد سے ڈرنا
اور خدا کي پناہ طلب کرني چاہيے۔

''وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ'' ١
اور ميں حاسد کے شر سے اللہ کي پناہ کا طالب ہوں کہ جب وہ حسد کرے۔
مغرب کے ظاہر پر پڑے ہوئے خوبصورت دبيز پردوں کو ہٹا کر
اِس ''حادثے'' کي حقيقت تک پہنچنا آسان نہيں ہے۔
اہلِ مغرب کا کسي بھي واقعے و حقيقت کو چھپا کر اُسے
مصنوعي زينت و آرائش دينے، خبروں کو سنسر کرنے
اور اپني تباہ شدہ زندگي کے عوامل و اسباب کو چھپانے کا اُن کا ''ہنر''
زبان زد خاص و عام ہے۔
اس کے لئے نگاہ عميق اور ديد روشن کي ضرورت ہے تا کہ
اِس ''حادثے'' کي حقيقت سے پردہ اٹھائے ! اور اس کام کے ليے
ہمارے ہر دلعزيز رہبر سے زيادہ موزوں اور کون ہے؟ !
----

١ سورہ فلق ٥

اپنے تشخص سے بے خبر نسل

آج کل مغربي ممالک ميں جس چيز کا مشاہدہ کيا جا رہا ہے وہ اپنے تشخص سے بے خبر نسل کي حيراني و سرگرداني سے عبارت ہے کہ جہاں ايک ہي شہر ميں رہنے والے ماں باپ سالہا سال اپني اولاد سے بے خبر ہيں تو دوسرے شہروں کي بات چھوڑ ديجئے ! ايسا ماحول کہ جہاں خاندانوں کا شيرازہ بکھرا ہوا ہے اور لوگ تنہا ہيں (يہ ہيں اس معاشرے کي خصوصيات)۔
يورپي اور امريکي ممالک ميں بے شوہر عورتوں اور بغير بيوي والے مرد حضرات کے اعداد و شمار بہت زيادہ ہيں کہ جس کانتيجہ والدين کي شفقت سے محروم، آوارہ اور جرائم کا پيش خيمہ بننے والے بچوں کي صورت ميں نکلتا ہے اور وہاں جرم و گناہ کي فضا حاکم ہے۔ يہ خبريں جو آپ سنتے ہيں کہ کسي اسکول، روڈ يا ريل گاڑي ميں ايک لڑکا سامنے آ کر اچانک لوگوں کو قتل کرنا شروع کر ديتا ہے اور کئي لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار ديتا ہے، ايسے ايک يا دو واقعات نہيں ہيں۔ دوسري جانب جرائم انجام دينے والے افراد کے سن و سال کا گراف بھي نيچے آ رہا ہے۔ پہلے بيس سالہ نوجوان جرائم ميں ملوث تھے ليکن اب سولہ سترہ سال کے لڑکے انہي جرائم کا ارتکاب کر رہے ہيں۔ بلکہ اب تو امريکہ ميں تيرہ چودہ سالہ بچے بھي يہ کام انجام دے رہے ہيں اور بہت آساني سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار ديتے ہيں۔ ايک معاشرہ جب اس منزل پر پہنچ جائے تو گويا اس معاشرے کا شيرازہ بالکل بکھر گيا ہے اور اس بکھرے ہوئے معاشرے کو دوبارہ جمع کرنا تقريباً غير ممکن ہے۔

مغرب کا گناہِ کبيرہ
دنيائے مغرب کي سب سے بڑي مشکل خانداني مسائل اور گھريلو نظام زندگي سے بے توجہي برتنا ہے۔ اہل مغرب اپنے خانداني نظام زندگي کي حفاظت ميں ناکام ہو گئے ہيں۔ مغرب ميں خاندان يا گھريلو نظام زندگي، اجنبيت، بے اعتنائي اور تحقير و اہانت کا شکار ہے۔ اہل مغرب کي يہي مشکل ان کي تہذيب و تمدن کو ديمک کي مانند آہستہ آہستہ چاٹ کر کھوکھلا کر رہي ہے اور صنعتي اور علمي پيش رفت کے با وجود مغرب ہلاکت و نابودي کي طرف گامزن ہے۔
عالم بشريت کے لئے مغربي تمدن کا سب سے بڑا گناہ يہ ہے کہ اس نے شادي اور خاندان کي تشکيل کو لوگوں کي نگاہوں ميں سبک اور ہلکا اور ايک لباس بدلنے کي مانند کر ديا ہے۔ يہ ہے ان کے يہاں مياں بيوي کي زندگي کا تصور۔
وہ ممالک کہ جن ميں خانداني نظام زندگي ضائع اور برباد ہو رہا ہے حقيقت ميں اُن کي تہذيب و ثقافت کي بنياديں لرز رہي ہيں اور آخر کار يہ تباہ و برباد ہو جائيں گي۔

نہ اُنس و محبت ، نہ شوہر اور نہ
دنيائے مغرب ميں باوجوديکہ بہت سي حکومتيں علم و ثروت اور مضبوط سياست کے لحاظ سے غني ہيں ليکن خانداني نظام زندگي ميں وہاں کے باشندوں کي زندگي بہت افسوسناک ہے۔ ہمارے يہ خانداني اجتماعات اور تقريبات کہ جہاں خاندان کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بڑے چھوٹے سب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، مہرباني، ہمدردي اور محبت نے انہیں تسبیح کے دانوں کي مانند ایک جگہ جمع کیا ہوا ہے، یہ ایک دوسرے سے مکمل تعاون کرتے ہیں ، ایک دوسرے کي احوال پرسي کرتے اور دوسروں کو اپني ذات کا حصہ سمجھتے ہیں، اخوت و بھائي چارگي کے ساتھ رہتے ہیں اور باہم شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں ہمارے معاشرے میں بہت عام نوعیت کي ہیں اور رائج ہیں۔ لیکن مغرب میں ان چیزوں کا دور دور تک کوئي نام و نشان نہیں ہے۔ کتني ہي خواتین تنہا زندگي بسر کرتي ہیں۔ اکیلي رہنے والي عورت اپنے خاندان سے دور ایک اپارٹمنٹ میں زندگي بسر کرتي ہے، صبح کام کے لئے نکلتي ہے تو جب بھي تنہاہوتي ہے اور جب رات کو تھکي ہاري گھر لوٹتي ہے تو کوئي نہیں ہو تا کہ جو دن بھر کے اس کے خستہ بدن کي تھکاوٹ اور روح کے بوجھل پن کو دور کرنے کے لئے اس کا استقبال کرے صرف گھر کي تنہائي ہي اس کا استقبال کرتي ہے۔ نہ انس و محبت، نہ کوئي شوہر، نہ کوئي بچہ، نہ کوئي پوتا یا نواسا اور نہ کوئي اور جو گرم جوشي سے اسے گھر میں خوش آمدید کہے۔ اس معاشرے میں لوگ اجتماع میں بھي رہتے ہوئے تنہا ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ وہاں کے معاشرے میں خانداني نظام زندگي فراموش کر دیا گیا ہے۔

بہت افسوسناک بات ہے کہ آج مغرب میں خانداني نظام زندگي آہستہ آہستہ رُو بہ زوال ہے اور اس کے آثار میں اپني ثقافت اور تہذیب و تمدن سے لا عملي، اپنے تمدني تشخص سے بے خبري اور گناہ و جرائم قابل ذکر ہیں کہ جن میں وہاں کے عوام گرفتار ہیں۔ روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ان کي بچي ہوئي جمع پونجي بتدریج ختم ہو رہي ہے۔

جنسي آزادي اور خانداني نظام کي تباہي

مغرب میں خصوصاً امریکہ اور شمالي یورپ کے بعض ممالک میں یہ بات مشہور ہے کہ خانداني نظام کي بنیادیں بہت کمزور ہیں، کیوں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ وہاں جنسي آزادي اور جنسي بے راہ روي بہت زیادہ ہے۔ جب کسي معاشرے پر بے غیرتي اور بے عفتي اپنے سیاہ پروں کو پھیلا دے تو اس کا مطلب ہے کہ میاں بیوي (مرد و عورت) اپني اس جنسي ضرورت و خواہش کو گھر کے علاوہ کہیں اور سے پورا کریں گے۔ ایسے ماحول میں ''خاندان'' ایک بے معنيٰ لفظ، معاشرے پر ٹھونسي ہوئي چیز اور ایک ڈیکوریشن پیس (نمائشي چیز) ہے لہٰذا ایسے ماحول میں وہ لوگ مہرباني، ہمدردي اور ایک دوسرے کے لئے غمخواري کے جذبات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ کہ ظاہري طور پر ان میں کسي قسم کي جدائي نہیں ہوتي لیکن حقیقتاً ان میں پیار و محبت کے تمام رشتے ختم ہو جاتے ہیں۔

اگر انسان آزاد ہوتے کہ جس طرح چاہیں اپني جنسي خواہش کو پورا کریں تو گویا گھرانہ ہي تشکیل نہیں پاتا یا وہ کوئي ایک بیکار، پوچ و تُہي، حملوں کي آماجگاہ اور جلد ویران ہونے والي کوئي چیز ہوتي کہ جسے ہر ہوا کا جھونکا لرزا دیتا۔ لہٰذا آپ دنیا میں جہاں بھي جنسي آزادي کے نمونے دیکھیں گے تو وہاں کے خانداني نظام اور گھرانوں کو اسي نسبت سے ضعیف و کمزور پائیں گے۔ کیونکہ اس کي وجہ یہ ہے کہ اس ماحول میں مرد و عورت کو اپني جنسي خواہش کي سیرابي کے لئے کسي ایسے ''مرکز'' کي ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جہاں دیني حکومت ہے اور جنسي آزادي اور بے راہ روي نہیں ہے وہاں تمام چیزیں مرد و عورت کے لئے ہیں اور اس دیني ماحول میں خانداني نظام زندگي کي حفاظت کي جاتي ہے۔

مصنوعي عشق

علم و تمدن کے لحاظ سے زیادہ ترقي یافتہ بعض ممالک میں رہنے والے لوگوں پر زندگي اس طرح مسلط ہے کہ ایک ہي گھر میں رہنے والے افراد آپس میں بہت کم میل ملاپ رکھتے ہیں۔ باپ ایک جگہ ملازم، ماں دوسري جگہ کام میں مشغول، نہ ایک دوسرے سے ملاقات کر پاتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کے لئے غذا تیار کرتے ہیں۔ ایک چھت کے نیچے رہنے والے میاں بیوي نہ آپس میں محبت و چاہت سے پیش آتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کي غمخواري کرتے ہیں، نہ ایک دوسرے کي دل جوئي کرتے اور ڈھارس با ند ھتے ہیں اور نہ ہي آپس میں ان کو واقعي کوئي کام ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں یہ اپنے بچوں کے ماہرین نفسیات کي تجویز پر عمل کرنے کے لئے آپس میں طے کرتے ہیں کہ فلاں معین وقت پر گھر آئیں اور آپس میں مل بیٹھیں۔ صرف اور صرف اس لئے کہ ایک چھوٹي سي محفل سجائیں کہ جو صحیح و سالم گھرانوں میں خود بخود اپنے وجود سے زندگي کو شیریں بناتي ہے۔ لیکن یہ لوگ بناوٹي اور مصنوعي طور پر ایسي محفل سجاتے ہیں۔ اس وقت مرد یا عورت مسلسل اپني گھڑي کي طرف دیکھتي رہتي ہے کہ یہ گھنٹہ کب ختم ہو گا؟ کیونکہ مثلاً اسے دو بجے کہیں اور پہنچنا ہے۔ نہ اس طرح کوئي گھریلو محفل سجائي جا سکتي ہے اور نہ ہي ایسي محفل و گھر میں بچے انس و محبت کا احساس کر پاتے ہیں۔

ایسے خاندان، پیار و محبت کي گرمي سے محروم ہیں یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کہ (وہ مادي آسائش کے لحاظ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے تو ایک بہترین گھر ہے لیکن اس گھر میں) خانداني نظام یا گھرانہ وہاں موجود ہي نہیں ہے۔ صحیح ہے کہ یہ میاں بیوي ایک ہي چھت کے نیچے زندگي بسر کرتے ہیں لیکن در حقیقت ان کے دل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ نہ گھر کے افراد کا ساتھ اٹھنا بیٹھنا، نہ گھر کي فضا میں وہ محبت کي ٹھنڈک اور نہ ایک دوسرے کي نسبت انس و الفت، کچھ بھي تو نہیں ہے اور جہاں میاں خود کو بیوي کي ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور بیوي خود کو شوہر کي شریکہ حیات اور ہمدرد و مونس سمجھے، ان چیزوں کا تو سرے سے ہي وجود نہیں ہے۔ ان کي زندگي گویا ایسي ہے کہ جیسے دو اجنبي شخص ایک قرارداد کے مطابق صرف ایک چھت کے نیچے زندگي گزارتے ہوں اور تو اور اس کا نام بھي عشق رکھ دیا جاتا ہے !

مغربي تمدن کے مطابق شادي کے برے نتائج

مغربي معاشروں میں نوجوان اپني نوجواني کے پر نشاط زمانے کو بغیر کسي قید و شرط کے گزارتے ہیں، اپنے جلد بھڑکنے والے احساسات کے پیچھے دوڑتے اور اپني فطري و جبلّي خواہشات کو آزادانہ طور پر پورا کرتے ہیں لیکن جب وہ گھر تشکیل دینے اور رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے سن و سال کو پہنچتے ہیں تو ان کي ان فطري و جبلّي خواہشات اور طبیعي میل کا بہت زیادہ حصہ (جو جواني کي آزاد فضا میں خواہشات کي تکمیل کے ذریعے اپنے حصے کا کام کر کے) ٹھنڈا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ شوق، محبت اور عشق و الفت جو میاں بیوي کي روح میں ایک دوسرے کے لئے موجود ہونا چاہیے، ان میں نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے۔

بہت سے افراد اپني شادي کے زمانے کو اپني درمیاني عمر میں گزارتے ہیں کہ جو مغرب اور ان کي تہذیب و تمدن میں ایک معمول ہے۔ ان کا یہ اقدام بھي ان کے اکثر فرضیوں اور فیصلوں کي مانند غلط، انساني مصلحت و فطرت کے خلاف ہے اور اس چیز سے جنم لیتا ہے کہ یہ لوگ شہوت پرستي، خواہشات نفس کي پیروي اور بے بند و باري کي طرف مائل ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپني جواني کو خود ان کي اپني اصطلاح کے مطابق ہنسي خوشي گزاریں، اپني خواہشات کو جس طرح چاہیں سیراب کریں، خوب رنگ رنگیلیاں اور مزے کریں اور جب ٹھنڈے اور تھک کر چور ہو جائیں اور (خدا کي طرف سے دي گئي) ان کي خواہشات کي (قدرتي) آتش خاموش ہو جائے تو اس وقت گھر بسانے کي فکر کریں۔ ملاحظہ کیجئے کہ یہ ہے مغرب میں خانداني نظام زندگي۔ بہت زیادہ طلاقیں، ناکام شادیاں، بے وفا مرد و عورت، جنسي آزادي کے نتیجے میں ہونے والي بے شمار خامیاں، برے نتائج اور غیرت و مروّت کي کمي یہ سب مظاہر مغربي معاشرے میں زندگي کي عکاسي کرتے ہیں۔

مغرب، سقوط کے دھانے پر !

اگر آپ آج مغرب کے بعض معاشروں پر نگاہ ڈالیں خصوصاً وہ معاشرے جو ٹیکنالوجي میں پیشرفت اور صنعتي ترقي کے پھیلے ہوئے رابطوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں کي آلودگي میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بد اخلاقي اور گناہ و جرائم کي آلودگي اگر کسي معاشرے کے صاف آسمان کو مکدّر اور دھندلا بنا دے تو وہ ان کي صاف و شفاف فضا کو آلودہ بنا کر تازہ ہوا میں سانس لینے اور صحت مند زندگي گزارنے کا حق ان سے چھین کر اور انہیں ہلاک و نابود کر دے گي۔ یہ بد اخلاقي اور گناہ و جرائم کي آلودگي زلزلے یا سیلاب کي مانند ایک دم آنے والي بلائیں نہیں ہیں بلکہ یہ تدریجي آفات ہیں اور یہ سب نا قابل علاج ہیں۔ یہ وہ بلائیں ہیں کہ جب کسي معاشرے پر نازل ہوتي ہیں تو لوگ انہیں ایک دم سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں، یہ آفات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سمجھ میں آتي ہیں۔ جب بیماري پوري طرح روح کي گہرائیوں میں اپنا وار کر چکي ہوتي ہے اور اس کا زہر پوري روح کو زہریلا بنا چکا ہوتا ہے تو یہ اس وقت سمجھ آتي ہے۔ لیکن اس وقت سمجھنے سے کیا فائدہ کہ جب چڑیاں کھیت چگ جائیں۔ ایسے وقت میں نہ کوئي تدبیر کام آتي ہے اور نہ کوئي علاج موثر ہوتا ہے ! آج مغربي معاشرے اسي سمت بہت تیزي سے حرکت کر رہے ہیں یعني وہ سقوط اور نابودي کے دھانے پر کھڑے ہیں۔ ان سب کي وجہ یہ ہے کہ اس معاشرے کے لڑکے لڑکیاں مناسب سن و سال میں کامیاب اور مستحکم و پائیدار شادیوں کے لئے اقدامات نہیں کرتے ۔ اس کے علاوہ وہاں کے خاندانوں اور گھرانوں کي فضا محبت سے سرشار نہیں ہے۔

آج مغرب میں ''گھرانے'' کي بنیادیں کمزور ہو چکي ہیں، گھروں کو دیر سے بسایا جاتا ہے اور وہ جلد ٹوٹ جاتے ہیں۔ برائیاں، گناہ اور جرائم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگر یہ آفات پورے معاشرے کو اپني لپیٹ میں لے لیں تو وہ معاشرہ بڑي بڑي بلاوں کا شکار ہو جائے گا۔ البتہ اس بات کي طرف بھي توجہ ضروري ہے کہ یہ بیماریاں اور آفتیں ایسي نہیں ہیں کہ پانچ یا دس سال میں ظاہر ہو جائیں لیکن کئي سالوں کے گزرنے کے بعد جب ان کے اثرات ظاہر ہوں گے تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس معاشرے کو مکمل طور پر ہلاک اور اس کي تمام علمي، فکري اور مادي دولت و ثروت کو نابود کر د يں گے۔ يہ ہے بہت سے مغربي ممالک کا مستقبل !

در بہ در، کوچہ بہ کوچہ، سکون کي تلاش

آج آپ امريکہ اور يورپي دنيا کو ديکھئے کہ يہ لوگ کتنے اضطراب اور پريشاني ميں ہيں، کتني نا آرام زندگي گزار رہے ہيں، سکون و آرام کے لئے کتنے سرگرداں اور حيران ہيں اور ان کے معاشرے ميں مصنوعي سکون دينے والي گوليوں اور خواب آور دواوں کا استعمال کتنا زيادہ ہے ! نوجوانوں کو ديکھئے کہ وہ کتنے غير معقول کام انجام ديتے ہيں، بڑے بڑے بے ترتيب بال، تنگ اور بدن سے چپکے ہوئے لباس، يہ سب اس لئے ہے کہ وہ اپنے معاشرے کي موجودہ حالت سے ناراض ہيں اور اپنے غصے کا اظہار کرتے ہيں۔ ان کي خواہش ہے کہ وہ آرام و سکون کو حاصل کريں، ليکن اسي حسرت ميں ناکام مر جاتے ہيں ١۔ بوڑھے مرد اور بزرگ خواتين اپنے لئے بنے ہوئے خاص مراکز ميں دم توڑ ديتے ہيں، نہ ان کے بچے ان کے پاس ہيں اور نہ ان کي بيويوں کو ان کي کوئي خبر ہوتي ہے۔ مياں بيوي ايک دوسرے سے دور ہيں۔

مغرب ميں ايسے بچوں کي تعداد بہت زيادہ ہے کہ جو يہ نہيں جانتے کہ ان کے والدين کون ہيں؟ وہاں ايسے مرد و خواتين کي تعداد بھي بہت زيادہ ہے کہ جو اسماً اور ظاہراً مياں بيوي تو ہيں ليکن کئي سالوں سے ايک دوسرے سے بے خبر ہيں۔

بہت کم خواتين مليں گي جو آسودہ خيال ہوں کہ زندگي کے آخري لمحات يا بڑھاپے تک وہ اپنے شوہر کے ساتھ باہم زندگي گزاريں گي يا ان کے مرد کا سايہ ان کے سروں پر موجود رہے گا۔ اسي طرح ايسے مردوں کي تعداد بھي بہت کم ہے کہ جو آسودہ خاطر ہوں کہ ان کي بيوياں کہ جن سے وہ محبت کرتے ہيں، کل ان کو چھوڑ کر کسي اور کي تلاش ميں نہيں جائيں گي !

کانوں پر جُوں تک نہيں رينگتي !

خود امريکہ کے اندر لوگوں حتيٰ بچوں ميں بھي مختلف قسم کي اخلاقي اور جنسي برائيوں اور جرائم وغيرہ کے بڑھنے کي شرح بہت زيادہ ہے۔ مغرب کے مطبوعات اور دانشمند حضرات فرياد بلند کر رہے ہيں، مقالے تحرير کر رہے ہيں، گفتگو کا سلسلہ جاري ہے اور (لوگوں اور حکومت کو) خبردار کيا جارہا ہے۔ ليکن کسي کے کان پر جوں تک نہيں رينگتي، گويا ان تمام مسائل کا کوئي علاج نہيں ہے ! جب صورتحال يہ ہو کہ بنياد ہي خراب کر دي جائے اور اسي حالت ميں تيس، چاليس يا پچاس سال گزر جائيں تو لوگوں کو خبردار کرنے،ايسي صورتحال کے خلاف فرياد بلند کرنے اور کسي سياسي تدبير سے يہ مشکلات حل نہيں ہوں گي۔

مغربي معاشرے ميں خوش بختي رختِ سفر باندھ چکي ہے۔ يہ کوئي (بے وزن) بات نہيں ہے کہ جو ميں بيان کر رہا ہوں بلکہ يہ وہ حقائق ہيں کہ جو آج خود ان کے مفکرين، دانشمند، سينے ميں دل رکھنے والے، صاحبان فہم و فراست نہ کہ (اقتدار کے طالب) سياستدان، اور معاشرے کے اندر زندگي بسر کرنے والے (اور ان حقائق کا بغور مشاہدہ کرنے والے) افراد بيان کر رہے ہيں اور آج ان کي فرياد بلند ہو رہي ہے۔ آخر کيوں؟ اس لئے کہ اس معاشرے ميں سعادت مند زندگي گزارنے کے کوئي وسائل موجود نہيں ہے۔ خوش بختي اور سعادت عبارت ہے آرام و سکون، سعادت اور امن و امان کے احساس سے (جو دور دور تک وہاں نہيں پائي جاتي)۔

١ ان ميں سے اکثر نوجوانوں کو يہ خود نہيں معلوم کہ وہ ايسے بہت سے کام کيوں اور کس لئے انجام ديتے ہيں؟ ان کي زندگي کا مقصد انہيں يہي بتايا جاتاہے کہ اچھا کھانا، پہننا، سونا اور عيش، سارے ہفتے کام اور ويک اينڈ پر عياشي اور ذہني تفريح۔ يہ ہيں ان کے بے مقصد دن اور بے ہدف اور سکون سے خالي راتيں ! (مترجم)

جو افراد بھي بين الاقوامي صورتحال اور افکارِ عالم سے واقف ہيں وہ جانتے ہيں کہ تمام ممالک خصوصاً امريکہ سے البتہ يورپي ممالک بھي اس ميں شامل ہيں، خير خواہ مصلح اور فہم و ادراک رکھنے والے افراد کي فرياد بلند ہو گئي ہے کہ آو مل کر کوئي چارہ جوئي کرتے ہيں۔ البتہ اتني آساني سے وہ کوئي فکر و تدبير اور چارہ جوئي نہيں کر سکتے اور اگر فکر کرنے ميں انہيں کاميابي حاصل ہو بھي جائے تو بھي وہ اتني آساني سے علاج ميں کامياب نہيں ہو سکتے ہيں۔

غلط اہداف اور شيطاني راہ

وہ لوگ جو کسي ملک يا معاشرے ميں نفوذ کرنا چاہتے ہيں تو وہ افراد اس معاشرے کي ثقافت اور تمدن کو اپنے قبضے ميں لے کر اپني تہذيب و تمدن اور ثقافت کو اس معاشرے پر تھونپ ديتے ہيں ۔ ان کے من جملہ کاموں ميں سے ايک کام گھرانے کي بنيادوں کو متزلزل کرنا ہے جيسا کہ بہت سے ممالک ميں انہوں نے يہ کام انجام ديا ہے۔ انہوں نے معاشرے

ميں اس طرح نفوذ کيا ہے کہ مرد اپني ذمہ داريوں کي نسبت غير ذمہ دار اور خواتين بد اخلاق ہو گئي ہيں۔
کسي بھي معاشرے ميں تہذيب و تمدن کي اساس اور بنيادي عناصر کي حفاظت اور آنے والي نسلوں تک ان کي منتقلي بہترين اور اچھے گھرانوں يا خاندانوں کے وجود سے انجام پاتي ہيں۔ اگر ايسے گھر يا خاندان کا وجود نہ ہو تو تمام چيزيں تباہ ہو جائيں گي۔ يہ جو آپ مشاہدہ کر رہے ہيں کہ اہل مغرب کي پوري کوشش ہے کہ مشرق وسطيٰ اور ايشيائي اسلامي اور ديگر ممالک ميں شہوت پرستي اور برائيوں کو رواج ديں تو اس کي کيا وجہ ہے ؟ اس کے جملہ اسباب ميں سے ايک سبب يہ ہے کہ ان کي خواہش ہے کہ اپنے اس کام سے وہاں کے خانداني نظام زندگي کو تباہ و برباد کر ديں تا کہ ان معاشروں کي تہذيب و تمدن اور کلچر کي بنياديں کمزور ہو جائيں اور انہيں ان اقوام پر سوار ہونے کا پورا پورا موقع مل جائے۔ کيونکہ جب تک کسي قوم کي تہذيب و تمدن اور ثقافت کي بنياديں کمزور نہ ہوںتو کوئي بھي اس پر قبضہ نہيں کر سکتا اور نہ ہي اس کے منہ ميں لگام دے کر اسے اپني مرضي کے مطابق چلا سکتا ہے۔ وہ چيز جو اقوامِ عالم کو لاحق خطرات کے مقابل ميں بے دفاع اور اغيار کے ہاتھوں ميں انہيں اسير بناتي ہے وہ اُن کا اپنے قومي تشخص، تاريخي اور ثقافتي ورثے سے بے خبر ہونا ہے۔ اس کام کے ذريعے سے کسي بھي معاشرے ميں خانداني نظام زندگي کي بنيادوں کو با آساني کمزرو بنايا جا سکتا ہے۔ اسلام، خاندان اور ان کي بنيادوں کي حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اسي لئے اسلام ميں ان بلند ترين اہداف تک پہنچنے کے لئے اہم ترين کاموں ميں سے ايک کام خاندان و گھرانے کي تشکيل اور اس کي حفاظت کرنا ہے۔

خاندان کے بارے ميں صرف ايک جملہ !
ميں نے اقوام متحدہ کے (جنرل اسمبلي کے) اجلاس ميں تقريباً ايک گھنٹے سے زيادہ گفتگو کي اور ساتھ ہي خاندان اور خانداني نظام زندگي کے بارے ميں بھي روشني ڈالي۔ بعد ميں مجھے اطلاع دي گئي کہ امريکي ٹي وي چينلوں نے ہماري (يعني مسلمانوں خصوصاً ايرانيوں کي) گفتگو کو سنسر اور انہيں مسخ کرنے ميں اپني تمام تر سنجيدگي کے باوجود ميري گفتگو کو معتبر اور مستند قرار ديتے ہوئے کئي بار اسے نشر کيا اور ساتھ تجزيہ اور تحليل بھي پيش کيا اور وہ بھي خانداني نظام زندگي کے بارے ميں صرف ايک جملے کي وجہ سے۔ کيونکہ خانداني مسائل اور گھر و گھرانے سے متعلق گفتگو اہل مغرب کے لئے آج ايک پيغام ہے بالکل ايک ٹھنڈے اور گوارا پاني کي مانند کہ جس کي کمي کا وہ خود بھي احساس کر رہے ہيں۔
مغرب ميں کتني ہي ايسي خواتين ہيں کہ جو آخر عمر تک تنہا زندگي گزارتي ہيں اور کتنے ہي ايسے مرد ہيں کہ جو زندگي کي آخري سانسوں تک گھرانے کي چھاوں سے محروم رہتے ہيں اور اپني شريکہ حيات کے عدم وجود کي تاريکي ميں ہي زندگي کو خدا حافظ کہہ ديتے ہيں۔ ان کي زندگي غريب، اجنبي اور انس و الفت کي ٹھنڈي چھاوں سے محروم ہے۔ کتنے ہي ايسے نوجوان ہيں کہ جو ''گھرانے'' کي پُر محبت فضا سے محروم ہونے کي وجہ سے آوارہ ہيں يا ان کے معاشرے ميں خانداني نظام زندگي کا کوئي وجود نہيں ہے يا اگر ہے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

طُلوعِ عشق

چوتھي بات

ايک دوسرے کي نسبت مياں بيوي کے حقوق

دريچہ

نکاح کے بول پڑھنے اور رشتہ ازدواج کے عہد و پيمان کو قبول کرنے
سے کل کے لڑکے لڑکي آج کے مياں بيوي اور ايک دوسرے کے شريک حيات بن جاتے ہيں۔
يوں گھروں ميں ايک گھر
اور معاشرے ميں ايک نئي ''اکائي'' کا اضافہ ہوتا ہے۔

اگرچہ کہ حکيم و دانا خالق کي نگاہ ميں مرد و عورت، دو انساني گوہر،
دو ايک جيسي آسماني روح اور ايک دوسرے کے مثل و نظير ہيں۔
جب کہ انساني حقيقت کے لحاظ سے ايک دوسرے کي نسبت ہر ايک کي ذمے داري برابر ہے۔
ليکن حکمتِ خدا نے ان آسماني گوہروں کو ايک دوسرے سے مختلف
اور ممتاز پيکروں، البتہ ايک دوسرے کے ضرورت مند
ہونے کے احساس کے ساتھ دو زميني گوہروں ميں سمايا ہے۔
يہ ''رشتہ ازدواج'' وہي عظيم قانون، ہر لحاظ سے مکمل اور جامع سنت،
بہترين رسم زندگي اور وہ خوبصورتي و زيبائي ہے کہ جو اس جہان پر حاکم ہے۔
اِسي طرح ''زوجيت'' کا يہ مقدس رشتہ اِس عالم ہستي کے معمار
کے جمال کي پُر عظمت نشانيوں ميں سے ايک نشاني ہے۔
''شادي'' يعني ''گھرانے يا خاندان'' کي ذمہ داري لينے کے لئے زندگي کے دو ستونوں کا ملاپ
اور زندگي کے ترازو کے توازن کے لئے زندگي کے
ان دو پلڑوں کي نزديکي۔
اس نئي اکائي --گھرانے-- کي تشکيل کے لئے مياں بيوي ميں سے ہر
ايک کے مکمل کردار کي شناخت ميں
ان کے جسم و جان اور روح کي صفات و تخليق، حکمتِ الٰہي
اور اس جہان مادّي کے طبيعي و فطري فرق بنيادي کردار ادا کرتے ہيں۔
سچ سچ بتائيے کہ گھر بسانے ميں مياں بيوي کا کيا کردار ہے ؟
کس کي ذمے داري دوسرے سے زيادہ اہم ہے؟ کيا
ان دونوں ميں سے کسي ايک کي جگہ کو دوسرے سے تبديل کيا جا سکتا ہے؟
ايک دوسرے کي نسبت ان کے آپس ميں کيا حقوق ہيں ؟
زندگي کي نعمتوں اور اس کے مقابل
ان کے حقوق ميں ہر ايک کا حصہ کس نسبت سے ہے؟
اور بالآخر گھر ميں بيوي کي حکومت يا جورو کے غلام کي فضا بہتر ہے
يا گھر پر شوہر کے تسلط و برتري اور نوکر بيوي کا ماحول،
يا دونوں ميں سے کوئي بھي نہيں ؟
يہ وہ سوالات ہيں کہ جن کے ماہرانہ اور استادانہ جواب کے علاوہ
کوئي اور چيز نوجوان دولہا دو لہن کے پريشان ذہنوں کو مطمئن نہيں کر سکتي۔
زندگي کے اس نئے راستے پر قدم رکھنے پر
ان دو ہمسفروں کي چشم اميد
''استاد'' کے راہ گُشا کلمات سے کھلنے والے نئے افق
اور دريچوں پر لگي ہوئي ہے
کہ جو راستے سے بھي واقف و آگاہ ہ
اور محرمِ دل بھي !

ايک دوسرے کے مددگار اور دوستوں کي مانند

ہم نے مشاہدہ کيا ہے کہ کبھي کبھي مرد، بيوي کو دوسرے نمبر کا درجہ ديتا ہے! ليکن در حقيقت دوسرے درجے کے انسان کا کوئي تصور موجود نہيں ہے۔ دونوں ايک دوسرے کے مثل و نظير اور امور زندگي ميں برابر حقوق کے مالک ہيں۔ مگر وہ مقامات کہ جہاں خداوند متعال نے انساني مصلحت کي بنا پر مرد و عورت ميں فرق رکھا ہے اور يہ فرق مرد کا نفع يا عورت کا نقصان نہيں ہے۔ لہٰذا مياں بيوي کو چاہيے کہ گھر ميں دو شريک اور ايک دوسرے کے مدد گار اور دوستوں کي مانند زندگي گزاريں۔

مرد گھر کا نگران و کفيل ہے اور عورت پھول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام نے مرد کو ''قَوَّام'' ١ (گھر کا نگران اور کفيل) اور عورت کو ''ريحان'' ٢ (پھول) قرار ديا ہے۔ نہ يہ مرد کي شان ميں گستاخي ہے اور نہ عورت سے بے ادبي، نہ يہ مرد کے حقوق کو کم کرنا ہے اور نہ عورت کے حقوق کي پائمالي ہے بلکہ يہ ان کي فطرت و طبيعت کو صحيح زاويے سے ديکھنا ہے۔ امور زندگي کے ترازو ميں يہ دونوں پلڑے برابر ہيں۔ يعني جب ايک پلڑے ميں (عورت کي شکل ميں) صنف نازک، لطيف و زيبا احساس اور زندگي کے ماحول ميں آرام و سکون اور معنوي زينت و آرائش کے عامل کو رکھتے ہيں اور دوسرے پلڑے ميں گھر کے مدير، محنت و مشقت کرنے والے بازوں اور بيوي کي تکيہ گاہ اور قابل اعتماد ہستي کو (شوہر کي شکل ميں) رکھتے ہيں تو يہ دونوں پلڑے برابر ہو جاتے ہيں۔ نہ يہ اُس سے اونچا ہوتا ہے اور نہ وہ اس سے نيچے۔

مشترکہ زندگي ميں مرد و عورت کے کردار کي تبديلي خطرناک ہے !

بہت سے غلط طور طريقے اور رسوم و آداب کو جو خواتين سے مخصوص نہيں ہيں بلکہ مرد بھي کبھي کبھي انہي کو اپناتے ہيں، ہم سے يہ کہتے ہيں کہ جناب آئيے اور زندگي کے اس ترازو کي چيزوں (مياں اور بيوي کے کردار) کو ايک دوسرے سے تبديل کر ديتے ہيں۔ اگر ہم يہ کام انجام ديں تو کيا ہو گا؟ آپ کا يہ عمل خطائے محض اور گلستان حيات کي زيبائي اور خوبصورتي کو خراب کرنے کے علاوہ کچھ اور نہيں ہو گا۔ آپ، مياں بيوي کے اپنے اپنے مقام پر رہنے سے حاصل ہونے والے فوائد کا راستہ روک کر گھر کے تصوراتي ماحول سے بے اعتنائي برت رہے ہيں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ، مياں بيوي کو ايک دوسرے کي نسبت شک و ترديد اور دو دلي ميں مبتلا کر رہے ہيں اور يوں آپ اس محبت اور عشق کو جو اس مشترکہ زندگي کا اصل سرمايہ ہے، کھو بيٹھيں گے۔

١ سورہ نسا آيت ٣٤ ۔ الرَّجَالُ قَوَّ امُوْنَ عَلَي النِّسَآئِ ''مرد عورتوں کے حاکم و نگراں ہيں''۔ ترجمہ : علامہ ذيشان حيدر جوادي٢

٢ امير المومنين ؑ کي مشہور حديث کي طرف اشارہ ہے۔ اَلْمَرْاَةُ رَيْحَانَة وَلَيْسَتْ بِقَهْرِ مَانَة ''عورت پھول ہے نہ کہ کوئي پہلوان'' ۔ (بحار الانوار، جلد ١٠٠، صفحہ ٢٥٣)

کبھي ايسا بھي ہوتا ہے کہ مرد گھر ميں عورت کي مانند کام کرتا ہے۔ يہاں عورت حاکم ِمطلق ہوتي ہے اور مرد کو دستور ديتي ہے کہ فلا ں کام انجام دو اور فلاں کام کرو۔ مرد بھي دست بستہ جورو کا غلام بن جاتا ہے۔ لہٰذا ايسا مرد ہرگز اپني بيوي کي تکيہ گاہ نہيں بن سکتا درحالانکہ بيوي ايک مضبوط پناہ گاہ کو پسند کرتي ہے۔

کبھي يہ بھي ہوتا ہے کہ مرد کي طرف سے کچھ چيزيں عورت پر زبردستي تھونپي جاتي ہيں۔ فرض کريں کہ گھر کي تمام خريداري، کام کاج، ديگر تمام مسائل کو نمٹانا اور تمام تقاضہ مند افراد کو جواب دينا عورت کي ذمہ داري ہے، آخر کيوں؟ کيونکہ شوہر يہ کہتا ہے کہ ميں نوکري کرتا ہوں، تھک جاتا ہوں اور ميرے پاس وقت نہيں ہے۔ گويا وہ وقت نہ ہونے کے ڈنڈے سے گھر کو چلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ميں باہر کام کے لئے جاوں گا اور گھر کے سارے کام بيوي انجام دے گي۔ يعني تمام خشک، غير دلچسپ اور بھاري بھرکم کام عورت کے لئے ! البتہ ممکن ہے کہ مرد اس طرح چند روز کے لئے عورت کو سر گرم رکھے ليکن حقيقت ميں يہ کام اس کي طبيعت و مزاج سے ميل نہيں کھاتے۔

بيوي پھول ہے نہ کہ آپ کي نوکراني اور ملازمہ

روايت ميں آيا ہے کہ ''المرآۃ ريحانۃ'' (عورت پھول ہے)۔ اب آپ خود ملاحظہ کيجئے کہ اگر کوئي مرد کسي نرم و نازک پھول سے غير انساني سلوک روا رکھے، اس سے بے اعتنائي برتے اور بيوي کے پھول ہونے کي قدر نہ کرے تو يہ مرد کتنا ظالم اور بُرا ہے؟ ! مردوں کي اپني بيويوں سے ان کي طاقت و توانائي سے زيادہ بڑھي ہوئي بے جا توقعات، اپني مرضي اور باتوں کو ان پر ٹھونسنا اور ان پر اپنا تسلط اور برتري جتانا يہ سب کتنا بُرا ہے؟ !

حديث ميں وارد ہوا ہے کہ اَلْمَرْاةُرَيْحَانَة وَلَيْسَتْ بِقَهْرِ مَانَةٍ(عورت پھول ہے، غلام و نوکر نہيں)۔ قہرمان يعني زندگي کے کام کاج کرنے والي لونڈي اور نوکراني۔ يہ عورت آپ کي ملازمہ نہيں ہے کہ (جسے آپ چند ہزار روپے کے مہر دے کر اپني ملازمہ بنا ليں ! اور) اپني زندگي کے کام اور ذمہ داريوں کو اس کے نرم و نازک دوش پر رکھ ديں اور بعد ميں اس سے باز پرس بھي کريں، نہيں ! عورت آپ کے ہاتھ ميں ايک پھول ہے حتيٰ اگر يہ کوئي مفکر اور سياستدان ہي کيوں نہ ہو ليکن خانداني زندگي ميں وہ ايک پھول ہي تصور کي جائے گي۔

مرد کو ملازمت کرني چاہيے

سورہ نسا کي آيت ٣٤ ميں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ ''الرَّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي النِّسَائِ''مرد ،خواتين کے نگراں اور گھر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے سرپرست ہيں اور تمام خانداني امور ان کے ہاتھ ميں ہيں۔ لہٰذا مرد کو چاہيے کہ وہ ملازمت کرے اور گھر کي معيشت اسي کے ذمے ہے۔ بيوي کتني ہي ثروت و دولت کي مالک کيوں نہ ہو ليکن گھر کي کفالت اس کي ذمے داري نہيں ہے۔

نہ مرد کي مطلق العنان حکومت، نہ جورو کي غلامي

يہ کہنا بھي درست نہيں ہے کہ بيوي ہر جگہ شوہر کي تابع ہو اور اس کے فرمان کي تعميل کرے، ہرگز نہيں! نہ اسلام ميں ايسي کوئي چيز ہے اور نہ ہي شريعت نے اسے بيان کيا ہے۔ ''الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي النِّسَائِ''کا معنيٰ يہ نہيں ہے کہ بيوي تمام امور ميں اپنے شوہر کي تابع ہو، نہيں ! يا بعض يورپ نہ ديکھنے والے افراد کي مانند کہ جو يورپ کي اندھي تقليد بھي کرتے ہيں اور خود ان سے بدتر بھي ہيں، ہم يہ کہيں کہ عورت کو ہي تمام کاموں کا حاکم اور مسؤل (جوابدہ) ہونا چاہيے اور مرد اس کا تابع اور خدمت گزار ہو، نہيں، يہ روش بھي غلط ہے، نہ مرد کي مطلق العنان حکومت نہ جورو کي غلامي ! آپ دو دوست اور زندگي کے کاموں ميں شريک اور ايک دوسرے کي مدد و اعانت کرنے والے ہيں۔ ايک جگہ مرد اپني انا کے پہاڑ کو توڑے تو ايک جگہ بيوي ہمہ تن گوش ہو۔ ايک جگہ مرد کي خواہش اور اس کے طريقے کے مطابق کام انجام ديا جائے تو دوسري جانب بيوي کے مشورے سے کسي مشکل کا حل ڈھونڈا جائے تا کہ آپ دونوں مل کر زندگي گزار سکيں۔

مرد و عورت کا فطري تفاوت

خداوند عالم نے عورت کو صنف نازک اور لطيف و ظريف خلق کيا ہے۔ بعض انگلياں دوسري انگليوں سے بڑي اور موٹي ہوتي ہيں اور زمين سے ايک پتھر کو نکالنے ميں بخوبي ان سے مدد لي جا سکتي ہے۔ ليکن اگر ان سے ہيرے کے ايک چھوٹے سے ذرّے کو اٹھايا جائے تو معلوم نہيں کہ وہ اُسے اٹھاپائيں گي يا نہيں؟ ليکن بعض انگلياں نازک اورظريف ہوتي ہيں وہ نسبتاً بڑے پتھر کو نہيں اٹھا سکتيں ليکن سونے يا جواہرات کے چھوٹے ذرّوں کو زمين سے اٹھا کر جمع کر سکتي ہيں۔ مرد اور عورت بھي بالکل ايسے ہي ہيں، ہر ايک کي اپني اپني ذمہ داري ہے۔ يہ نہيں کہا جا سکتا ہے کہ کسي ايک کي ذمہ داري دوسرے سے زيادہ سنگين ہے بلکہ دونوں کي ذمہ داري سنگين، ذي قيمت اور اپنے اپنے مقام پر لازمي ہے۔
عورت کي روح چونکہ لطيف اور نرم و نازک احساسات کي حامل ہے اس لئے اسے زيادہ آرام و سکون کي ضرورت ہوتي ہے۔ وہ راحت و آسائش اور ايک مطمئن تکيہ گاہ اور مضبوط جائے پناہ کي طالب ہے۔ يہ تکيہ گاہ کون ہے؟ وہ اس کا شوہر ہے۔ خداوند عالم نے ان لوگوں کو ايک دوسرے کے لئے خلق کيا ہے۔

دو مختلف نگاہيں مگر دونوں خوبصورت

فطري طور پر مرد کے بارے ميں عورت کي سوچ، مرد کي عورت کے بارے ميں فکر و خيال سے مختلف ہوتي ہے اور اسے ايک دوسرے سے مختلف بھي ہونا چاہيے اور اس ميں کوئي عيب و مضائقہ نہيں ہے۔ مرد، عورت کو ايک خوبصورت، ظريف و لطيف اور نازک و حساس وجود اور ايک آئيڈيل کي حيثيت سے ديکھتا ہے اور اسلام بھي اسي بات کي تائيد کرتا ہے : ''اَلْمَرْاَۃُ رَيْحَانَۃ ''۔ يعني عورت ايک نرم و نازک اور حسين پھول ہے، يہ ہے اسلام کي نظر۔ عورت ايک نرم و لطيف اور ملائم طبيعت کي مالک موجود کا نام ہے جو زيبائي اور لطافت کا مظہر ہے۔ مرد، عورت کو ايسي نگاہوں سے ديکھتا ہے اور اپني محبت کو اس قالب ميں مجسم کرتا ہے۔ اِسي طرح مرد بھي عورت کي نگاہوں ميں اس کے اعتماد اور بھروسے کا مظہر اور اس کي مضبوط تکيہ گاہ ہے اور وہ اپني محبت اور دلي جذبات و احساسات کو ايسے مردانہ قالب ميں سموتي اور ڈھالتي ہے۔
زندگي کي اس مشترکہ دوڑ دھوپ ميں مرد و عورت کے يہ ايک دوسرے سے مختلف دو کردار ہيں اور دونوں اپني اپني جگہ صحيح اور لازمي ہيں۔ عورت جب اپنے شوہر کو ديکھتي ہے تو اپني چشمِ محبت و عشق سے اس کے وجود کو ايک مستحکم تکيہ گاہ کي حيثيت سے ديکھتي ہے کہ جو اپني جسماني اور فکري صلاحيتوں اور قوت کو زندگي کي گاڑي کو آگے بڑھانے اور اس کي ترقي ميں استعمال کرتا ہے۔ مرد بھي اپني بيوي کو انس و الفت کے مظہر، ايثار و فدا کاري کي جيتي جاگتي اور زندہ مثال اور آرام و سکون کے مخزن کي حيثيت سے ديکھتا ہے کہ جو شوہر کو آرام و سکون دے سکتي ہے۔ اگر مرد زندگي کے ظاہري مسائل ميں عورت کي تکيہ گاہ اور اس کے اعتماد و بھروسے کا مرکز ہے تو بيوي بھي اپني جگہ روحاني سکون اور معنوي امور کي وادي کي وہ باد نسيم ہے کہ جس کا احساس انسان کي تمام تھکاوٹ و خستگي کو دور کر ديتا ہے۔ گويا وہ انس و محبت، چاہت و رغبت، پيار و الفت اور ايثار و فداکاري کا موجيں مارتا ہوا بحر بيکراں ہے۔ يقينا شوہر، محبت، سچے عشق اور پيار سے سرشار ايسي فضا ميں اپنے تمام غم و اندوہ، ذہني پريشانيوں اور نفسياتي

الجھنوں كے بار سنگين كو اتار كر اپني روح كو لطيف و سُبک بنا سكتا ہے۔ يہ ہيں مياں بيوي كي روحي اور باطني قدرت و توانائي۔

حقيقي اور خيالي حق

كسي بھي قسم كے ''حق'' كا ايک فطري اور طبيعي منشا و سبب ہوتا ہے۔ حقيقي اور واقعي حق وہ ہے جو فطري سبب سے جنم لے۔ يہ حقوق جو بعض محفلوں ١ ميں ذكر كئے جاتے ہيں، صرف توہمات اور خيالات كا پلندا ہيں۔

مرد و عورت كے لئے بيان كئے جانے والے حقوق كو ان كي فطري تخليق، طبيعت و مزاج اور ان كي طبيعي ساخت كے بالكل عين مطابق ہونا چاہيے۔

آج كي دنيا كے فيمنسٹ يا حقوق نسواں كے ادارے كہ جو ہر قسم كے اہلِ مغرب، حقوقِ نسواں كے نام پر كتنا شور و غوغا اور جنجال برپا كرتے ہيں اور ان كي پريشاني كا سبب بھي يہي چيز ہے۔ كہتے ہيں كہ صرف ہم ہيں جو مقام زن كا پاس ركھتے ہيں۔ بہت خوب جناب ! يہ لوگ مقامِ زن كا اپني رسمي محافل، ميٹنگوں، خريد و فروخت كے مراكز اور سڑكوں پر خيال ركھتے ہيں اور وہ بھي اس سے صرف لذّت حاصل كرنے كے لئے ! ليكن كيا گھر ميں شوہر اپني بيوي كے ساتھ ايسا ہي ہے كہ جيسا باہر ہے؟ وہاں خواتين كو دي جانے والي اذيت و آزار، مردوں كے ہاتھوں خواتين كي مار پيٹ، گھر كي چار ديواري ميں اُس كا بُرا حال اور زُور و زبردستي كي حكمراني وغيرہ كتني زيادہ ہے؟ !

١ اشارہ ہے حقوق نسواں، انساني حقوق كے كميشن اور ان كے ذيلي اداروں كے بے بنياد فرضيوں اور ايجنڈوں كي جانب جو از خود مرد و عورت كے حقوق اختراع كرتے پھرتے ہيں۔ (مترجم)

شوہر، بيوي كي ضرورتوں كو درک كرے

شوہر كي ذمے داري يہ ہے كہ وہ بيوي كي ضرورتوں اور حاجتوں كو درک كرے، اس كے احساسات اور جذبات كو سمجھے، اس كے حال سے ايک لمحے كے لئے بھي غافل نہ ہو اور گھر ميں خود كو تمام اختيارات كا مالک اور مطلق العنان حاكم تصور نہ كرے۔ مياں بيوي زندگي كي گاڑي كے دو پہيے،ايک دوسرے كے معاون و مدد گار اور دو دوست ہيں اور (زندگي كے ميدان ميں اپنا كردار بھرپور انداز سے ادا كرنے كے لئے) ان ميں سے ہر ايک كي اپني خاص فكري اور باطني وسعت اور دائرہ كار ہے۔

شوہر كي ذمے داري ہے كہ وہ اپني بيوي كي زندگي كے تمام امور ميں اس كي مدد كرے تا كہ وہ اپنے متعلق معاشرے ميں موجود تمام پسماندگي، دقيانوسي خيالات اور خاص طرز فكر كا ازالہ كر سكے۔ البتہ اس پسماندگي سے مراد وہ چيزيں نہيں ہيں كہ جو آج مغرب اور بيگانوں كي تقليد كي وجہ سے ہمارے معاشرے ميں آ دھري ہيں۔ بلكہ ان دقيانوسي خيالات سے مراد خواتين كے مفيد وجود كے فوائد كي معرفت، ان كے تعليم حاصل كرنے جيسے اہم امر اور خواتين ميں نئے افكار، ترقي اور غور و فكر جيسي صفات كي پرورش سے متعلق معاشرے كي چھوٹي ذہنيت اور كم ظرفي ہے۔ لہٰذا مرد ان تمام شعبوں ميں اپني شريک حيات كي جتني بھي مدد كرے كم ہے۔ اگر عورت چاہتي ہے كہ كوئي كام انجام دے اور وہ اپني خانداني زندگي كے دائرہ كار اور اس كي حالت كو پيش نظر ركھتے ہوئے اجتماعي كاموں ميں حصہ لينے كي خواہشمند ہے تو مرد كو چاہيے كہ اس كي راہ ميں مانع نہ ہو۔

مرد كي خام خيالي اور غلط رويّہ

مرد ہر گز يہ خيال نہ كرے كہ چونكہ وہ صبح سے شام تک نوكري كے لئے باہر رہتاہے، اپنا مغز كھپاتا اور تھوڑي بہت جو رقم گھر لاتا ہے تو وہ بيوي سميت اس كي تمام چيزوں حتيٰ اس كے جذبات، احساسات اور خيالات كا بھي مالک بن گيا ہے، نہيں ! وہ جو كچھ گھر لے كر آتا ہے وہ گھر كے اجتماعي حصے اور ذمے داريوں كي نسبت آدھا ہوتا ہے۔ جب كہ دوسرا آدھا حصہ اور ذمہ داري بيوي سے متعلق ہے۔ بيوي كے اختيارات، اس كي سليقہ شعاري اور گھريلو انتظام سنبھالنا، اس كي رائے، نظر، مشورہ اور اس كي باطني ضرورتوں كا خيال ركھنا شوہر ہي كے ذمے ہے۔ ايسا نہ ہو كہ مرد چونكہ اپني غير ازدواجي زندگي ميں رات كو دير سے گھر آتا تھا لہٰذا اب شادي كرنے كے بعد بھي ايسا ہي كرے، نہيں ! اسے چاہيے كہ وہ اپني زوجہ كے روحي، جسمي اور نفسياتي پہلوؤں كا خيال ركھے۔

قديم زمانے ميں بہت سے مرد خود كو اپني بيويوں كا مالک سمجھتے تھے، نہيں جناب يہ بات ہرگز درست نہيں ہے ! گھر ميں جس طرح آپ صاحبِ حق و اختيار ہيں اسي طرح آپ كي شريكہ حيات بھي اپنے حق اور اختيار كو لينے اور اسے اپني مرضي كے مطابق استعمال كرنے كي مجاز ہے۔ ايسا نہ ہو كہ آپ اپني زوجہ پر اپني بات ٹھونسيں اور زور زبردستي اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے اپني بات منوا ليں۔ چونکہ عورت، مرد کي بہ نسبت جسماني لحاظ سے کمزور ہے لہٰذا کچھ لوگ يہ خيال کرتے ہيں کہ عورت کو دبانا چاہيے، اُس سے چيخ کر اور بھاري بھرکم لہجے ميں بات کريں، ان سے لڑيں اور ان کي مرضي اور اختيار کا گلا گھونٹتے ہوئے اپني بات کو ان پر مسلط کر ديں۔

عقلمند بيوي اپنے شوہر کي معاون و مدد گار ہے

بيوي کو بھي چاہيے کہ وہ اپنے شوہر کي ضرورتوں، اندرون اور بيرون خانہ اس کي فعاليت اور اس کي جسماني اور فکري حالت کو درک کرے۔ ايسا نہ ہو کہ بيوي کے کسي فعل سے مرد اپنے اوپر روحي اور اخلاقي دباو محسوس کرے۔ شريکہ حيات کو چاہيے کہ وہ کوئي ايسا کام انجام نہ دے کہ جس سے اس کا شوہر امور زندگي سے مکمل طور پر نا اميد اور مايوس ہو جائے اور خدا نخواستہ غلط راستوں اور ناموس کو زک پہنچانے والي راہوں پر قدم اٹھا لے۔ زندگي کے ہر کام اور ہر موڑ پر ساتھ دينے والي شريکہ حيات کو چاہيے کہ وہ اپنے شوہر کو زندگي کے مختلف شعبوں ميں استقامت اور ثابت قدمي کے لئے شوق و رغبت دلائے اور اگر اس کي نوکري اس طرح کي ہے کہ وہ اپنے گھر کو چلانے ميں اپنا صحيح اور مناسب کردار ادا نہيں کر پا رہا ہے تو اس پر احسان نہ جتائے اور اسے طعنے نہ دے۔ گھر کا مرد اگر علمي، جہادي (سيکورٹي اور حفاظت وغيرہ) اور معاشرے کے تعميري کاموں ميں مصروف ہے خواہ وہ نوکري کے لئے ہو يا عمومي کام کے لئے، تو بيوي کو چاہيے کہ وہ گھر کے ماحول کو اس کے لئے مساعد اور ہموار بنائے تا کہ وہ شوق و رغبت سے کام پر جائے اور خوش خوش گھر لوٹے۔ تمام مرد حضرات اس بات کو پسند کرتے ہيں کہ جب وہ گھر ميں قدم رکھيں تو گھر کا آرام دہ، پر سکون اور پر امن ماحول انہيں خوش آمديد کہے اور وہ اپنے گھر ميں اطمينان اور سکھ کا سانس ليں۔ يہ ہيں زوجہ کے فرائض۔

بيوي کے فرائض

بيوي کي خاص يہ ذمہ دارياں ہيں کہ اسے چاہيے کہ وہ اپنے وظائف اور ذمہ داريوں کي تشخيص کے لئے عقلمندي سے کام لے۔ عورتيں يہ بات اچھي طرح سے ذہن نشين کر ليں کہ اگر ايک عورت عقل اور ہوش سے کام لے تو گھر کو چلانے ميں وہ مرد کي بھي بہترين مدد گار ثابت ہو گي اور مرد کي بہتر طور پر راہنمائي بھي کر سکے گي۔ صحيح ہے کہ مرد، عورت کي بہ نسبت بڑي جسامت اور قوي ہيکل کا مالک ہوتا ہے ليکن خداوند عالم نے عورت کے مزاج اور طبيعت کو اس طرح خلق کيا ہے کہ اگر مرد و عورت فطري طور پر صحيح و سالم ہوں اور بيوي عاقل ہو تو يہ بيوي ہي ہے کہ جو شوہر کے دل ميں گھر کر لے گي۔ ليکن يہ بات بھي قابلِ توجہ ہے کہ چالاکي، شاطرانہ چالوں، اپنا حکم چلانے اور زبردستي اپني بات منوانے سے يہ مقام حاصل نہيں کيا جا سکتا ہے! بيوي اپنے نرم و ملائم لہجے اور خندہ پيشاني سے شوہر کا استقبال کرنے، مسکراتے ہونٹوں، خوشحال چہرے اور شوہر کے مزاج کو تھوڑا بہت تحمل و برداشت کرنے سے اپنے شوہر کا دل جيت لے گي۔ البتہ لازمي نہيں کہ وہ اپنے شوہر کو بہت زيادہ تحمل کرے (کيونکہ مرد کو بھي يہ حق حاصل نہيں ہے کہ وہ ہر بات ميں زور و زبردستي کرے) کيونکہ خداوند عالم نے يہ تھوڑا بہت تحمل و برداشت اور لچک عورت کي طبيعت ميں رکھي ہے۔ بيوي کو چاہيے کہ وہ اپنے شوہر سے اس طرح کا سلوک رکھے۔

بعض خواتين اپنے شوہروں سے سخت لہجے اور گرم مزاجي سے پيش آتي ہيں۔ مثلاً، ''آپ کو يہ چيز ميرے لئے ہر صورت ميں خريدني ہے!''، ''ميرے لئے سونے کي اتني چوڑياں بنوائيں کيونکہ ميري دوست کے شوہر نے اسے اتنے ہزار کي چوڑياں بنوا کر دي ہيں''، ''اگر آپ مجھے سونے کي چوڑياں نہيں بنوائيں گے تو ميرا سر اُس کے سامنے نيچے ہو جائے گا''۔ بعض خواتين اس قسم کي باتوں سے اپنے شوہروں کو ذہني اذيت ديتي اور اُنہيں پريشاني ميں مبتلا کرتي ہيں۔ يہ سب طور طريقے صحيح نہيں ہيں۔

طُلوعِ عشق

کامياب ازدواجي زندگي کے سنہرے اصول

پہلا مرحلہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہشت بريں تک ہمسفر

دريچہ

عليٴ و فاطمہٴ کي مشترکہ ازدواجي زندگي کے ابھي چند ہي روز گزرے تھے۔
پيغمبر اکرم ۰ نے حضرت عليٴ سے ان کي ہمسفر و زوجہ کے بارے ميں ان کي نظر معلوم کي :
اے عليٴ تم نے فاطمہٴ کو کيسا شريکہ حيات پايا ؟
حضرت عليٴ نے ايک جملے سے
جو اپني شريکہ حيات کي بھرپور قدر داني اور شکريے کي عکاسي کر رہا تھا،
اپني زوجہ کے عشقِ جاوِيد کے بارے ميں اپني نظر کا اظہار فرمايا :
''نِعْمَ الْعَوْنُ علي طَاعَۃِ اللّٰہِ'' ۱
''يا رسول اللہ۰ وہ اطاعتِ خدا کي انجام دہي ميں بہترين مدد گار اور معاون ہيں''۔
اس طرح عالم ہستي کا بہترين داماد اپنے عشق خدا کے اسرار سے يوں پردہ ہٹاتا ہے اور اپني مشترکہ ازدواجي زندگي کي راہِ سعادت کو تمام دولہا دلہنوں کو دکھاتا ہے۔
يعني اے علوي دولہا اور فاطمي دلہنوں !
صرف خدا اور اس کي اطاعت کي انجام دہي کے لئے ايک دوسرے کے ہاتھوں کو تھام لو
اور خدائے مہربان کي بہشت بريں تک ايک دوسرے کے ہمسفر بنو۔
وقت کي گھڑي کي سوئياں بہت تيزي سے گزر رہي ہيں
اور دنيا سب کے لئے يکساں طور پر سرعت سے اپنے انجام کي جانب قدم بڑھا رہي ہے۔
شادي کي اس تقريب کو غور سے ديکھيں۔ آپ کے والدين گزشتہ کل کے دولہا دلہن ہيں
۱ بحار الانوار، جلد ۴۳، صفحہ ۱۱۷
کہ جس کو بہت زيادہ عرصہ نہيں گزرا ہے۔ اس طرح آپ بھي آنے والے کل کے والدين ہيں
کہ جو اپنے بچوں کي شادي کي تقريب ميں شرکت کريں گے۔
يہ ہے زندگي کے آسمان سے فرصت کے بادلوں کا تيزي سے گزرنا۔
وہ چيز جو آپ کي زندگي اور آپ کي ازدواجي دنيا کو
محبتِ الٰہي کے خورشيد کے پَرتَو ميں زندگي جاويد سے متصل کر ديتي ہے
وہ صرف ''تقويٰ''اور ''اطاعتِ خدا'' ہے۔
ايک دوسرے کے ايمان کي تکميل و تقويت ميں ايک دوسرے کي مدد کيجئے
اور ايک دوسرے کے ہاتھ سے ''ذکر'' کے جام کو نوش کريں۔
آپ کي کوشش ہوني چاہيے
کہ شيطاني حملوں کے مقابلے ميں ايک دوسرے کي مضبوط سپر بنيں
اور ديني احکام و فرائض کي بجا آوري ميں
ايک دوسرے کي اعانت کريں اور رغبت دلائيں۔
آپ ضرور دريافت کريں گے کہ کيسے؟
تو ہم يہي کہيں گے
کہ اُس سے سوال کريں
کہ جو راستے کے نشيب و فراز سے واقف بھي ہو
اور اسرارِ عشق کي باريکيوں سے بھي۔
''اُس'' سے پوچھيں کہ جس کا پُرنور چہرہ
ياد خدا کو ہمارے قلوب ميں مجسم بنا ديتا ہے !

خوش بختي کا مفہوم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خوش بختي عبارت ہے آرام و سکون، سعادت اور امن کے احساس سے۔ بڑے بڑے فنکشن اور اسراف و فضول خرچي کسي کو خوش بخت نہيں بناتي۔ اسي طرح مہر کي بڑي بڑي رقميں اور جہيز کي بھرماربھي انساني سعادت و خوش بختي ميں کسي بھي قسم کا کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔ يہ صرف شريعت کي ہي پابندي ہے کہ جو انسان کو خوش بختي اور سعادت سے ہمکنار کرتي ہے ۔

ايک دوسرے کو جنتي بنائيے

شادي اور شريکہ حيات کا انتخاب کبھي انساني قسمت ميں بہت موثر ہوتا ہے۔ بہت سي ايسي بيوياں ہيں جو اپنے شوہروں کو اور بہت سے مرد اپني بيويوں کو جنتي بناتے ہيں۔ اس کے برعکس بھي ہوتا ہے۔ اگر مياں بيوي گھر کے اس مرکز کي قدر کريں اور اس کي اہميت کے قائل ہوں تو ان کي زندگي پر امن اور پر سکون زندگي ہو جائے گي اور اچھي شادي کے سائے ميں انساني کمال کا حصول مياں بيوي کے لئے ممکن ہو جائے گا۔

کبھي ايسا بھي ہوتا ہے کہ مرد زندگي ميں ايسے دوراہے پر پہنچتا ہے کہ جس ميں ايک راہ کا انتخاب اس کے لئے ضروري ہوتا ہے۔ يا دنيا يا صحيح راہ اور امانت داري و صداقت ميں سے کسي ايک کو منتخب کرے۔ يہاں اس کي بيوي اہم کردار ادا کرتي ہے کہ اسے پہلے يا دوسرے راستے کي طرف کھينچ کر لے جائے۔ صورتحال اس کے برعکس بھي ہوتي ہے کہ شوہر حضرات بھي اپني شريکہ حيات کے لئے موثر ثابت ہو سکتے ہيں۔ آپ سعي کيجئے کہ آپ دونوں اچھي راہ کے انتخاب ميں ايک دوسري کي مدد کريں۔

آپ کوشش کريں کہ دين داري، خدا اور اسلام کي راہ ميں قدم اٹھانے ، راہِ حقيقت، امانت اور صداقت ميں اپنا سفر جاري رکھنے کے لئے ايک دوسرے کي مدد کريں اور انحراف اور لغزش سے ايک دوسرے کي حفاظت کريں۔

اسلامي انقلاب کي کاميابي سے قبل اور اس کے بعد ابتدائي سخت سالوں اور جنگ کے مشکل زمانے ميں بہت سي خواتين نے اپنے صبر اور تعاون سے اپنے شوہروں کو جنتي بنايا۔ مرد مختلف قسم کے محاذوں پر گئے اور انہوں نے گونا گوں قسم کي مشکلات اور خطرات کو مول ليا، يہ خواتين گھروں ميں تنہا رہ گئيں اور انہوں نے تن تنہا مشکلات کا مقابلہ کيا ليکن زبان پر کسي بھي قسم کا شکوہ نہيں لائيں اور يوں انہوں نے اپنے شوہروں کو بہشت بريں کا مسافر بنايا۔ جب کہ وہ ايسا بھي کر سکتي تھيں کہ ان کے شوہر ميدان جنگ جانے اور جنگ کرنے سے پشيمان ہو جاتے مگر انہوں نے ايسا نہيں کيا اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہيں چھوڑا۔ بہت سے ايسے شوہر تھے کہ جنہوں نے اپني بيويوں کو جنت کا راہي بنايا۔ ان کي ہدايت، تعاون، دستگيري اور مدد سے يہ خواتين اس قابل ہوئيں کہ خدا کي راہ ميں حرکت کر سکيں۔

صورتحال اس کے برعکس بھي ہے۔ بہت سي خواتين اور مرد ايسے تھے کہ جنہوں نے ايک دوسرے کو جہنمي بنايا۔ آپ کو چاہيے کہ ايک دوسرے کي مدد کريں اور ايک دوسرے کو جنتي اور سعادت مند بنائيں۔ آپ کو کوشش ہوني چاہيے کہ تحصيلِ علم، کمال کے حصول، پرہيز گاري، تقويٰ اور سادہ زندگي گذارنے ميں ايک دوسرے کي مدد کريں۔

ايک دوسرے کو خوش بخت کيجئے

بہت سي بيوياں اپنے شوہروں کو جنتي اور بہت سے مرد اپني بيويوں کو حقيقتاً سعادت مند بناتے ہيں، جبکہ اس کے بر خلاف بھي صورت حال تصور کي جا سکتي ہے۔ ممکن ہے کہ مرد اچھے ہوں ليکن ان کي بيوياں انہيں اہل جہنم بنا ديں يا بيوياں اچھي اور نيک ہوں مگر ان کے شوہر انہيں راہ راست سے ہٹا ديں۔ اگر مياں بيوي دونوں ان مسائل کي طرف توجہ رکھيں تو اچھي باتوں کي تاکيد، بہترين انداز ميں ايک دوسرے کي اعانت و مدد سے اور گھر کي فضا ميں ديني اور اخلاقي احکامات و تعليمات کو زباني بيان کرنے سے زيادہ اگر عملي طور پر ايک دوسرے کے سامنے پيش کريں اور ہاتھ ميں ہاتھ ديں تو اس وقت ان کي زندگي کامل اور حقيقتاً خوش بخت ہو گي۔

ايک مرد اپني ہمدردانہ نصيحتوں، رہنمائي، وقت پر تذکر دينے اور اپني بيوي کي زيادہ روي، زيادتي اور اس کے بعض انحرافات کا راستہ روک کر اسے اہل جنت بنا سکتا ہے۔ البتہ اس کے بر عکس بھي اس کي زيادتي، ہوس، بے جا توقعات اور غلط روشوں کي اصلاح نہ کرتے ہوئے اسے جہنمي بھي بنا سکتا ہے۔

حق بات اور صبر کي تلقين

مياں بيوي کے دلوں کے ايک ہونے اور ايک دوسرے کي مدد کرنے کا معنيٰ يہ ہے کہ آپ راہ خدا ميں ايک دوسرے کي مدد کريں۔ ''تَواصَوْا بِالحَقِّ وَتَوَاصَوْ بِالصَّبْرِ'' (حق بات اور صبر) کي تلقين کريں۔

اگر بيوي ديکھے کہ اس کا شوہر انحراف کا شکار ہو رہا ہے، ايک غير شرعي کام انجام دے رہا ہے يا رزق حرام کي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرف قدم بڑھا رہا ہے اور غير مناسب دوستوں کے ساتھ اٹھنے بيٹھنے لگا ہے تو سب سے پہلے جو اُسے ان تمام خطرات سے محفوظ رکھ سکتا ہے وہ اس کي بيوي ہے۔ يا اگر مرداپني بيوي ميں اسي قسم کي دوسري برائيوں کا مشاہدہ کرے تو اسے بچانے والوں ميں سب سے پہلے اس کا شوہر ہو گا۔ البتہ ايک دوسرے کو برائيوں سے بچانا اور خطرات سے محفوظ رکھنا محبت، ميٹھي زبان، عقل و منطق کے اصولوں کے مطابق حکيمانہ اور مدبّرانہ رويے کے ذريعے سے ہو نہ کہ بد اخلاقي اور غصے وغيرہ کے ذريعے سے۔ يعني دونوں کي ذمے داري ہے کہ وہ ايک دوسرے کي حفاظت کريں تا کہ وہ راہ خدا ميں ثابت قدم رہيں۔

ايک دوسرے کا ساتھ ديں اور مدد کريں خصوصاً ديني امور ميں۔ اگر آپ يہ ديکھيں کہ آپ کا شوہر يا بيوي نماز کي چور ہے ، نماز کو کم اہميت ديتي ہے، سچ بولنے يا نہ بولنے ميں اسے کوئي فرق نہيں پڑتا، شوہر لوگوں کے مال ميں بے توجہي سے کام ليتا ہے اور اپنے کام سے غير سنجيدہ ہے تو يہ آپ کا کام ہے کہ اسے خواب غفلت سے بيدار کريں، اسے بتائيے، سمجھائيے اور اس کي مدد کريں تا کہ وہ اپني اصلاح کرے۔

اگر آپ يہ ديکھيں کہ وہ محرم و نا محرم، پاک و نجس اور حلال و حرام کي پرواہ نہيں کرتا اور ان سے بے اعتنائي برتتا ہے تو آپ اسے متوجہ کريں، اسے آگاہي ديں اور اس کي مدد کريں تا کہ وہ بہتر اور اچھا ہو جائے۔ يا وہ جھوٹ بولنے اور غيبت کرنے والا ہو تو آپ کي ذمہ داري ہے کہ اسے سمجھائيے نہ کہ اس سے لڑيں جھگڑيں، نہ کہ اپنے گھر کي فضا خراب کريں اور نہ اس شخص کي مانند جو الگ بيٹھ کر صرف زباني تنقيد کے نشتر چلاتا ہے۔

ايک تيماردار کي مانند، نہ کہ ايک چوکيدار کي طرح

مياں بيوي کو چاہيے کہ ايک دوسرے کي صحيح راستے اور صراط مستقيم پر چلنے کے لئے مدد کريں۔ اگر وہ يہ ديکھيں کہ اس کا شوہر يا بيوي کوئي نيک عمل اور کار خير انجام دينا چاہتا ہے تو اسے چاہيے کہ اس کي ہمت بندھائے، اسے شوق اور رغبت دلائے اور اس کے بر عکس اگر وہ يہ ديکھيں کہ سامنے والا خدا نخواستہ کسي خطا کا ارتکاب کر رہا ہے تو اس کي پوري کوشش ہوني چاہيے کہ وہ اس کي اصلاح کرے۔ آپ دونوں راہ خدا ميں ايک دوسرے کي مدد کريں۔

دونوں کے کاموں کي بنياد ايک دوسرے کي اصلاح ہوني چاہيے، ايک چوکيدار کي مانند نہيں کہ جو ہميشہ سر پر ڈنڈا لئے کھڑا رہے، نہيں ! بلکہ ايک وظيفہ شناس تيمار دار اور شفيق والدين کي مانند۔

مياں بيوي کي زندگي ميں خدا کي طرف توجہ اور احکام خدا کي اطاعت کو نقطہ مشترک ہونا چاہيے اور دونوں اس مشترک نقطے کي حفاظت کريں۔ اگر بيوي يہ ديکھے کہ اس کا خاوند ديني مسائل کے بارے ميں لا ابالي ہے تو اپني خاص زنانہ حکمت عملي، عقل مندي، خوش اخلاقي اور نرم و ملائم مزاج کے ذريعے اسے راہ خدا پر لانے کے لئے اپني کوشش کرني چاہيے۔ يا اگر شوہر يہ ديکھے کہ بيوي ديني احکامات سے بے توجہ ہے تو اس کي بھي يہي ذمہ داري ہے کہ وہ بيوي کي مدد کرے اور يہ کام زندگي کے بنيادي کاموں ميں سے ايک ہے۔

اخلاقي حفاظت

اپنے شريک حيات يا زوجہ کي سب سے بڑي خدمت يہ ہے کہ آپ کوشش کريں کہ آپ دونوں ديندار رہيں۔ آپ اپنے شوہر يا بيوي کي حفاظت کيجئے کہ وہ کوئي غير شرعي کام انجام نہ دے۔ اس حفاظت کا مطلب يہ نہيں کہ آپ کھڑے ہو کر چوکيداري کريں اور اسے اپنے تحت نظر رکھيں يا نظر بند کر ديں بلکہ يہ حفاظت، اخلاقي حفاظت ہے، مہرباني والي حفاظت، رحمدلانہ اور تيماردارانہ حفاظت ہے۔

اگر آپ نے سامنے والے ميں کسي غلطي کا مشاہدہ کيا تو آپ اسے نہايت ہوشياري اور ميٹھے و ملائم لہجے ميں دور کرديں۔ آپ دونوں تذکر دينے اور بعض امور کي رعايت کرنے کي وجہ سے ايک دوسرے کي نسبت ذمے دار ہيں۔

اگر بيوي ديکھے کہ اس کا شوہر غلط قسم کے لين دين اور برے دوستوں کے ساتھ معاشرت کرنے لگا ہے يا شوہر ديکھے کہ اس کي بيوي فيشن پرستي اور عيش پرستي ميں گرفتاراور ديني مسائل سے بے توجہي ميں پڑ گئي ہے تو يہ نہ کہے کہ ''وہ جانے اور اس کا کام'' يا ''بھاڑ ميں جائے ميري بلا سے'' ، نہيں ! آپ دونوں کي ايک دوسرے کي نسبت ذمہ دارياں ہيں لہٰذا آپ اپني توانائي اور ہمت کو متمرکز کريں کيونکہ مياں بيوي دونوں ايک دوسرے پر اثرات مرتب کر سکتے ہيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كامياب ازدواجي زندگي كے سنہرے اصول

دوسرا مرحلہ

زندگي كے ظاہري روپ سے مافوق حقيقتيں

دريچہ

خدا وند عالم كي نگاہ ميں گھر كو بسانا
در حقيقت ''مودت '' كے چشمے كے كنارے
پيارو محبت اور اطاعت خدا كي بنيادوں پر گھر كي تعمير كرنا ہے ۔
مودت يعني عميق اور گہرا عشق ،نشاط و طراوت ،
زندگي كے خوبصورت ہنگامے ١ اور يا دگار لمحات۔
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّۃً ورحْمَۃً ٢
''اور اس نے تم ميں مودت اور رحمت كو قرار ديا ۔''
يہ مودت در اصل محبت خدا كا بحر بيكراں ہے ۔
خدائے رحمان و رحيم اور روف و لطيف نے اپنے حكيمانہ ارادے سے
''آسماني عشق '' كي آتش كي ''چنگاري'' كو اس نئے شادي شدہ نوجوان جوڑے ميں ركھا ہے
تاكہ دونوں ايک دوسرے كے وجود
اور ''دل كے آئينے '' ميں خدائے جميل و لطيف كي
''آياتِ لطف و جمال '' ميں سے ايک آيت و نشاني كا مشاہدہ كريں

----

١ زندگي كے خوبصورت ہنگاموں سے مراد زندگي كے پيار بھرے لمحات ہيں كہ جہاں عشق بھي موجزن ہے۔ چھوٹي چھوٹي باتوں پر ايک دوسرے سے نٹ كھٹ، ناراضگي، پيار و محبت كي سرحدوں پر ہلكي پھلكي سرحدي جھڑپيں اور اس كے بعد ايک دوسرے كو منانا۔ جہاں انس و الفت سايہ فگن ہے۔ جہاں ملے جلے جذبات، احساسات، پيار بھرے چھوٹے چھوٹے جھگڑے زندگي كے خوبصورت ہنگاموں كي عكاسي كرتے ہيں۔ جہاں چھوٹے موٹے جھگڑوں كے بعد رضايت و خوشي كي شيريني مياں بيوي كے ايک دوسرے كيلئے پيار و محبت كے احساس كو چند برابر كرديتي ہے۔ (مترجم)
٢ سورہ روم/ ٢١

اور اپنے ''محرم و يار '' كے ہاتھوں محبت الٰہي كا جام پئيں اور كامياب ہو جائيں ۔
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْن١
''بے شک اس ميں صاحبان تفكر كے لئے نشاني ہے''۔
يہ محبت در اصل وہ گرہ ہے جسے خدا وند عالم اپنے دستِ لطف سے ان دو نوجوان دلوں ميں لگاتا ہے
اور يہ وہ بندھن اور رشتہ ہے جو نام خدا سے اور حكم خدا سے ان دونوں كے درميان قائم ہوتا ہے۔
يہ محبت وہ عظيم سرمايہ ہے كہ اگر اس كي حفاظت كي جائے تو يہ زندگي كي حفاظت كرتا ہے ،
اُسے رونق بخشتا،زندگي كي تلخيوں كو شيريں اور سختيوں كو آسان بناتا ہے۔
اگر خدا كي عطا كردہ اس نعمت عظميٰ كي قدرداني اور اس كا شكريہ ادا كيا جائے
تو محبت الٰہي كے'' كيميا '' كا حصول آسان ہو جاتا ہے ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میاں بیوي اپني کُل مگر ذي قیمت جمع پونجي کے ذریعے
اپني تمام آرزووں تک پہنچ سکتے ہیں اور بہشت بریں کا زمین پر تجربہ کر سکتے ہیں۔
مگر ایک شرط ہے ------؟!
وہ یہ کہ اپنے اس رشتے اور بندھن کي قدر کریں
اور اپني پوري ہنر مندي کو بروئے کار لاتے ہوئے اسے تمام خطرات سے محفوظ رکھیں ۔
مگر کس طرح؟
اس مقام پر''راہ محبت ''کے
اس جہاں دیدہ شخص کي راہنما باتیں
نوجوان عاشقوں کے لئے بہترین راہنما ہیں ۔
----

۱ سورہ روم/ ۲۱

زندگي کے ظاہري روپ سے مافوق حقیقتیں

زندگي کے ظاہري روپ سے بڑھ کر انسان کي اُمیدیں و آرزوئیں، عشق اور اُس کے محبت اور جذبات و احساسات انساني حیات میں کلیدي کردار کے حامل ہیں اور ان کاکردار کوئي معمولي نوعیت کا نہیں ہے بلکہ یہ بنیادي کردار ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہي زندگي کي مستحکم اور بلند عمارت کو مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں ۔ان سب کو کیسے منظم کیا جاسکتا ہے ؟ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں میاں بیوي کو چاہیے کہ اپني مشترکہ زندگي میں اپنے کردار کو پہچانیں ۔۔مرد اپني زوجہ کو اور زوجہ اپنے میاں کے لئے محبت آمیز نگاہیں اور پاک و پاکیزہ عشق رکھتي ہو اور انہیں چاہیے کہ اپنے اس عشق کي حفاظت کریں ۔اس لئے کہ یہ عشق ختم ہونے والا ہے دیگر دوسري چیزوں کي مانند ۔بس انہیں چاہیے کہ اس کي حفاظت کریں تاکہ یہ ختم نہ ہو۔

اصل ماجرا، عشق ہي تو ہے
اگر میاں بیوي کي مشترکہ ازدواجي زندگي میں محبت سایہ فگن ہو تو گھر سے باہر اور گھر کے اندر کي تمام سختیاں اور مشکلات بیوي کے لئے آسان ہو جائیں گي۔
شادي میں اصل ماجرا اور لُبِّ لباب عشق و محبت ہي تو ہے اور رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے لڑکے اور لڑکیاں یہ بات اچھي طرح جان لیں۔ چنانچہ یہ محبت جو ایک دوسرے کي نسبت خدا نے آپ کو دي ہے آپ کو چاہیے کہ اس کي حفاظت کریں ۔
یہ انساني رابطہ، باہمي محبت اور ہمدردي پر قائم ہے یعني میاں بیوي کو چاہیے کہ آپس میں محبت کا برتاو کریں تاکہ یہ محبت ان کي مشترکہ ازدواجي زندگي کو آسان بنا دےلیکن اس بات کي طرف بھي توجہ رہے کہ محبت کے عنصر کا مال دولت ،ماڈرن زندگي اور اس قسم کي دوسري چیزوں سے کوئي تعلق نہیں ہے۔
یہ محبت ہي ہے جو گھرانے کو پائیدار بناتي ہے ، محبت درحقیقت خوشحال اور آباد زندگي کا سرمایہ ہے اور سخت سے سخت مراحل بھي محبت کے ذریعے آسان ہو جاتے ہیں ۔اگر انسان محبت و عشق کے ساتھ راہِ خدا میں قدم رکھے تو زندگي کي تمام مشکلات اور سختیاں آسان اور تمام کام سہل ہوجائیں گے۔
دولہا دلہن کو چاہیے کہ آپس میں محبت سے پیش آئیں کیونکہ محبت وہ چیز ہے جو ایک دوسرے کے لئے ان دونوں کي حفاظت کرتي ہے۔ انہیں ایک دوسرے کے پاس محفوظ رکھتي ہے اور انہیں اس بات کي اجاز ت نہیں دیتي کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہوں ۔محبت بہترین 'اکسیر' ہے اور جہاں محبت ہوگي وہاں وفاداري بھي موجود ہو گي اور وہاں بے وفائي، خیانت اور تاریکي کا کوئي وجود نہیں ہوگا ۔جب محبت گھر میں آتي ہے تو وہاں کي فضا انس و الفت سے لبریز ،قابل تحمل اور شیریں و میٹھي ہو جاتي ہے۔

جتنا زیادہ اتنا ہي بہتر
میاں بیوي آپس میں جتني محبت کریں وہ کم ہے ۔وہ مقام کہ جہاں محبت جتني بھي زیادہ ہو اس میں کوئي عیب نہیں ،وہ میاں بیوي کي باہمي محبت ہے ۔یہ جتني بھي زیادہ محبت کریں، اچھا ہے اور خود یہ محبت ایک دوسرے پر اعتماد کي فضا کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قائم کرتي ہے ۔مياں بيوي کي باہمي محبت بھي خدا سے کي جانے والي محبت کا ہي ايک حصہ ہے۔ يہ ان بہترين محبتوں ميں سے ايک ہے کہ جو جتني زيادہ ہو اتني ہي بہتر ہے۔

محبت سے خار بھي پھول بن جاتے ہيں

مياں بيوي کو ايک دوسرے کے ساتھ محبت کا برتاو کرنا چاہيے ۔يہ محبت سعادت و خوش بختي کي بنياد بنتي ہے ۔خوش بختي اس ميں ہے کہ مياں بيوي ايک دوسرے کو پسند کرتے ہوں۔

جب محبت زندگي پر حاکم ہو تو اس محبت کے ذريعے خار بھي پھول بن جاتے ہيں ۔ اگر مياں يا بيوي ميں کوئي بري عادت موجود ہو ليکن دونوں کے درميان محبت کا رشتہ قائم ہو تو وہ بري عادت بالکل ختم ہو جائے گي اور وہ محبت ، بري عادت کي تمام تاريکي و ظلمت کو ختم کر دے گي۔

محبت کسي کے حکم يا فرمان سے ہونے والي کوئي چيز نہيں ہے !

محبت کوئي ايسي چيز نہيں ہے کہ جو کسي کے دستور يا فرمان سے ہو جائے ۔محبت خود آپ کے اختيار ميں ہے ۔آپ اپني محبت اپنے شوہر يا بيوي کے دل ميں روز بروز زيادہ کر سکتے ہيں ۔مگر کس طرح؟اچھے اخلاق ، بہتر کردار ، وفاداري اور محبت کے ذريعے۔

اگر بيوي يہ چاہتي ہے کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرے تو اسے چاہيے کہ وہ اس کے لئے کوشش کرے ۔اس طرح اگر مرد کي خواہش ہو کہ اس کي بيوي اسے پسند کرے تو اسے بھي اس کام کے لئے محنت کرنا ہوگي کيونکہ محبت ہميشہ محنت اور کوشش کي محتاج ہوتي ہے۔

محبت اسي صورت ميں باقي رہے گي کہ جب مياں بيوي دونوں ايک دوسرے کے حقوق اور اپني حدود کا خيال رکھيں اور اس سے تجاوز نہ کريں ۔يعني حقيقت ميں يہ دونوں کہ جو زندگي ميں ايک دوسرے کے شريک ہيں اور ايک ساتھ زندگي گزارتے ہيں، اس بات کي کوشش کريں کہ ايک دوسرے کے ذہن و قلب ميں اپنا ايک مقام بنائيں اور ايک دوسرے کے دل ميں نفوذ کريں ۔يہ وہي معنوي نفوذ اور مياں بيوي کے درميان قلبي رابطہ ہے جسے اسلامي حقوق بيان کرتے ہيں۔

اگر آپ کي خواہش ہے کہ يہ محبت امر ہوجائے تو بجائے يہ کہ آپ سامنے والے سے يہ توقع رکھيں کہ وہ آپ سے محبت کرے ،آپ اپنے دل سے چا ہيں کہ آپ اس پر اپني محبت زيادہ نچھاور کريں تو خود بخود اس کي آپ سے محبت زيادہ ہو جائے گي (کيونکہ محبت فطري طور پر محبت کي پيدائش کا سبب بنتي ہے) ۔

حقيقي عشق اور ہے اور شہوت پرستي کچھ اور !

آج کي دنيا ميں محبت کي بري تعريف پيش کي جاتي ہے ۔يہ عشق جسے بيان کيا جاتا ہے، يہ سچي محبت و عشق نہيں ہے ۔يہ وہ جنسي خواہشات اور شہوت پرستي ہے کہ جسے يہ لوگ ايک خاص شکل ميں ظاہر کرتے ہيں ۔ممکن ہے کہ يہ غير واقعي عشق و محبت ،حقيقي عشق و محبت کي جگہ نظر آئے مگر اس کي کوئي قدر و قيمت نہيں ہے ۔وہ عشق و محبت جو قابل قدر اور ذي قيمت ہے وہ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے والے لڑکے اور لڑکي کے درميان خدا کي پسنديده، سچي اور گہري محبت ہے جو ايک دوسرے کي نسبت احساس ذمے داري کے ہمراہ ہوتي ہے۔ وہ يہ بات اچھي طرح جان ليں کہ اب اس نکاح اور ازدواجي زندگي کے بعد ايک جان دو قالب اور ايک ہي منزل کے راہي ہيں اور يہي وہ محبت ہے کہ جس کي بنياد پر ايک گھرانہ تعمير کيا جاتا ہے۔

وہ عشق و محبت جو انسانيت سے ميل نہيں کھاتي اور ظاہري چيزوں اور جلد ختم ہونے والي شہوت سے مربوط ہے، اس کي کوئي مظبوط اور مستحکم بنيادنہيں ہوتي ہے۔ليکن وہ محبت کہ جو انساني و بشري اساس پر قائم ہے اور جسے خداوند متعال نے انساني قلب کو وديعت کيا ہے اگر اپني خاص شرائط کے ساتھ کہ جس کي اس اسلامي رشتے ’شادي ‘ ميں بہت زيادہ تاکيد کي گئي ہے ، انساني حيات ميں قدم رکھے تو يہ محبت روز بروز زيادہ ہوتي جائے گي۔

پہلا قدم: ايک دوسرے کا احترام

مياں بيوي کو چاہيے کہ اپني بہترين مشترکہ ازدواجي زندگي کے لئے ايک دوسرے کا احترام کريں۔ يہ احترام، ظاہري اور خانہ پوري کي حد تک نہ ہو بلکہ ايک واقعي اور حقيقي احترام ہو۔(کہ جس ميں ايک شريک حيات اور ايک صاحب دل انسان کي عقلي اور فطري توقعات ،اميدوں ،آرزووں ، احساسات اور جذبات کو مدنظر رکھا جاتا ہو ۔)احترام کا مطلب يہ نہيں ہے کہ مياں بيوي ايک دوسرے کو القاب و آداب سے بلائيں بلکہ شوہر اپني شريکہ حيات کي نسبت اور بيوي اپنے

سرتاج کے لئے قلبي طور پر احترام کا احساس کرے اور اس کے احترام کو اپنے دل ميں زندہ رکھے۔
آپ کو چاہيے کہ اس احترام کو اپنے دل ميں محفوظ رکھيں اور ايک دوسرے کي حرمت کا خيال رکھيں ۔ يہ زندگي کو چلانے کے لئے بہت اہم چيز ہے۔اسي طرح مياں بيوي کے درميان ايک دوسرے کي اہانت و تحقير کا کوئي بھي عنصر موجود نہيں ہونا چاہيے۔ (نہ زباني ، نہ قلبي اور نہ اشارے سے)۔

دوسرا قدم :اعتماد کي بحالي
ايک دوسرے کے دل ميں محبت کو اس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے کہ مياں بيوي ايک دوسرے پر اعتماد کريں اور گھر ميں اعتماد کي فضا بحال کريں۔ جب گھر ميں اطمئنان کي فضا قائم ہو گي تو نہ صرف يہ کہ محبت بھي مستحکم ہو گي بلکہ انس والفت بھي اس پيار بھرے ماحول ميں جنم لے کر گھر کي فضا ميں چار چاند لگا ديں گے۔
اطمئنان وہ مضبوط بنياد ہے کہ جو محبت کو قائم رکھتي ہے ۔اگر مياں بيوي کے درميان اعتماد کي فضا ختم ہو جائے تو محبت بھي آہستہ آہستہ زندگي سے اپنا رختِ سفر باندھ ليتي ہے۔لہٰذا آپ کو چاہيے کہ ايک دوسرے پر اعتماد کريں ۔
اگر آپ چاہتے ہيں کہ آپ کي شريکہ حيات يا آپ کا سر تاج آپ سے زيادہ محبت کرے تو آپ کو چاہيے کہ آپ اس سے وفادار رہيں اور اس کے اعتماد کو بحال کريں ۔وہ چيز جو محبت کو ايک گھرانے ميں مکمل طور پر نابود کرديتي ہے وہ مياں بيوي کے درميان بے اعتمادي ہے۔
محبت وہ قيمتي گوہر ہے کہ جس کے وجود کا انتظام اور اس کي حفاظت کا اہتمام انساني حيات ميں اشد ضروري ہے اور اس کا راستہ يہ ہے کہ بيوي ،شوہراور شوہر، بيوي پر اعتماد کرے ۔جب دونوں ميں اعتماد کي فضا قائم ہوگي تو وفاداري اور اطمئنان کے پروں کے ذريعے يہ گھرانہ سعادت کي طرف پرواز کرے گا اور اس گھر پر محبت بھي اپني برکتيں زيادہ نچھاور کرے گي۔
زندگي ميں (ايک دوسرے کے جسم و جاں سے) وفاداري ايک بہت اہم عنصر ہے ۔اگر ايک بيوي يہ احساس کرے کہ اس کا شوہر اس سے وفادار ہے يا شوہر يہ احساس کرے کہ اس کي بيوي وفاداري کي ايک زندہ مثال ہے تو خود يہ احساس مزيد محبت کي پيدائش کا باعث بنتا ہے۔جب محبت وجود ميں آتي ہے تو گھر کي بنياديں بھي مضبوط ہو جاتي ہيں، ايسي مضبوط بنياد کہ جو سالہا سال قائم رہتي ہے۔
ليکن اگر مياں بيوي يہ احساس کريں کہ اس کي بيوي يا مياں کا دل کسي اور سے لگا ہوا ہے يا وہ يہ احساس کرے کہ وہ سچ نہيں بولتا يا منافقت سے کام ليتا يا ليتي ہے يا وہ احساس کريں کہ ان کے درميان اعتماد نہيں ہے تو دونوں کے درميان کتني ہي محبت کيوں نہ ہو وہ محبت کمزور ہو جائے گي۔

وفاداري کرو تاکہ قابل اعتماد بنو !
محبت کرنا وہ امر ہے کہ اس (مشترکہ زندگي کي) راہ کي ابتدا ميں خداوندِ عالم نے آپ کو جس کا حکم ديا ہے اور يہ وہ سرمايہ ہے کہ جسے خداند مہربان ،مشترکہ ازدواجي زندگي کي ابتدا ميں لڑکے لڑکي کو ہديہ کرتا ہے اور يوں ازدوجي سفر کے راہي آپس ميں محبت کرتے ہيں۔ لہٰذا اِس کي حفاظت کرني چاہيے۔ آپ کي زوجہ يا شوہر کي آپ سے محبت ،آپ کے عمل سے وابستہ ہے۔
اگر آپ کي خواہش ہے کہ آپ کے شريک حيات کي محبت آپ کے لئے باقي رہے تو آپ اس سے محبت آميز برتاو کريں۔يہاں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کيا کام انجام دے تاکہ اس کي محبت رنگ لائے؟ پس آپ کو چاہيے کہ زندگي کے ہر لمحے ميں وفاداري کا ثبوت ديں۔ سامنے والے کو اپني امانت داري کا يقين دلائيں، اپني سچائي اور خلوصِ نيت کو اس پر واضح کريں، سامنے والے سے بے جا توقعات نہ رکھيں، اس سے تعاون اور اظہارِ محبت کريں۔ يہي وہ چيزيں ہيں کہ جو محبت کي ايجاد کا باعث بنتي ہيں اور يہ دونوں کي ذمہ داري ہے۔ محبت اور تعاون کو زندگي ميں ہر حال ميں موجود ہونا چاہيے۔ ايسا نہ ہو کہ بے جا قسم کي اُميديں وابستہ رکھنے اور بات بات پر کيڑے نکالنے سے آپ کي زندگي اجيرن ہو جائے۔

اعتماد کسي کے کہنے سے نہيں ہوتا!
اعتماد وہ چيز نہيں ہے جو کسي کے کہنے سے ہو جائے کہ آو تم مجھ پر اعتماد کرو اور ميں تم پر اعتماد کرتا ہوں ،ايسا ہر گز نہيں ہے!
اعتماد وہ چيز ہے جو ايک دوسرے کو دينا اور اس کا يقين کرنا چاہيے يعني اچھے عمل، اخلاق و آداب کي رعايت کرنے

اور شرعي حدود اور اسلامي اقدار كا خيال ركھنے سے۔
اگر گھر كي فضا ميں بے اعتمادي كے سياه بادل چھا جائيں تو گھر، محبت كے اجالے سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا يہ آپ كا وظيفہ ہے كہ آپ بے اعتمادي كو گھر ميں اپنے منحوس قدم نہ ركھنے ديں۔ بے وفائي بدن ميں پوشيده سرطان كي مانند محبت كو كھا كر ختم كر يتي ہے۔
اگر مياں يا بيوي يہ احساس كرے كہ اس كي بيوي يا شوہر اس سے جھو ٹ بول رہا ہے تو زندگي ميں اس احساس كے آتے ہي سچي محبت رخصت ہو جائے گي ۔يہي وه چيز ہے كہ جو محبت كي بنيادوں كو كمزور بنا تي ہے۔اگر آپ چاہتے ہيں كہ محبت كي فضا قائم رہے تو اپنے درميان اعتماد كي حفاظت كريں اور اگر آپ كي خواہش ہے كہ آپ كي پيار بھري زندگي پائيدار ہو تو محبت كو كسي بھي صورت ميں اپنے درميان سے جانے نہ ديں۔

محبت كے دريا ميں كدورتوں كو غرق كر ديں

مياں بيوي كو آپس ميں محبت آميز سلوك اختيار كرنا چاہيے، بس يہي مطلوب ہے! وه كام جو محبت ميں كمي كا باعث بنتے ہيں انہيں ہر گز انجام نہ ديں ۔ايسا كوئي كام نہ كريں كہ جو آپ كو ايک دوسرے سے گلا مند اور بيزار كرتے ہيں ۔يہ آپ كي ذمہ داري ہے كہ يہ ديكھيں كہ آپ كي بيوي يا شوہر كن چيزوں پر بہت حساس ہے اور كن كاموں پر اس كامزاج جلدي بگڑ جاتا ہے تو ان چيزوں سے آپ پر اجتناب ضروري ہوگا۔ بہت سے ايسے لوگ ہينجو ان مسائل سے بہت لا پرواہي برتتے ہيں مثلاً بيوي كو اپنے شوہر كي ايک عادت بري لگتي ہے اور اس كے شوہر كو اس بات كي كوئي پرواه نہيں ہے كہ اس كي فلاں عادت اس كي شريكہ حيات كو بري لگتي ہے اور وه اسے بار بار انجام ديتا ہے ، يہ بہت بري بات ہے۔
اسي طرح بہت سي خواتين بھي ہيں كہ جو مثلاً اپني اس بات كہ ''ميرے لئے فلاں چيز خريدو يا مجھے فلاں جگہ لے چلو'' جيسي خواہشات كي چھري كے ذريعے شوہر كے راحت و آرام كو ذبح كر ديتي ہيں۔ آخر ان كاموں كي كيا ضرورت ہے ؟ آپ دونوں ہي اصل ہيں اور بقيہ پوري دنيا كا درجہ آپ كے بعد ہے۔ آپ ايک دوسرے كے وجود كو اپنے لئے ضروري سمجھيں اور ايک دوسرے سے مہرباني كا سلوک كريں۔
اگر ايک وقت خدا نخواستہ آپ كے مياں يا بيوي كے كسي عمل سے آپ كے دل ميں كدورت كا ميل آجائے تو اسے فوراً اپني محبت كے بحر بيكراں ميں غرق كر ديں ۔ايسا نہ ہو كہ آپ ايک چھوٹي سي بات كا بتنگڑ بنا كر اسے خوب اچھاليں۔ايسا ہر گز نہ كريں۔ اگر مياں بيوي ايک دوسرے كے احساسات و جذبات كي نسبت لاپرواه اور بے توجہ ہوں اور كسي ايک كي چاہت و محبت ميں كمي آجائے تو يہ كمي دوسرے ميں بھي سرائيت كر جائے گي كيونكہ ايک دوسرے سے بے رغبتي ايک وبائي مرض ہے جو دوسروں ميں بھي سرائيت كرتا ہے ۔آپ كي ذمہ داري ہے كہ آپ ايسا كوئي موقع نہ آنے ديں اور اس كے لئے دونوں كو مل جل كر باہمي افہام و تفہيم اور محنت سے كوشش كرني چاہيے اور يہي زندگي كي اصل بنياد ہے۔

گھر كے بڑے بھي مدد كريں

اچھي زندگي گزارنے كے لئے گھر كے بڑوں كو نوجوان شادي شاده جوڑوں اور زندگي كے نئے ہمسفر وں كي ہدايت كرني چاہيے۔ ليكن اس بات كي طرف بھي ان كي توجہ رہے كہ وه ان كي زندگي كے چھوٹے چھوٹے امور اور جزئيات ميں بہت زياده مداخلت نہ كريں كہ زندگي ان كے لئے مشكل ہو جائے۔
ايسا نہ ہو كہ بعض افراد اپني بے جا مداخلت ، كم توجہي اور اپنے چھوٹي ذہنيت كي وجہ سے ايک زندگي كي مستحكم بنيادوں كو متزلزل كر ديں ١ ۔ اگر وه يہ ديكھيں كہ ان كي مداخلت سے مياں بيوي كے دل ايک دوسرے سے متنفر ہو رہے ہيں تو انہيں چاہيے كہ اپني دخل اندازي بند كر ديں۔
گھر اور خاندان كے بڑے اور بزرگ اگر يہ چاہتے ہيں كہ ازدوجي سفر كے يہ دو راہي آرام و چين كي زندگي بسر كريں تو وه انہيں نصيحت اور ہدايت كريںليكن مداخلت نہ كريں اور انہيں خود ان كي منصوبہ بندي كے مطابق زندگي گزارنے ديں۔
مبادا گھر كے بزرگ افراد مياں يا بيوي كے پاس آئيں اور اس كي بيوي يا مياں كي برائي كريں اور كوئي ايسي بات كہيں كہ جس سے ان كے دل ميں نفرت جنم لے،نہيں! بلكہ انہيں چاہيے كہ دونوں كو ايک دوسرے سے نزديک اور ان كے دلوں كو پہلے سے زياده ايک دوسرے سے متصل و مربوط كريں۔
دلوں ميں محبت پيدا كرنے ميں والدين بہت كليدي كردار ادا كرتے ہيں ۔مياں بيوي كے والدين كا تمام ہم و غم اور فكر يہ ہوني چاہيے كہ مياں بيوي كو ايک دوسرے كي نسبت محبت كرنے والا بنائيں۔ اگر وه اپني اولاد كي ازدواجي زندگي ميں اس كے شوہر يا بيوي كي طرف سے كسي ايسي چيز كا مشاہده كريں كہ جو ان كے لئے اچھي نہ ہو تو اسے اپني اولاد سے بيان نہ كريں۔بلكہ انہيں اس بات كا موقع ديں يہ دونوں روز بروز ايک دوسرے كے عاشق اور ايک دوسرے سے مانوس ہو

جائيں۔
والدين اس بات کي سعي کريں کہ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے والے اور ايک دوسرے کے مياں بيوي بننے والے اپنے بچوں کو محبت کے لئے آزاد فضا فراہم کريں۔ممکن ہے کہ مياں بيوي کسي بات پر آپس ميں ناراض ہو جائيں تو والدين چونکہ گھر کے بڑے اور تجربہ کار ہيں، اس بات کا موقع نہ آنے ديں کہ مياں بيوي کي آپس ميں ناراضگي ان کي ايک دوسرے سے بے حسي اور بے توجہي ميں تبديل ہو جائے۔

----

۱ بعض والدين يا گھر کے بزرگ حضرات ہمدردي يا ناداني کي وجہ سے مياں بيوي کو ہر وقت بے جا نصيحتيں کرتے رہتے ہيں۔ أن کي خواہش ہوتي ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خوش بخت بنائيں۔ ليکن اگر يہي نصيحت و راہنمائي عقلمندي کے ساتھ نہ ہو تو يہي نصيحت و ہدايت مياں بيوي کے ليے وبال جان بن جاتي ہے۔ والدين کو چاہيے کہ وہ عقلمندي کے ساتھ مياں بيوي کي زندگي کي شراکت اور حساسيت کو درک کرتے ہوئے اور انہيں نصيحت و راہنمائي کريں تاکہ يہ سب ان کي زندگي ميں دخل اندازي نہ ہو بلکہ ان کي زندگي کے ليے مشعلِ راہ ثابت ہو۔ (مترجم)

طُلوعِ عشق

کامياب ازدواجي زندگي کے سنہرے اصول

تيسرا مرحلہ

کاموں کي تقسيم کا فن

دريچہ

دو نو جوان لڑکے اور لڑکي اپني مادي
اور معنوي زندگي کے کمال کے مشترک ہدف
اور خدا کے عطا کردہ سرمايہ عشق کے ساتھ
اپني نئي زندگي کے آغاز کے لئے تيار ہوتے ہيں۔
خدا وند حکيم نے مياں بيوي کو ايک دوسرے کے وجود کي تکميل کا ذريعہ قرار ديا ہے
اور انہيں زندگي کے ميدانِ نبرد کي مختلف
اور گوں نا گوں ضرورتوں کے تناسب کے ساتھ
ايک دوسرے سے متفاوت تخليق کيا ہے۔
ايک خوشحال و آباد اور کامياب گھرانے کي تشکيل اور ايک ميٹھي زندگي ميں
کاموں کي تقسيم کا فن بہت زيادہ اہميت کا حامل ہے ۔
ان دونوں ميں ہر ايک کو چاہيے کہ
اپني طاقت و قدرت کے مطابق ايک ’’بارِ حيات ‘‘کو اُٹھالے
اور ساتھ ہي وہ زندگي ميں
اپنے شريک حيات کے اہم اور حساس نوعيت کے کردار کي مدد کے ليے
اپنے کردار کي اہميت پر بھي ايمان رکھتا ہو۔
وہ جو بھي کام اپنے ذمے لے
اُسے اپني پوري سنجيدگي اور سليقہ مندي سے انجام دے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اِس کے ساتھ ساتھ
اپنے ''ہمراہ و ہمسفر'' کے کردار کو
حقيقي رنگ دينے کے لئے اس کي مدد کرے۔
کاموں کي تقسيم ،
گھر ميں خاتون کے خاص کردار ،گھريلو امور کو چلانے ،
ان کي اہميت اور گھر سے باہر ان کي فعاليت اور کام سے متعلق
مختلف نظريات اور بے شمار سوالات
ذہن ميں ابھرتے ہيں۔
اس نئي راہ فعاليت کے ابہامات کو دور کرنے کے ليے
اِس ''مرشد ''
کي پرمغز باتيں اور نکات
بہت موثر ہيں۔

کاموں کي تقسيم

جب دو انسان کسي ايک کام ميں شريک ہوتے ہيں اور رشتہ ازدواج ميں منسلک ہوکراپني مشترکہ زندگي کا آغاز کرتے ہيں تو بہت سي ايسي ذمے دارياں ہيں جو ان کے درميان مشترک ہوتي ہيں جو گھر کي گاڑي چلانے اور مختلف قسم کي مدد و اعانت سے عبارت ہيں اور جو گھر کو خوشحال آباد بنانے ميں بہت موثر کردار ادا کرتي ہيں لہٰذا دونوں کو چاہيے کہ اِس سلسلے ميں ايک دوسرے کي مدد کريں۔

يہ کام دونوں کے درميان مشترک ہيں ليکن ان کاموں کوتقسيم ہونا چاہيے۔ کبھي کبھي يہ ديکھنے ميں آتا ہے کہ مياں بيوي اپنے کاموں کو تقسيم نہيں کرتے ہيں ليکن بہتر يہ ہے کہ کاموں کو اس طرح تقسيم کيا جائے کہ بعض کاموں کو مرد اور بعض کاموں کو بيوي انجام دے بالکل دوسرے کاموں ميں مدد و تعاون کي طرح۔

ايک اچھا گھر وہي ہے جہاں مياں بيوي ايک دوسرے کي مدد کريں اور ايک دوسرے کا ہاتھ بٹائيں ۔اگر شوہر کسي مشکل يابُرے حالات کا شکار ہو تو بيوي کو چاہيے کہ وہ اس کي پريشاني کا بوجھ ہلکا کرے ۔يا اگر گھر کے کاموں ميں يا اپنے ديگر امور ميں بيوي کو دشواري کا سامنا ہو تو شوہر کو اس کي دشواري کو دور کرنے ميں پوري کوشش کرني چاہيے۔

دونوں کو چاہيے کہ ايک دوسرے کے مستقبل کي مثبت تعمير کے لئے خود کو شريک قرار ديں اور ان تمام کاموں کو خدا کے لئے انجام ديں۔

ايک دوسرے کو روحي طور پر مضبوط بنائيے

ايک دوسرے کي مدد کے معني يہ نہيںہيں کہ مياں بيوي ايک دوسرے کے کام انجام دينے لگيں، نہيں! بلکہ انہيں چاہيے کہ ايک دوسرے کي ہمت بندھائيں اور روحي و باطني طور پر ايک دوسرے کو مضبوط کريں۔ چونکہ مرد حضرات معاشرے ميں معمولاً مشکل اور سخت کاموں کو انجام ديتے ہيں لہٰذا خواتين کو چاہيے کہ وہ ان کے حوصلوں کو بلند کريں ،ان کے جسم و جان سے خستگي اور تھکاوٹ کو دور کريں، تبسم سے ان کا استقبال کريں اور مسکراتے لبوں کے ساتھ ان کي خوشي کا انتظام کريں ۔اگر خواتين گھر سے باہر کسي کام کو انجام ديتي ہيں تو مردوں کو چاہيے کہ ان کي مدد کريں اور ان کي مضبوط پناہ گاہ بنيں ۔

مدد اور تعاون سے مراد روحي مدد اور ايک دوسرے کے حوصلوں اور ہمتوں کو بلند کرنا ہے ۔بيوي کو چاہيے کہ وہ اپنے شوہر کي ضرورتوں، اندرون اور بيرونِ خانہ اس کي فعاليت اور اس کي جسماني اور فکري حالت کو درک کرے ۔ ايسا نہ ہو کہ بيوي کے کسي فعل سے مرد اپنے اوپر نفسياتي دباو اور شرما شرمي محسوس کرے ۔شريکہ حيات کو چاہيے کہ وہ کوئي ايسا کام انجام نہ دے کہ جس سے اس کا شوہر زندگي سے مکمل طور پر نااميد اور مايوس ہو جائے اور خدا نخواستہ غلط راستوں اور عزت و ناموس کو زک پہنچانے والي راہوں پر قدم اُٹھالے۔

زندگي کے ہر گام اور ہر موڑ پر ساتھ دينے والي شريکہ حيات کا فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کو زندگي کے مختلف شعبوں ميں استقامت اور ثابت قدمي کے لئے شو ق و رغبت دلائے۔ اگر اس کي نوکري اس طرح کي ہے کہ وہ اپنے گھر کو چلانے ميں اپنا مناسب و صحيح کردار ادا نہيں کر پا رہا ہے تو اس پر احسان نہ جتائے اور اسے طعنے نہ دے۔ يہ بہت اہم باتيں ہيں۔ يہ ہيں خواتين کے وظائف۔ اسي طرح شوہر کي بھي ذمے دارياں ہيں کہ وہ بيوي کي ضرورتوں کا خيال رکھے، اس

کے احساسات کو سمجھے اور کسي بھي حال ميناس کے حال سے غافل نہ ہو۔

کاميابي کے لئے راہ ہموار کريں

اگر شوہر يہ ديکھے کہ اس کي بيوي اپنے اسلامي فرائض کي انجام دہي کے لئے ايک نيک قدم اٹھانا چاہتي ہے تو اسے چاہيے کہ اس کام کے وسائل اسے فراہم کرے اور اس کي راہ ميں مانع نہ بنے۔ بعض لڑکياں ہيں کہ جو شادي کے بعد بھي تحصيلِ علم اور درسِ دين کو حاصل کرنا چاہتي ہيں۔ ان کي خواہش ہوتي ہے کہ قرآني تعليمات سے آشنا ہوں، کارِ خير انجام ديں اور بعض خير و بھلائي کے کاموں ميں شرکت کريں ليکن ان کے شوہر کبھي کبھي ان کي خواہشات کے جواب ميں بد اخلاقي کا مظاہرہ کرتے ہيں کہ ''ہم ميں ان کاموں کو برداشت کرنے کا حوصلہ نہيں ہے !'' ، ''ہم نے شادي اس لئے کي ہے کہ زندگي گزاريں نہ کہ يہ جھميلے پاليں'' اور يوں اپني بيويوں کو کار ہائے خير انجام دينے سے روکتے ہيں۔ اس طرح بہت سے مرد ہيں کہ جو صدقات و خيرات دينا چاتے ہيں تاکہ مختلف اجتماعي کاموں ميں شريک ہوں ليکن ان کي بيوياں ان کي راہ ميں رکاوٹ بن جاتي ہيں۔

خواتين کي اجتماعي فعاليت اور نوکري کے لئے اہم ترين شرط

بہت سے افراد ہم سے سوال کرتے ہيں کہ کيا آپ اس بات کے موافق ہيں کہ خواتين گھر سے باہر کام يا نوکري کريں ؟ہم يہي کہتے ہينکہ يقينا ہم خواتين کے بيکار بيٹھے رہنے کے مخالف ہيں ۔عورت کو ہر حال ميں کام کرنا چاہيے، البتہ کام دو قسم کے ہيں ايک گھر کے اندر کا کام اور دوسرا گھر کے باہر کا ليکن دونوں کام ہيں ۔اگر کسي ميں اس چيز کي صلاحيت ہے کہ وہ گھر سے باہر کے کاموں کو انجام دے تو اسے يہ قدم ضرور اٹھانا چاہيے اور يہ بہت اچھا ہے ۔ليکن اس کي شرط ہے کہ جو بھي ملازمت اور کام اختيار کيا جائے وہ خواہ گھر کے اندر ہي کيوں نہ ہو مياں بيوي کے آپس کے تعلقات اور رشتے کو کوئي نقصان نہيں پہنچائے۔

بہت سي خواتين ہيں کہ جو صبح سے شام تک کاموں ميں جُتي رہتي ہيں اور جب شام کو تھکا ہارا اور شريکہ حيات کي محبت کا پياسہ شوہر گھر لوٹتا ہے تو ان خواتين ميں ايک مسکراہٹ سے بھي اپنے شوہروں کے استقبال کرنے کا حوصلہ نہيں رہتا ۔يہ بہت بري بات ہے ۔گھر کے کام کاج کو انجام ديناچاہيے مگر اتنا نہيں کہ يہ کام گھر کي بنياد ہي کو خراب کر دے اور ايسا نہ ہو کہ بقول معروف ''گھر کو آگ لگ گئي گھر کے چراغ سے ۔''

بيوي اگر چاہتي ہے کہ وہ باہر جا کر کام اور ملازمت کرے تو اس ميں کوئي عيب نہيں ہے اور اسلام بھي اس کي راہ مينرُکاوٹ نہيں بنتاليکن يہ نہ اس کي ذمہ داري ہے اور نہ اس کا وظيفہ ! جو چيز اس پر واجب ہے وہ گھر کے تمام افراد کے لئے اس کي حيات بخش فضا کي حفاظت کرنا ہے۔

کارہائے خير کي انجام دہي کے لئے ايک دوسرے کو ترغيب دلانا

يہ آپ مياں بيوي کي ذمہ داري ہے کہ ايک دوسرے کے تمام جزوي اور کلي حالات اور اوضاع کا خيال رکھيں ،ايک دوسرے کي مدد کريں اور ايک دوسرے کے يارو مددگار بنيں خصوصاً راہِ خدا اور فرائض و واجبات کي انجام دہي ميں ۔ اگر شوہر راہِ خدا ميں قدم اٹھانا چاہتا ہے تو بيوي مدد کرے اور اگر بيوي کسي وظيفے اور واجب کام کو انجام دينا چاہتي ہے تو شوہر اس کا مددگار بنے ۔يہ دونوں کي ذمہ داري ہے کہ راہِ خدا ميں جدوجہد کريں اور ايک دوسرے سے مکمل تعاون کريں ۔

اگر گھر کا مرد علمي ميدان يا قومي مسائل اور ملي و اجتماعي تنظيمونميںسرگرم عمل ہے تو بيوي کو چاہيے کہ اس کي مدد کرے تاکہ وہ اپنے کاموں کو با آساني انجام دے سکے ۔اسطرح مرد حضرات کي بھي يہ ذمے داري ہے کہ وہ گھر کي خواتين کو يہ موقع ديں کہ وہ بھي روحانيت و معنويت کي راہ ميں قدم اٹھائيں۔ اگر وہ تحصيل علم کي خواہش مند ہيں تو اپني اس خواہش کو بآساني عملي جامہ پہنا سکيں اور اگر وہ اجتماعي کاموں ميں حصہ لينا چاہتي ہيں تو وہ بغير کسي مشکل کے اس ميدان ميں وارد ہو سکيں۔

زندگي کے ان ہمراہيوں کي کوشش ہوني چاہيے کہ وہ ايک دوسرے کي راہ خدا کي طرف راہنمائي وہدايت کريں ،صراط مستقيم پر قدم اٹھانے اور اس پر ثابت قدم رہنے کي تاکيد اور کوشش کريں۔ تَوَاصَوْابِالحَقِّ وَ تَوَاصَوْابِالصَّبْرِ(حق بات کي نصيحت اور صبر کي تلقين) کو ہميشہ مد نظر رکھيں کہ جو مسلمان ہونے کا خاصہ اور ايمان کي علامت ہے۔

اپنے خدائي ہدف کے حصول کي خواہشمند مياں بيوي کو چاہيے کہ ايک دوسرے کے ديندار ہونے اور تقويٰ کا خيال رکھنے کيلئے ايک دوسرے کے ہاتھوں کو تھاميں۔ شوہر کي کوشش يہ ہو کہ اس کي بيوي ديندار ہو اور زندگي کے ہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لمحے میں تقويٰ کا خيال رکھے۔ اسي طرح عورت بھي اپنے شوہر کي مدد گار بنے تاکہ وہ اپنے دين کي بنيادوں کو مستحکم بنائے، پاکدامن رہے اور تقويٰ کے سائے ميں اپني زندگي گزارے۔
يہاں بيوي کي مدد سے مراد صرف گھر کے کاموں ميں ہاتھ بٹانا، برتن دھونا اور گھر کي صفائي وغيرہ ميں اس کي مدد کرنا نہيں ہے۔ صحيح ہے کہ يہ بھي بيوي کي مدد ہے ليکن بيوي کي مدد سے مرادزيادہ تر روحي طور پر اسے مضبوط بنانا اور اُس کي اِس طرح فکري اور معنوي مدد کرنا ہے کہ دونوں راہِ اسلام پر کار بند اور ثابت قدم رہيں۔ايک دوسرے کو تقويٰ، صبر، دينداري، حيا، عفت، قناعت اور سادي زندگي جيسے ديگر اہم امورِ زندگي کي تلقين ونصيحت کريں اور اس راہ ميں ايک دوسرے کي دستگيري کريں تاکہ زندگي کو بہترين طريقے سے گزارسکيں، انشائ اللہ۔

غمخواري ہي حقيقي مدد ہے!
دوسرے کي واقعي مدد يہ ہے کہ دوانسان ايک دوسرے کے دل سے غموں کے بوجھ کو ہلکا کريں ۔اگر دونوں ميں سے کوئي بھي زندگي ميں کسي مشکل ميں گرفتار ہو اور مصيبتيں اس کے دل پر حملہ آور ہوں يا وہ کسي مسلئے ميں ابہام و ترديد کا شکارہوں ہو تو يہاں مياں بيوي ميں سے دونوں کو چاہيے کہ اس حساس موقع پر اپني شريکہ حيات يا شوہر کي مدد کيلئے جلدي کرے ، اس کے دل سے غم کا بوجھ ہٹادے اور اس کي غلطي اور ا شتباہ کو دور کرکے اس کي رہنمائي کرے۔ اگر وہ اس بات کا مشاہدہ کرے کہ اس کا ساتھي کسي خطا کا مرتکب ہورہا ہے تو اسے متنبہ کرے اور اسے روکے۔

سليقہ مند بيوي کي مديريت کي اہميت
خواتين کي گھريلوذمہ داريوں کي اہميت، بيروني وظائف اور ذمے داريوں سے نہ تو کسي بھي صورت ميں کم ہيں اور نہ ہي ان کي زحمت و سختي کا موازنہ کيا جا سکتا ہے۔ شايد ان کي گھريلو ذمے داريوں کي زحمت و سختي زيادہ ہي ہو اور وہ بھي اس ليے کہ وہ ايک گھريلو ماحول کي نگہبان ہيں جس کيلئے بہت محنت اور جدوجہد کي ضرورت ہوتي ہے چونکہ خواتين گھر کے اندروني معاملات کي مدير (منيجر) اور وزير داخلہ کا درجہ رکھتي ہيں۔ سليقہ مند خاتون ہي ہے جو گھر کے ايک اہم اور حساس نوعيت کے ادارے کوچلاسکتي ہے۔ يعني وہ جو خاندان اور گھر کے ماحول پر کڑي نگاہ رکھتي ہو اور گھر کا نظم و نسق دراصل اس کي نظارت، تدبير اور مديريت و مينجمنٹ سے وابستہ ہو اور يہ بہت دِقّت طلب، سخت اور زحمت والاکام ہے کہ جو بہت ظرافت کا محتاج ہوتا ہے۔ يہ کام صرف اورصرف خواتين کے نرم و نازک احساسات، لطيف مزاج اور ان کي محبت سے لبريز نسواني صفات ہي کے ذريعے سے انجام پاسکتا ہے۔ کسي مرد کيلئے اس بات کا کوئي امکان نہيں ہے کہ نرم و نازک اور ظريف احساسات کا خيال رکھتے ہوئے گھر کو چلائے۔
کچھ لوگ يہ خيال کرتے ہيں کہ بيوي تو گھر ميں بيکار بيٹھي رہتي ہے، ہر گز نہيں !ايک خاتون گھر کي چارديواري ميں بہت زيادہ، سخت ترين اور ظريف ترين کاموں کو انجام ديتي ہے۔ کچھ لوگ اس طرح سوچتے ہيں کہ اگر ايک خاتون کا کام صرف انہي گھريلو کاموں کو انجام دينا ہے تو يہ ايک عورت کي اہانت ہے ،نہيں !اس ميں خاتون کي ہر گز کوئي تحقير نہيں ہے۔ ايک خاتون کا سب سے اہم کام يہ ہے وہ ايک زندگي کو ہنستا مسکراتا، شاد آباد اور خوش وخرم رکھے۔

بچوں کي پرورش، بہت بڑا ہنر ہے
بہت سے گھريلو کام بہت سخت ہوتے ہيں کہ جن ميں سے ايک بچوں کي پرورش اور تربيت ہے۔ آپ جس کام کو بھي مدِّنظر رکھيں کہ جو بہت دشوار ہو ليکن وہ بچوں کي پرورش کے مقابلے ميں آسان ہوگا۔ بچوں کي پرورش دراصل ايک بہت بڑا ہنر ہے۔ مرد حضرات ايک دن بھي يہ کام انجام نہيں دے سکتے ليکن خواتين بہت توجہ، سنجيدگي، ہمت و حوصلے اور ظرافت سے يہ بڑا کام انجام ديتي ہيں اور خدا وند عالم نے اُن کي طبيعت و مزاج ميں اس بات کي صلاحيت رکھي ہے۔ ليکن حقيقت تو يہ ہے کہ بچوں کي پرورش وہ سخت کام ہے جو انسان کو تھکا ديتا اور اسے خستہ حال کرديتاہے۔

نوکري اور گھريلو زندگي کو خوشحال بنانا
وہ نوجوان جو راہِ خدا ميں کاموں ميں مشغول ہيں وہ رشتہ ازدواج ميں منسلک ہونے کي وجہ سے اپنے کاموں اور فعاليت کو متوقف نہ کريں۔ ہم مرد حضرات کو ہميشہ اس بات کي تاکيد کرتے ہيں کہ وہ اپنے کام کاج، تجارت (بزنس)اور نوکري ميں وقت دينے اور سر کھپانے کي وجہ سے اپني گھريلو زندگي اور خانداني نظام کوخراب نہ کريں۔ کيونکہ بعض مرد ايسے ہيں جو علي الصبح گھر سے نکلتے ہيں اور رات گئے گھر لوٹتے ہيں، يہ روش درست نہيں ہے۔ جن لوگوں کے ليے اس بات کا امکان ہے ہم انہيں تاکيد کرتے ہيں کہ وہ دوپہر کے وقت گھر جائيں اور اپنے بيوي بچوں کے درميان رہ کر اپني

كهوئي ہوئي توانائي بحال كريں، گهر كي گرم اور پُر محبت فضا ميں اُن كے ساتھ كهانا كهائيں، كم و بيش ايک گهنٹہ اُن كے ساتھ رہيں اور اُس كے بعد اپنے كام كي طرف لوٹ آئيں۔ اس كے بعد ايک مناسب وقت يعني اوّل شب ميں گهر جائيں اور بچوں كے سونے سے قبل اُن سے ملاقات كريں اور گهر كے تمام افراد مل كر ايک اجتماعي ملاقات تشكيل ديں۔

عورت، مرد سے زياده مضبوط اور قوي ہے!

وه مرد حضرات جو تنومند، صحت مند جسم، كندهوں اور بازوؤں كے اُبهرے ہوئے عضلات كے مالک ہيں وه جسم كي اِس ظاہري خوبصورتي كے مالک ہيں اور اُن كا جسم مضبوط بهي ہے۔ ليكن گهريلو زندگي كي پيچيدگيوں ميں ذہني كاكردگي، احساسات، ہمدردي اور مہرباني كے لحاظ سے عورت، مرد سے زياده قوي اور مضبوط ہے۔ اُس كي قوت برداشت اور تحمل كي قدرت بهي زياده ہوتي ہے اور وه زندگي كے راستوں سے بهي اچهي طرح واقف ہے۔ عورت كا مزاج اسي طرح كا ہے اور خواتين كي اكثريت بهي اسي طرح كي ہے۔ البتہ ممكن ہے كہ بعض خواتين ايسي نہ ہوں۔ غرضيكہ خواتين اُس ميدان ميں كامياب ہوسكتي ہيں كہ جہاں بڑے بڑے سورما اور دلير مرد ہار جاتے ہيں۔ صرف تهوڑے سے تحمل و برداشت، تهوڑي سي خوش اخلاقي اور مختلف طريقہ كار كے ذريعے وه مرد حضرات كو اس جگہ لاسكتي ہيں كہ جو مقام اُن كے لائق و شائستہ ہے تاكہ اُن كي زندگي پہلے سے زياده ميٹهي اور شيريں ہوجائے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا كي پيروي كيجئے

آپ حضرت فاطمہكي شادي كے مراسم اور اُس كے بعد كي اُن كي ازدواجي زندگي اور اُن كي ساده، فقيرانہ اور زاہدانہ زندگي كے لحاظ سے حضرت فاطمہ كو ديكهئے۔ آپ كا وه ساده سا كمره اور اس كي وه ساده سي چٹائي كہ جسے آپ سب نے بارہا سنا ہے۔ گهر كے اندر آپ كي محنت و مشقت، حضرت اميرالمومنينؑ جيسے عظيم، فعّال محنت طلب اور مجاہد شوہر كي زندگي اور اُن كے چهوٹے سے گهر ميں تمام سختيوں پر آپ كا صبر و شكر اور محنت واقعاً قابلِ ديد ہے۔

حضرت زہرا سلام اللہ عليہا تمام زندگي كام اور فعاليت ميں مشغول رہيں۔ يعني جہاں بهي جنگ ہوتي علي ابن ابي طالبؑ سب سے آگے آگے ہوتے اور جہاں بهي كوئي اہم كام ہوتا سب سے پہلے علي ابن ابي طالبؑ ہي قدم اٹهاتے۔ (يہ ہے اميرالمومنينؑ كي مصروف زندگي)۔ تقريباً نو دس سال حضرت زہراٴ نے اميرالمومنينؑ كے ساتھ باہم زندگي گزاري ہے۔ آپ توجہ فرمائيے كہ ان نو دس سالوں ميں يہ نوجوان شوہر اپنے بيوي بچوں كي ايک عام انسان كي مانند كتني خدمت كرسكا ہے؟ ايک ايسي مصروف زندگي ميں تمام مشكلات، سختيوں اور فقرو فاقے پر صبر كرنا، بڑے جہاد كو انجام دينا، بچوں كي بہترين تربيت اور وه تمام ايثار و فداكاري جو حضرت زہراٴ نے انجام ديں اور جن ميں سے آپ نے كچھ واقعات كو سُنا ہے، يہ سب ہمارے ليے مشعلِ راه ہيں۔ ہماري دُلہنوں كو چاہيے كہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ عليہا كو اپنے ليے مثالي نمونہ اور زندگي كا اُسوه قرار ديں۔ اسي طرح دولہا حضرات كو بهي چاہيے كہ وه حضرت فاطمہٴ اور اميرالمومنين ؑ كي سيرت كو اپنے ليے مشعلِ راه بنائيں۔

طُلوعِ عشق

كامياب ازدواجي زندگي كے سنہرے اصول

چوتها مرحلہ

اتفاق، ہمراہي اور موافقت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دریچہ

ابتدائے عشق میں جب دل، عشق میں مجذوب
اور فریفۃ ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کي
خامیاں اور غلطیاں اچھي نظر آتي ہیں اور سوچ اور فکر کا فرق نظر نہیں آتا۔
اپنا ازدواجي سفر شروع کرنے والے نوجوان لڑکے اور لڑکي
ایک دوسرے میں مجذوب، ایک دوسرے کے عاشق و دوست
اور خوبصورت سپنوں کے دریا میں غرق ہوتے ہیں۔
اِس طرح کہ ان میں سے ہر ایک
اپنے شریکِ حیات کے آئینہ وجود میں
اپني دیرینہ اُمیدوں اور آرزوؤں کو مجسم پاتا ہے
اور اپنے محبوب کے چہرے میں گویا اپنا ہي عکس دیکھتا ہے۔
مگر کچھ دیرنہیں گزرتي کہ
یہ سہانے سپنے اور عاشقانہ ہم نفسي، ہم چشمي،
زندگي کي حقیقت اور اپنے شریکِ حیات کي متفادت شخصیت سے مڈّبھیڑ کي وجہ سے
اپنا رنگ کھوبیٹھتي ہے۔
زندگي کے مسائل میں
سوچ کا فرق، اندازِ بیاں اور روش و طریقہ کار مختلف ہونا
ہر دن پہلے سے زیادہ نظر آنے لگتا ہے۔
اِ س مشترکہ زندگي کي ابتدا میں
زندگي کي حقیقت و واقعیت سے صحیح طور پر نمٹنے اور درست راہ حل سے
اِن نا تجربہ کار اور راستے کے نشیب و فراز سے غافل نوجوان جوڑے کي بے توجہي
اور لاعلمي انہیں بہت سي مشکلات سے دوچار کرسکتي ہے۔
کبھي ایسا بھي ہوتا ہے کہ لمحوں کي ناراضگي اور رنجش کے اثرات
سالہا سال زندگي کو تلخ بنادیتے ہیں۔
یہ بہترین نوجوان شادي شدہ جوڑے
تھوڑے سے تحمل و برداشت، اپني خیالي سوچ اور آئیڈیل زندگي سے دستبردار ہونے،
اپنے شریکِ حیات کي حقیقي شخصیت کو من و عن قبول کرنے،
اُس کي برائیوں اور خامیوں کو اس کي اچھائیوں کے ساتھ قبول کرنے،
اپنے تمام وجودي اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو درک کرنے
اور خدا کے دست غیبي کے مدد سے
اپني مشترکہ زندگي کي بنیاد کو
پہلے سے زیادہ مضبوط مستحکم بناسکتے ہیں۔
تجربات کي دھوپ میں
اِس کُہن سال سالک کي رہنما باتیں،
زندگي کے نشیب و فراز والے سفر پر جانے والوں کے لیے
تو شہ راہ ہیں۔
جائیے مل کر زندگي کي تعمیر کیجئے!

امام خمیني٢ نے کہا : ’’جاؤ مل کے زندگي کو تعمیر کرو ‘‘
میں ایک دفعہ حضرت امام خمیني٢ کي خدمت میں شرفیاب ہوا تو وہ گھر پر ایک نکاح پڑھانے کا قصد رکھتے تھے۔ انہوں نے جیسے ہي مجھے دیکھا تو کہا کہ آپ آئیے دوسري طرف سے ’’نکاح‘‘ پڑھائیے۔ وہ ہماري عادت کے برخلاف کہ ہم اپني باتوں کو کافي طول دیتے ہیں لیکن وہ پہلے نکاح پڑھاتے تھے اس کے بعد دو تین نصیحت آموز جملے ارشاد فرماتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے۔ میں نے دیکھا کہ نکاح پڑھانے کے بعد انہوں نے دولہا دلہن کي طرف اپنا رخ کیا اور فرمایا:
’’جاؤ اور مل کر زندگي کي تعمیر کرو‘‘۔
میں نے سوچا کہ ہم اتني تقریریں کرتے ہیں لیکن امام خمیني۲ کا کلام ایک جملے میں خلاصہ ہوتا ہے!۔

موافقت کیا ہے؟
آپ کي کوشش یہ ہوني چاہیے کہ اپني پوري زندگي اور ازدواجي زندگي خصوصاً شادي کے ابتدائي چار پانچ سال آپس میں کامل موافقت رکھتے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئي ایک تھوڑي سے غیر موافق اور مزاج کے خلاف بات کرے یا غیر ذمے داري کا ثبوت دے تو دوسرا بھي اس کے جواب میں غیر ذمے داري کا مظاہرہ کرے اور غیر معقول بات کرے۔ ہر گز نہیں! دونوں کو چاہیے کہ صحیح معنوں میں ایک دوسرے کے موافق اور ہمراہ بنیں۔ اگر آپ نے دیکھا کہ آپ کي زوجہ آپ سے تعاون نہیں کررہي ہے تو آپ کو اپنا دست تعاون بڑھانا اور اس سے سازگار حالات پیدا کرنے چاہیں یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں مل جل کر کام کرنا، دوسرے سے موافقت کرنا اور سامنے والے کي کمي و کوتاہي کو تحمل کرنا اچھي بات ہے۔
سازگاري اور موافقت کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ بیوي یہ دیکھے کہ اس کا شوہر اس کا پسندیدہ اور آئیڈیل ہے لہٰذا اس کي طرف اپنا دستِ تعاون بڑھائے؟ یا شوہر یہ دیکھے کہ اس کي بیوي کامل طور پر ایک مطلوب اور آئیڈیل بیوي ہے تو اُس سے بنائے رکھے اور ہر حال میں اس کا موافق و ہمراہ ہو؟! اگر اس کي ذرّہ برابر کوئي ایک عادت بري ہو یا وہ کوئي ایک غلط حرکت انجام دے تو وہ اُس کو ہر گز قبول نہ کرے۔ کیا یہي ہے موافقت و سازگار حالت پیدا کرنے اور تعاون کا معنیٰ؟ ہر گز نہیں! اگر اسے موافقت کہا جائے تو یہ کام تو خود بخود انجام پاتا ہے اور اس میں آپ کے ارادے کي کوئي ضرورت نہیں ہے ۔یہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ کو موافق و ہمراہ اور سازگار حالات پیدا کرنے والا ہونا چاہیے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حالات جیسے بھي ہوں آپ زندگي کو بنائیں اور اس کي تعمیرکریں۔ یہ ہے موافقت کا مطلب۔ یعني زندگي میں پیش آنے والے ہر مسئلے میں زندگي کو بگڑنے سے بچا ئیں۔
جب ایسے دو انسان باہم زندگي گزاریں کہ جو ایک دوسرے سے آشنائي نہیں رکھتے ہوں اور نہ ہي انہوں نے کبھي مل کر زندگي گزاري ہو، اور تو اور اُن کي صفات و عادات، ثقافت اور آداب و رسوم بھي ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو ممکن ہے کہ پہلے ہي قدم پر اُن کے درمیان بہت سي جگہ نا اتفاقي پیش آئے۔
جب ایسے دو انسان ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے کے ہونے کا عہد کرکے اپني مشترکہ زندگي شروع کریں توایسي صورتحال میں پہلے پہل آدمي کو کچھ سجھائي نہیں دیتا۔ تھوڑي مدّت کے بعد ممکن ہے وہ زندگي میں نا اتفاقي اور اختلافِ نظر کو محسوس کریں تو آیا ان دونوں کو ایک دوسرے سے دل کھٹے کر کے منہ موڑ لینا چاہیے اور وہ یہ کہیں کہ’’یہ مرد یا عورت میرے کسي کام کي نہیں ہے اور میري اس سے نہیں بن سکتي؟!‘‘، نہیں! آپ کو چاہیے کہ خود کو اِس مسئلے سے مطابقت دیں اور اگر یہ قابلِ اصلاح ہے تو اُس کي اصلاح کریں اور اگر یہ دیکھیں کہ یہ قابلِ اصلاح نہیں ہے اور اس کے لیے کوئي کام نہیں کیا جاسکتا تو اسي کے ساتھ جس طرح بھي بن سکے، زندگي گزاریئے۔ ۱
گھر کے ماحول میں اتفاق، تعاون اور موافقت، واجبات سے تعلق رکھتا ہے۔ میاں بیوي ہر گز یہ ارادہ نہ کریں کہ انہوں نے ’’الف سے لیکر ے تک‘‘ جو کچھ کہا کہ اُسي پر عمل کیا جائے ۔ جو چیز بھي اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور جو چیز بھي اُن کے سکون و آرام کا باعث بنتي ہے، بعینہ وہي ہو، نہیں! ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ آپ زندگي کي بنیاد آپس میں اتفاق، موافقت اور ہمراہي پر رکھیں اور یہ چیز بہت ضروري ہے۔ جب بھي آپ یہ دیکھیں کہ آپ کو آپ کا مقصد حاصل نہیں ہورہا ہے سوائے اس کے کہ آپ صورتحال کو برداشت کریں۔ تو آپ کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔
۱ انسان کي دسیوں اچھي صفات و عادات کے مقابلے میں اس کي ایک بري عادت کي وجہ سے اسے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ لہٰذا کوشش یہ ہوني چاہیے کہ اُس کي اُ س ایک بري عادت سے صرفِ نظر کرتے ہوئے زندگي کي مثبت تعمیر کریں۔ کیونکہ ایک بري عادت کي وجہ سے اسے چھوڑدینا اور طلاق دے دینا کہیں کي عقلمندي نہیں ہے۔ (مترجم)
زندگي میں موافقت اور اتفاق و ہمراہي دراصل بقائے زندگي کي اساس ہے۔ یہي چیز ہے جو محبت کي پیدائش کا سبب، برکاتِ الٰہي کے نزول کا باعث بنتي ہے اور دلوں کو نزدیک اور رشتوں کو مستحکم بناتي ہے۔

یورپ کي ایک خوبصورت تعبیر
شادي عبارت ہے دو زندہ اور دھڑکتے دل کے مالک انسانوں کاباہمي تفاہم، اُنس اور اتحاد سے زندگي بسر کرنا۔ البتہ یہ ایک فطري اور طبیعي امر ہے لیکن اسلام نے شادي کے لیے قوانین، زینت اور عظمت و شوکت رکھ کر ہمیشہ کیلئے اُسے برکت عطا کي ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’میاں بیوي کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو سمجھیں اور درک کریں‘‘، یہ ایک یورپي تعبیر ہے لیکن بہت خوبصورت ہے۔ یعني جو بھي سامنے والے کے درد و غم، خواہش اور ضرورت کو درک کرے اور اُس سے بنا کر رکھے تو اسے کہتے ہیں درک کرنا۔ یعني بقولِ معروف، زندگي میں ایک دوسرے کي ضرورت و خواہش کو سمجھنا اور درک کرنا چاہیے اور یہي وہ چیز ہے کہ جو محبت کو زیادہ کرتي ہے۔

کوئي انسان بھي بے عیب نہیں ہے!

اگر آپ نے دیکھا کہ آپ کي شریکہ حیات میں ذرّہ برابر عیب موجود ہے تو سب سے پہلے تو یہ جان لیئے کہ دنیامیں کوئي بھي انسان بے عیب نہیں ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے (زندگي کے ساتھي کا وہ عیب اپنے معالجے کي مدّت گزاررہا ہے تو اُس مدّت میں اور اگر وہ ناقابلِ اصلاح ہے تو آپ کو چاہیے کہ ہمیشہ کیلئے) اُسے تحمل کریں۔ کیونکہ اُسي وقت آپ کي بیوي بھي آپ کے وجود کو آپ کے عیب کے ساتھ برداشت کررہي ہے۔ انسان کو اپنا عیب نظر نہیں آتا (خواہ کتنا ہي بڑا کیوں نہ ہو) لیکن اُسے دوسرے کا (چھوٹا سا)عیب بھي نظر آجاتا ہے۔ بس آپ کو چاہیے کہ اُسے برداشت کریں۔ اگر آپ نے دیکھا کہ وہ قابل اصلاح ہے تو اُسکي اصلاح کیجئے اور اگر وہ قابلِ علاج و اصلاح نہیں تو اُسي کے ساتھ اپني زندگي کي تعمیر کیجئے۔

خاندان کي نابودي کا سبب

اسلام نے گھر کے اندروني ماحول کیلئے ایک اصلاحي اور تربیتي نظام مقرر کیا ہے تاکہ گھر کا اندروني اختلاف خود بخود حل ہوجائے۔ مردکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تھوڑے تحمل، رعایت اور توجہ سے کام لے جبکہ بیوي کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ بھي تھوڑي برداشت، تأمُّل اور غور و فکر کو اپني زندگي میں جگہ
دے۔ اگر یہ تمام چیزیں عملي صورت اختیار کرلیں تو علي القاعدہ کوئي ایک گھر بھي برباد نہیں ہوگا۔

اکثرخاندانوں اور گھرانوں کي بربادي کي وجہ ان تمام دستوار و احکام کو بے اہمیت شمار کرنا اوراُن پر عمل نہ کرنا ہے۔ مرد ہے کہ تحمل اور رعایت کرنے کو اپني ناک کا مسئلہ بناتا ہے اور بیوي ہے کہ عقل و ہوش سے کام لینے کے بجائے میري بات، میرا کام، میري مرضي کي رٹ لگائے رہتي ہے۔ گھر کا مرد بے انتہاغصے اور گرماگرمي سے گھر کے گلستان کو آگ لگاتا ہے تو خاتونِ خانہ بے صبري سے گھر کي بساط الٹتي ہے۔

یہ تمام کام غلط ہیں۔ مرد کا غصہ بھي غلط ہے اور عورت کي سرکشي بھي بے بنیاد اور غیر منطقي۔ اگر مرد غصہ نہ کرے یا اس سے کوئي غلطي اور اشتباہ سر زد نہ ہوتو بیوي بھي سرکشي اور بے صبري نہیں کرے گي۔ انہیں چاہیے کہ ٹھنڈے دماغ، باہمي رضامندي اور تعاون سے زندگي کي تعمیر کریں۔ اگر ایسا ہو تو کوئي بھي خاندان یا گھرانہ نابود ہونے کے بجائے باقي رہے گا۔

دو طرفہ موافقت و ہمراہي

قدیم زمانے میں ہمارے بزرگ بیٹي کي رخصتي کے وقت یہي کہتے تھے کہ ’’بیٹي تم جس گھر میں جارہي ہو اب وہاں سے تمہارا جنازہ ہي نکلے‘‘۔ یعني وہ ہر حالت میں شوہر کي موافق و ہمراہ ہو (خواہ حالات اُس کے موافق ہوں یا مخالف)۔ گویا وہ مرد حضرات کیلئے اِس موافقت، ہمراہي اور اتفاق کے قائل نہیں تھے، جناب یہ درست بات نہیں ہے! اسلام اس کي تائید نہیں کرتا (کہ ساري قید و شروط بیوي کیلئے ہوں اور شوہر اُن سب سے آزاد ہو!) بلکہ وہ یہ دستور دیتا ہے کہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے لڑکے اور لڑکي دونوں مل کر باہمي رضامندي، اتفاق اور تعاون و ہمراہي سے کام کریں اورمل کر زندگي کي تعمیر کریں۔ اُن کي مشترکہ زندگي کي بنیاد ایسي بات پر قائم ہوني چاہیے کہ وہ اپني گھریلو زندگي اور خانداني نظام کو سالم، کامل، آرام اور ایک دوسرے کے عشق و محبت کو درک کرنے کے ساتھ چلائیں، اس راہ پر قدم اٹھائیں اور اس کي حفاظت کریں۔ اگر وہ یہ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو چونکہ اسلام کے بتائے ہوئے تربیتي نظام کے مطابق اس کام کو انجام دینا کوئي مشکل کام نہیں ہے تو اس صورت میں یہ صحیح و سالم گھرانہ ہوگا کہ جسے اسلام پسند کرتا ہے۔

كامياب ازدواجي زندگي كے سنہرے اصول

پانچواں مرحلہ

ہنستي مسكراتي اور خوشحال زندگي

دريچہ

زندگي كي مٹھاس اور شيريني
دراصل مياں بيوي كي عقلمندي مہارت
اور ايک دوسرے كے حقوق و آداب كي رعايت كرنے سے حاصل ہوتي ہے۔
ہمارے پيارے نوجوان لڑكے لڑكيوں كو
اپنے نئے سفر كے آغاز ميں
اپني مشتركہ زندگي كي لازمي ضروريات
اور ذہني اور فكري توانائي كے حصول كے ليے
خود كو
بہت زيادہ مشقت كا محتاج سمجھنا چاہيے۔
اس طرح اُن كي زندگي
روز بروز شيريں اور جاذب ہوتي جائے گي۔
كامياب ازدواجي زندگي كے اس مرحلے پر
ہمارا مہربان رہبر
اپني قوم كے نوجوانوں كو ايک
خوشحال اور ہنستي مسكراتي زندگي تک
جانے والي راہوں كي نشاندہي كررہا ہے۔

عملي شكر سب سے زيادہ اہم ہے
شكر كا مقصد صرف زبان سے’’خدايا تيرا شكر‘‘ كہنا اور سجدہ شكر بجا لانانہيں ہے۔ نعمت كا شكرانہ ہے كہ انسان نعمت كو پہچانے۔ اُسے چاہيے كہ وہ يہ جانے كہ يہ نعمت خداوندِ عالم نے اسے عطا كي ہے، لہٰذا اس نعمت سے ايسا استفادہ اور سلوک اختيار كرے جو خدا كي مرضي و پسند كے عين مطابق ہو۔ يہ ہے نعمت كے شكرانے كا مفہوم۔
اگر زبان سے تو ’’شُكْراً لِلّٰہ‘‘ كہيں ليكن آپ كا دل ميرے ان بيان كردہ مفاہيم سے نا آشنا ہو تو يہ شكر نہيں ہے۔ شادي بھي خداوند عالم كي نعمتوں ميں سے ايک نعمت اور ہديہ ہے۔ خداوند متعال نے بہترين شريکِ حيات يا شريكہ حيات آپ كو دي ہے۔ پس آپ كو چاہيے كہ اس نعمت كا كماحقہ شكر بجالائيں۔

زندگي كے رازوں كي حفاظت كيجئے
شوہر اور بيوي دونوں كو چاہيے كہ اپني زندگي كے اسرار كي حفاظت كريں۔ نہ بيوي اپنے شوہر كے رازوں كو كسي كے سامنے اِفشا كرے، اسي طرح مرد بھي مثلاً اپنے دوستوں ميں، كسي كلب يا دعوت ميں اپني بيوي سے متعلق باتوں كو بيان نہ كرے۔ آپ ان باتوں كا مكمل خيال ركھيے اور راز اور ذاتي باتوں كي حفاظت كيجئے تاكہ ان شاۂ اللہ آپ كي زندگي

مستحکم اور شيريں ہوسکے۔

ایک دوسرے کے غمخوار بنیے
ایک دوسرے کي حقيقي مدد يہ ہے کہ دو انسان ایک دوسرے کے دلوں سے غموں کے بھاري بوجھ کو دور کريں۔ ہر ایک اپني زندگي ميں ایک خاص قسم کے مسائل ميں گرفتار اور مشکل ميں پھنسا رہتا ہے اور ممکن ہے کہ کسي قسم کے شک و ترديد کا شکار ہوجائے۔ يہ اُس کے جيون ساتھي کا فرض ہے کہ ايسے نازک موقع پر اپنے ساتھي کي مدد کے ليے جلدي کرے اور اُس کا ہاتھ تھامے، غم و اندوہ کو اس کے دل سے دور کرکے اس کي راہنمائي کرے اور اس کے شک و شبہہ کو دور اور غلطي کي اصلاح کرے۔

سادہ زندگي اور ميانہ روي
آپ سادہ زندگي گزاريے۔ البتہ يہ بات ضروري ہے کہ ہم بہت زيادہ زہد و تقويٰ کے مالک نہيں ہيں لہٰذا اُس ميں آخري درجے کے زہد و تقويٰ کا تصور نہ کيجئے۔ وہ سادہ زندگي جس کي ہم بات کررہے ہيں وہ زاہد و عابد افراد کے زہد و تقويٰ کے تصور سے بہت مختلف ہے۔ يہ سادگي، لوگوں کي عام روز مرّہ زندگي کے امور سے متعلق ہے۔ وہ سادگي جو ہم نے اختيارکي ہے اگر خدا کے مقرب بندے اسے ديکھيں تو شايد ہماري سادگي کے مفہوم پر ہزاروں اعتراضات کريں۔
کوشش کيجئے کہ آپ کي زندگي اسراف و فضول خرچي کي بنيادوں پر قائم نہ ہو اور آپ اپني زندگي کو سادہ بنائيں۔ اپني زندگي کو خداوند متعال کي پسند کے مطابق گزاريے اور طيّباتِ الٰہي (خدا کي پسنديدہ اور پاک و پاکيزہ چيزوں) سے بہرہ مند ہوں ليکن اعتدال اور ميانہ روي کے ساتھ۔ اعتدال بھي ضروري ہے، ميانہ روي بھي اور عدالت بھي۔ اپني زندگي ميں انصاف کو حاکم بنائيے اور ديکھئے کہ دوسرے کيسي زندگي گزاررہے ہيں۔ اپنے اور دوسروں کے درميان زيادہ فاصلہ ايجاد نہ کيجئے۔
مختلف افراد اور خاندانوں کي سعادت کے اسباب ميں سے ایک سبب يہ ہے کہ بے جا اور فضول قسم کے قوانين، خيالي شان و شوکت اور اسٹيٹس والي زندگي سے دوري اختيار کي جائے اور مادي امور کو حدّ لازم سے زيادہ اہميت نہ دي جائے اور نہ ہي انہيں اپنے سر پر سوار کيا جائے۔ يا کم سے کم يہ کوشش ہوني چاہيے کہ يہ اوپر کے خرچے اور غير اضافي خريداري اور غير ضروري لوازمِ زندگي آپ کي اصلي (اور روز مرّہ) زندگي کا حصّہ شمار نہ ہوں بلکہ وہ ایک ''طرف'' (جانبي) اور سائيڈ کي چيز ہوں۔ زندگي کي بنياد کو ابتداہي سے سادگي کے ساتھ اٹھانا چاہيے اور زندگي کي فضا ايسي فضا ہو جو (افرادِ خانہ کے لئے) قابلِ تحمل ہو۔ سادہ زندگي گزارنا رفاہ اور آسائش سے منافات نہيں رکھتا ہے۔ آسائش بھي درحقيقت سادہ زندگي گزارنے کے سائے ميں ہي حاصل ہوتي ہے۔

ہار جيت کے بغير مقابلہ
خود کو ہوس و رقيب بازي، فضول خرچي اور مادي زرق و برق کا اسير نہيں بنائيے اور کوشش کيجئے کہ زندگي ميں مادّيت کي دوڑ ميں شريک نہ ہوں۔ کوئي بھي اِس دوڑ ميں خوش بخت اور کامياب نہيں ہوسکتا۔ زندگي کي يہ ظاہري زرق و برق اور چمک دمک کسي بھي انسان کو نہ تو خوش بخت کرتي ہے اور نہ ہي اُسے خوشحال اور مطمئن بناتي ہے۔ حقيقت تو يہ ہے کہ انسان کے ہاتھ جو کچھ آتا ہے اُس کے نتيجے ميں اُس کي ہوس کم ہونے کے بجائے بڑھتي ہي رہتي ہے اور يوں وہ ایک بہتر سے بہتر چيز کي تلاش اور خوب سے خوب تر کي جستجو ميں ہي زندگي گزارديتا ہے۔ شريعت نے ہميں زندگي گزارنے کا ایک اصول ديا ہے کہ ''اَلْعِفَافُ وَاَلْکِفَافُ''يعني وہ زندگي جو آساني سے گزاري جا سکے کہ جس ميں تنگي نہ ہو اور انسان کسي کا محتاج نہ ہو۔ آپ بھي اس طرح آگے قدم بڑھائيے۔

کفايت والي زندگي!
عيش و آرام، ٹھاٹھ باٹھ، پيسے کي ريل پيل، زبردستي کے خرچے پاني، اضافي خريداري اور فضول خرچي والي زندگي انسانوں کو بد بخت بناديتي ہے۔ يہ اچھي بات نہيں ہے۔ زندگي آرام اور کفايت کے ساتھ گزارني چاہيے يعني اعتدال اور ميانہ روي کے ساتھ نہ کہ پُر خرچي اور اسراف کے ساتھ۔ ان چند چيزوں کو بعض افراد باہم ملا کر کيوں غلطي کرتے ہيں۔
کفايت والي زندگي اور کافي زندگي کا مقصد روپے پيسے، غذا اور وسائلِ زندگي کي بہتات اور فراواني نہيں ہے بلکہ مراد يہ ہے کہ انسان کسي کا محتاج نہ ہو اور وہ کسي کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے تاکہ وہ ضرورياتِ زندگي کے ليے اپنے پاس موجود کافي مقدار ميں وسائل زندگي سے اپني زندگي چلا سکے۔ انسان کو چاہيے کہ وہ ہنسي خوشي اور قناعت

کا مالک .بھي ہو و اِلّا زيادہ درآمد و تنخواہ، اوپر کے اخراجات اور ٹھاٹھ باٹھ سے زندگي اچھي اور خوشحال نہيں ہوسکتي۔ يہ چيزيں کسي بھي صورت ميں انسان کو حقيقي آرام اور خوشحالي نہيں دے سکتيں ہيں۔
زندگي کو سادہ انداز سے گزارئيے اور جتني بھي اس راہ ميں کوشش کرسکتے ہيں، کيجئے۔ البتہ ہماري مراد ہر گزيہ نہيں ہے کہ گھر کے مرد حضرات اور سر پرست خشک اور زور زبردستي کے زہد و تقويٰ کے ذريعے اپنے اہل و عيال اور نزديکي افراد پر سخت گيري کريں اور وہ تنگي ميں زندگي گزاريں۔ ہماري ہر گز يہ مراد نہيں ہے بلکہ ہماري خواہش يہ ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اپنے عقيدے، ايمان و عشق اور دل کي رضايت و خوشي سے ايک حدپر قانع رہيں۔
کتنا ہي بہتر ہو کہ آپ کي زندگي سادہ ہو اور آپ خود کو اسٹيٹس (نام نہاد حيثيت و آبرو)اور زندگي کي زرق و برق کا اسير نہ بنائيں۔ اگر آپ اس اسٹيٹس کي دوڑ ميں شريک ہوگئے تو اسے چھوڑنا سخت ہوگا۔ اگر کوئي يہ چاہتا ہے کہ اس زمانے ميں سادہ زندگي گزارے تو وہ يہ کام کرسکتا ہے۔ ايک زمانہ تھا کہ يہ کام سخت اور مشکل تھا۔ اگر چہ کہ بعض افراد اپنے ہي ہاتھوں اس کام کو مشکل بناتے ہيں۔ اپنے لباس، خوراک، مسکن، اسٹيٹس اور دنياوي زرق و برق کواپنے اوپر اس حد تک سوار کرليتے ہيں کہ اُسے آسان بنانا دشوار ہوجاتا ہے۔

قناعت سب کے ليے مفيدہے
ميں آپ کي خدمت ميں عرض کرتا ہوں کہ ہم، آپ کو حضرت سلمان فارسي۲ اور حضرت ابوذر ۲ کے زہد کي طرف دعوت نہيں دے رہے ہيں۔ ہم، آپ اور سلمان۲ و ابوذر ۲ ميں بہت زيادہ فاصلہ ہے۔ ہم ميں ہر گز اس بات کي طاقت نہيں ہے کہ ان درجات، بلنديوں اور اعليٰ مقامات تک پہنچيں يا فرض کريں اور آساني سے دل ميں ان مقامات کي آرزو کريں۔ ليکن آپ کي خدمت ميں يہ عرض کروں کہ اگر ہمارے اور اُن کي زندگي کے درميان ہزار درجات کا فاصلہ ہے تو اُس فاصلے کو ۱۰ درجات، ۲۰درجات اور ۱۰۰ درجات سے کم کيا جاسکتا ہے اور اس طرح ہم خود کو اُن کي زندگي کے نزديک کرسکتے ہيں۔ آپ کو چاہيے کہ قناعت کريں اور قناعت کرنے سے ہر گز شرم محسوس نہ کريں۔
بعض لوگ يہ خيال کرتے ہيں کہ قناعت کرنا صرف فقير، خالي ہاتھ اور بے چا رے افراد کا کام ہے اور اگر آدمي کے پاس مال و دولت ہے تو وہ دل کھول کر خرچ کرے اور اُسے قناعت کي کيا ضرورت ہے؟ يہ غلط خيال ہے! آپ کو زندگي اور اُس کے وسائل کي جتني ضرورت ہے فقط اُسے ہي استعمال ميں لائيے، صرف لازمي حدتک ، نہ فضول خرچي کي حد تک۔ کفايت کي حد تک وسائل زندگي استعمال کريں کہ جو انسان کي ضروريات اور اُس کي حاجات کا جواب دينے کے ليے کافي ہو، يعني انسان کسي کا محتاج نہ ہو۔ يہ وہ مقام ہے جہاں انسان کو توقف کرنا چاہيے۔
زندگي سے بے جا اُميديں، غير ضروري اور زيادہ توقعات وابستہ کرنا در حقيقت انسان کي معاشي تنگي اور خود انسان کي اپني پريشاني کا سبب بنتا ہے۔ اگر انسان اپني زندگي سے توقع اور اميديں کم رکھے تو يہ اس کي سعادت کا باعث ہوگي۔ يہ صرف انسان کي آخرت کيلئے ہي اچھي اور سود مند نہيں بلکہ اُس کي دنيا کے ليے بھي فائدہ مند ہے۔
آپ کي پوري کوشش اس بات پر ہوني چاہيے کہ شان و شوکت ميں آگے بڑھنے اور اسٹيٹس کي دوڑ سے دور رہ کر سادہ زندگي گزاريں۔ اور وہ ايسي زندگي ہو کہ جو معاشرے کے متوسط طبقے کے ساتھ مطابقت رکھتي ہو۔ ميں يہ نہيں کہتا کہ اس بارے ميں معاشرے کا نچلا طبقہ آپ کے مدِّنظر ہو، نہيں! بلکہ آپ متوسط طبقے کو ديکھئے ليکن آپ ماديت کي دوڑ کو اہميت و توجہ نہ ديں۔ ٹھيک ہے کہ ہر جگہ ايک مقابلہ اور دوڑ لگي ہوئي ہے۔ جس طرح خدا کي جنّت کي راہ ميں دوڑ لگي ہوئي ہے اسي طرح دنيا کي خيالي جنت کيلئے بھي مقابلہ جاري ہے، اس کي زرق و برق اور شان و شوکت، مقام و قدرت اور شہرت طلبي کيلئے بھي دوڑ لگي ہوئي ہے۔ سب اس مقابلے ميں شريک ہيں ليکن يہ مقابلہ صحيح نہيں ہے۔ آپ ميں سے جو بھي مادہ پرستي اور ماديّت کي دوڑ ميں شريک ہو تو اس کا جيون ساتھي اسے (پيار ومحبت سے)منع کرے اور ايک ناصح کي طرح اس سے برتاؤ کرے۔ بہرحال انسان کو چاہيے کہ زندگي کے تمام مراحل ميں ميانہ روي، قناعت متواضعانہ اور سادہ طريقہ زندگي کو فراموش نہ کرے اور يہي اسلام کي نظر ہے۔

شادي کي تقريب سے آغاز کريں
آپ کو چاہيے کہ زندگي کے تمام امور ميں سادگي کو اپنائيں اور اس کي ابتدا شادي کي تقريبات سے ہوني چاہيے کيونکہ ساري چيزيں يہيں سے شروع ہوتي ہيں۔ اگر شادي کي تقريبات، سادہ منعقد ہوں تو آنے والے دوسرے اقدامات بھي سادہ ہي ہوں گے۔ اگر ايسا نہ ہوا اور آپ نے عياش، فضول خرچ اور اسراف پسند متمول افراد کي طرح شادي کي تقريبات منعقد کيں تو آپ بعد ميں ايک چھوٹے سے گھر جاکر مختصر سے وسائلِ زندگي کے ساتھ زندگي گزارنے پر قادر نہيں ہوں گے۔ بعد ميں ايسا نہيں ہوسکے گا کيونکہ ازدواجي زندگي کي ابتدا اور بنياد ہي خراب ہوچکي ہے اور وہ وقت ہاتھ سے نکل گيا ہے۔

آپ کو چاہیے کہ زندگي کو سادہ زیستي اور سادگي پر کھڑا کریں تاکہ یہ زندگي خود آپ پر، آپ کے اہل و عیال، عزیز واقارب اور معاشرے کے افراد کے لیے آسان ہو، ان شائ اللہ۔

اپنے والدین کا بھي خیال رکھیے

بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ معاشرے میں اسٹیٹس (نام نہاد حیثیت و عزت) کي اِ س دوڑ نے شادي کي پُرخرچ محفلوں(مہندي، مایوں اور چوتھي کي اسراف سے) پُر اور غیر ضروري تقریبات ١ ، آسمان سے باتیں کرتي ہوئیں مہر کي رقموں، جہیز کي لمبي لمبي لسٹوں اور بڑے بڑے شاندار ہوٹلوں اور شادي ہالوں میں شادیوں نے معاشرے کے اخلاق کو بہت بگاڑ دیا ہے!

آپ بیٹے اور بیٹیاں جو داماد اور بہو بن رہے ہیں آپ کو چاہیے کہ اس بُت کو گرانے کیلئے پہلا قدم آپ اٹھائیں۔ آپ کہیے کہ ہمیں ایسي شادي اور ایسي تقریبات نہیں چاہیے اور ہمیں اس جہیز کي بہتات، اسراف والي تقریبات اور بڑے بڑے اور شاندار ہوٹلوں میں شادیوں اور فنکشنوں کي کوئي ضرورت نہیں ہے۔ جب معاشرہ مشکل اور سختي میں ہوا اور جب اُس پر فقر کي بدحالي سایہ فگن ہو تو انسان کودوسرونکي صورتحال پر توجہ کرني چاہیے۔

ہم شادي کرنے والے لڑکے اور لڑکیونکو اس بات کي تاکید کرتے ہیں کہ والدین سے اصرار اور ضد و بحث نہ کریں، اُن سے زیادہ نہ چاہیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کي خواہشات کے دباؤ میں آکر شرما حضوري سے کام لیں اور قرضوں تلے دب جائیں۔

میں اور آپ، سب کو چاہئے ان چیز کو دور پھینکیں۔ شادي درحقیقت صرف ایک مقدس ترین انساني رشتے کا ملاپ ہے۔ یہ ملاپ کیوں اور کس لیے ہے؟ دونوجوانوں کا مل کر گھر بسانا اور نئي زندگي بسر کرنا۔ یہ دنیاکا سب سے زیادہ انسانیت والا کام ہے لہٰذا اسے مادي اور پیسے والا نہ بنائیے۔ یہ آپ کي ذمہ داري ہے کہ اُسے ان خواہشات، رسومات اور روایات سے آلودہ نہ ہونے دیں۔ اگر شادي کرنے والے لڑکے اور لڑکیاں اہلِ قناعت اور سادہ زندگي کے حامي ہوں تو گھر و خاندان کے بڑے بھي ان کي پیروي کرنے میں مجبور ہوجاتے ہیں۔

----

١ مختلف خاندانوں کے مختلف آداب و رسومات نے بھي اجتماعي اخلاق کو بگاڑنے اور شادي جیسے مقدس امر کو مشکل بنانے میں کوئي کسر نہیں اٹھارکھي ہے۔ کہیں بھات کي رسم ہے تو کہیں نیگ و سلامي کي اور اسي طرح کي مختلف رسمیں کہ جن کي وجہ سے متوسط گھرانے کے والدین سالہا سال قرضوں میں دبے رہتے ہیں۔ لڑکیوں کي عمریں نکلي جارہي ہیں اور والدین اس دن کي اُمید میں آس لگائے بیٹھے ہیں کہ جب اُن کي لڑکي کے ہاتھ پیلے ہوں اور وہ اپني زندگي کا آغاز کریں۔ سادہ شادي ہي اس کا واحد علاج ہے۔ آئیے اپني خواہشات کو قربان کرکے معاشرے میں سادي شادیوں کي بنیاد رکھ کر اس ثوابِ جاریہ کا آغاز کریں۔(مترجم)

حجاب اور عفّت

اسلام، حجاب اور پردے کے بارے میں دستور رکھتا ہے۔ قرآن نے حجاب کے بارے میں حدود و قوانین کو بیان کرتے ہوئے اور مرد اور عورت دونوں کے لیے الگ الگ حکم صادر کیے ہیں۔ یہ سب احکامات خودلوگوں ہي کیلئے ہیں اور صرف اس لیے ہیں کہ گھر آباد، خوشحال اور گھروالے خوش بخت ہوں۔ یہ نوجوان دلہنیں جو کسي بھي صورت میں اپنے شوہروں کا ہاتھ چھوڑنا نہیں چاہتي ہیں اور یہ نوجوان لڑکے جو اپني محبوب شریکہ حیات کي جدائي کا تصور بھي نہیں کرسکتے چنانچہ یہ کام حجاب کي حدود اور اس کے قوانین کا لحاظ کیے بغیر نہیں ہوسکتا۔ قرآني آیات اس طرح کي حکمت و دانائي سے بھر پور اور گہري ہیں۔

یہ محرم و نامحرم کے مسائل، حجاب و پردے اور عورت کي حفاظت یہ سب کس کے لیے ہے؟ یہ قرآني حکم ''قُلْ لِلْمُوْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبصَارِھِم وَ یَحْفَظُوْا فُرُوجَھُمْ ۔۔وَقُلْ لِلْمُوْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ'' ١ ۔(اے رسول۰ آپ مومن مرد اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے اپني نگاہوں کو نیچي رکھیں اور اپني شرمگاہونکي حفاظت کریں) ہر چیز کیلئے اپني آنکھیں نہ کھولو اور ہر چیز پر نگاہ نہ ڈالو۔ یہ اس لیے ہے کہ میاں بیوي آپس میں مہربان اور وفادار رہیں۔

وہ مرد اور عورت جو دنیا کے بد ترین معاشروں میں اپني خواہشاتِ نفس پر عمل کرتے ہوں، ہر بُرا راستہ انہوں نے طے کیا ہو، جس طرح اُن کے دل نے کہا بُرائي انجام دي ہو اور جس سے بھي چاہا اس سے تعلق قائم کرچکے ہوں تو اب اُن کیلئے گھرانے کي پُر محبت فضا کي کیا اہمیت ہوگي؟ کچھ بھي نہیں! اور اُن لوگوں نے ان سب کانام رکھا ہے ''آزادي''۔ اگر یہ آزادي ہے تو یہ بشریت کے لیے سب سے بڑي بلا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وہ مرد جو اپني خواہشات کے مطابق جس خاتون سے چاہے لذّت اٹھائے تو اُس کي نہ کوئي لگام ہے اور نہ وہ کسي حدود اور قانون کا پاس رکھتا ہے اور وہ عورت جو حيا، عفّت اور حجاب سے آراستہ نہ ہو تو اُس کي بھي حفاظت کا کوئي انتظام نہيں ہے۔ ايسے مرد و عورت اپني بيويوں اور شوہروں کيلئے کسي قسم کے بھي احترم و اہميت کے قائل نہيں ہيں۔ ليکن اسلام کے ازدواجي نظام ميں مياں بيوي ايک دوسرے کي نسبت ذمے دار، جوابدہ اور ايک دوسرے کو پسند کرنے والے ہيں۔ جہاں وہ ايک دوسرے کے ضرورت مند ہيں اور ان کا وجود ايک دوسرے سے وابستہ ہے۔ اسلام ميں ان قوانين کا عظيم اور طولاني سلسلہ کس ليے ہے؟ اس ليے کہ ايک خاندان کي بنيادين مستحکم ہوں، مياں بيوي ايک دوسرے سے خيانت نہ کريں اور ہميشہ ايک دوسرے کے ساتھ زندگي گزاريں۔

----

١ سورہ نور آيت ٣١ ۔٣٢، اس ميں ہميں يہ حکم ديا گيا ہے کہ اپني نگاہوں ميں سے کچھ نگاہوں کو (جو حرام و شبہات کي طرف اُٹھتي ہوں)نيچي رکھيں نہ کہ ہروقت آنکھوں کو بند رکھيں۔

طُلوعِ عشق

کامياب ازدواجي زندگي کے سنہرے اصول

چھٹا مرحلہ

تذکُّر اور يا د دہاني

دريچہ

زندگي کي خو شحا لي اور شير يني، ميا ں بيو ي کي با ہمي
شر اکت و تعا و ن ، عقلمند ي اور ايک دوسر ے کے حقوق
کي ر عا يت کر نے کي مرہونِ منت ہے حضرت علي ؑ فر ما تے ہيں کہ
لِکُلِّ شَيْئٍ آفَۃ ا
''اس عا لم ميں ہر چيز کيلئے ايک آفت وبلا ہے'' ۔
ہر ذي قيمت اور اہميت و الي چيز کي بہتر ين حفا ظت
اور بہتر اند از ميں اس سے استفا د ہ کر نے کيلئے سب سے پہلے اس کي آفتو ں سے
آگا ہي حا صل کر ني چاہيے۔
اس کے بعد عقلمندي اور ہوش و درايت سے اس کي پائيداري اور حفاظت کے ليے قدم اٹھايا جائے۔ يہ د نيا کي ز ند گي کا قا نو ن ہے۔
چيز جتني زيا دہ قيمتي ہو گي اس کي آفا ت بھي اُس قد ر زيا د ہ اور خطر نا ک ہو ں گي۔
مشتر ک از دواجي زند گي کہ جو ايک مقد س عہد و پيما ن سے شر و ع ہو تي ہے،
انسانوں کے ليے خد ا و ند عا لم کي عظيم الشان نعمتو ں ميں سے ايک نعمت ہے ليکن سا تھ ہي بہت سي آفتوں ميں بھي گھري ہوئي ہے۔
چشم بينا، نوجو ان ہمسر کي سنجيد گي و تو جہ
اور ر استے کي آفا ت کي صحيح شنا خت ہي شيطاني آفتوں سے نجا ت کي ر ا ہ ہے۔
بيد ار ر ہنما اور عقلمند و آگا ہ ہاد ي اس با ر ے ميں آنے و الے خطر ا ت سے ہميں آگا ہ کر ر ہا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

١ بحار الانوار، جلد ٧٠، صفحہ ٢٢٨

ایک دو سر ے کے حسد او ر غیر ت کو نہ جگا ئیے

میں ہمیشہ نوجوان شوہروں کو اس با ت کي تاکید کر تا ہوں کہ آپ نامحرم خو اتین کے ساتھ معاشرت اور نشت و برخاست بلکہ اپني محرم خواتین کے ساتھ ایسا کوئي کام اور بات نہ کریں کہ جس کي وجہ سے آپ کي بیویاں حسد کر نے لگیں۔ اس طر ح نوجوان بیویوں کي خدمت میں تاکید اًعر ض کرتا ہوں کہ وہ اجنبي اور نامعلوم افراد کے ساتھ کوئي کام انجام نہ دیں اور اُن سے گفتگو نہ کریں تاکہ آپ کے شوہروں کي غیرت و حسد نہ جاگے۔ یہ حسد انسان کو بدبین بناتا ہے اور محبت کي بنیادو ں کو کمزور کرکے اُسے جڑ سے ختم کردیتا ہے۔

میاں یا بیوي کي تحقیر، خاند ان کي نابودي کا آغاز
ظلم، اہانت اور بغیر کسي وجہ کے ترجیحي رویہ اختیار کرنا ہر حال میں غلط و ناپسندیدہ ہے۔ اگر آپ دنیا کے سب سے بہترین مرد ہوں اور آپ اپني تعلیم، معلومات اور دیگر جہات سے مکمل انسان ہوں تو آپ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ایک نچلے طبقے کي کم پڑھي لکھي خاتون کے ساتھ چھوٹا سا بھي ظلم کریں اور اس کي اہانت کریں۔ عورت، عورت ہي ہے تا قیامت۔ آپ کو اس کي چھوٹي سے چھوٹي اہانت کا بھي ہر گز حق حاصل نہیں ہے۔یہ صرف ہم ہي سے مخصوص نہیں، یہ پرفیوم میں نہائے ہوئے سوٹ بوٹ والے یو رپي کبھي دوسرے معاشروں کے باشندوں پر بدترین انداز میں ظلم کرتے ہیں۔ مرد، عورت سے کتنا ہي بلند مقام کیوں نہ رکھتا ہو، اُسے یہ حق نہیں کہ اپني بیو ي پر ظلم و جفا کرے۔
بیوي کیلئے بھي یہي حکم ہے۔ کبھي کبھار ایک پڑھي لکھي خاتون ایک عام سے نوکري والے یا مزدور سے شادي کرتي ہے چنانچہ اُسے بھي یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے شوہر کي تحقیر کرے۔ اس کا شوہر کیسا بھي ہو بہرحال اپني بیوي کي تکیہ گاہ ہے اور بیوي کو اُسي پر تکیہ اور بھروسہ کرنا چاہیے۔
یہ بیوي کي ذمہ داري ہے کہ وہ روحي طور پر اپنے شوہر کي ایسي حفاظت کرے کہ اُس پر تکیہ کرسکے۔ اگر ایسا ہو تو یہ صحیح و سالم گھرانہ ہے۔ اگر آپ نے اس طرح اپنے گھر کو بسایا تو جان لیے کہ آپ نے اپني خوش بختي کے ایک اساسي رکن کي حفاظت کرلي ہے ۔

آئیڈیل کي تلاش میں افراط سے کام لینا
لڑکے اور لڑکیوں کو چا ہیے کہ زندگي کے آئیڈیل کے پیچھے نہ بھاگیں۔ شا دي میں کوئي بھي آئیڈیل نہیں ہوتا ہے اور نہ ہي انسا ن اپنے آئیڈیل کو ڈھونڈسکتا ہے۔ اُنہیں چا ہیے کہ مل جل کر زندگي کي تعمیر کریں۔خداوند عالم ان کي زندگي کو شیریں کرے گا، انہیں برکت عطا کرے گا اور اُنہیں رضا ئے الٰہي حاصل ہوگي، ان شائَ اللہ۔
شادي کے ابتد امیں جب میاں بیوي ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو انہیں سامنے سب کچھ اچھا اور خوبصورت ہي نظر آتا ہے،کچھ مدت بعد وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے،مناسب ہے،اس کے بعد نقائص،کمي و کوتاہي اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دونوں میں نظر آنے لگتي ہیں۔لیکن ان تمام باتوں کو میاں بیوي کے لیے سرد مہري اور دل کي تنگي کا باعث نہیں بننا چاہیے۔ بلکہ انہي کوتاہیوں اور کمزور یوں کے ساتھ ہي زندگي گزارني چاہیے کیونکہ آئیڈیل اور بے عیب مرد اور عورت اس عالم ہستي میں کہیں بھي نہیں مل سکتے۔

غیر شرعي معاشرت
وہ مرد جو غیر نامحرم خواتین سے سروکار رکھتا ہے تو مختلف سطح پر دوجگہ اس کي جبلي خواہشات کي سیرابي کا امکان موجود ہے۔ ایسا آدمي جو کبھي بھي فطري خواہشات کي سیرابي کیلئے اپني بیوي پر اکتفا نہیں کرے گایہ اس مرد کي مانند نہیں ہے کہ جو کسي بھي نامحرم عورت پر نظریں نہیں اٹھاتا ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ عورت اجتماعات اور محفلوں میں نامحرم مردوں سے مخلوط نہ ہو،اسي لیے ہے کہ یہ عورت صرف اپنے شوہر کو اپنا دل دے، اور اسي کي عاشق ہو۔ اگر اس عورت کي حالت یہ ہو کہ اس کا شوہر اس کیلئے عام سا انسان اور معمولي شوہر ہوجائے تو اس مرد کي عورت کي نگاہوں میں کوئي وقعت وحیثیت نہیں ہوگي جیسا کہ آجکل ہمیں مغربي معاشرے میں نظر آرہا ہے۔ ایسي عورت کہتي ہے کہ میرے اپنے شوہر سے بني بني اور نہیں بني تو نہیں بني، میں طلاق لے لوں گي اور قصے کویہیں تمام کردوں گي۔ تم اپني

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

راہ لو اور میں اپني راہ! یہ بہت بري صورتحال ہے۔کچھ خواتین ایسي ہیں جو اس بات کي کوشش کررہي ہیں کہ خواتین کي حالت ایسي ہوجائے۔یقین رکھیے یہ بات خود خواتین کیلئے مضر ہے اور انہیں کبھي فائدہ نہیں پہنچاسکے گي کیونکہ یہ سوچ، خاندان کي بنیادوں کو متزلزل کر دیتي ہے۔

گھر کي چار دیواري اور عفت و نا موس ،گھر کے محافظ ہیں
محرم و نامحرم، حجاب، نگاہ کرنے اور نگاہ نہ کرنے کے مسائل اور غیر صحیح اور نقصاندہ طریقہ زندگي یہ وہ چیز یں ہیں کہ جن کي اسلام میں بہت زیادہ تاکید کي گئي ہے۔بعض(اسلامي)ممالک میں اور جہاں اسلام نہیں ہے وہاں ان چیزوں کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔
صحیح ہے کہ یہ مسائل مرد و عورت کیلئے ایک خاص قسم کي محدودیت کا باعث بنتے ہیں لیکن شریعت نے ان قوانین کو خانداني نظام زندگي اور ایک گھرانے کي بنیادوں کے استحکام، پائیداري، اسکي حفاظت اور خوشحالي کیلئے وضع کیا ہے۔اگر ان مسائل و قوانین میں ہر انسان تدبر و تآمل کرے تو وہ حکمت کے بیش بہا گوہروں کو موجود پائے گا۔
یہ جو آپ دیکھتے ہیں کہ اسلام میں محرم و نامحرم کے مسائل اور مرد و عورت کے الگ الگ ہونے پر اتني زیادہ تاکید کي گئي ہے یہ دقیانوسي اور فرسودہ باتیں نہیں ہیں کہ جو انسان کو پتھر کے زمانے کي طرف ماضي میں لے جائیں۔ یہ باتیں دراصل انساني اور بشري مفاہیم کا اہم ترین حصہ ہیں۔ ان میں سب سے اہم ترین عنصر یہ ہے کہ خاندان کي بنیادیں مستحکم ہوں۔ میاں بیوي کا آپس میں احساس وفاداري کرنا اور حسد سے پرہیز کرنا یہ بھي بہت اہم بات ہے۔
اسلام کا دیا ہو احجاب،اسلام میں حرام کردہ نظریں اور اسلام کا ممنوع کیا ہوا میل جول اور طرزِ معاشرت اسي لیے ہے کہ آپ کا دل اور محبت ایک نکتے پر متمرکز ہوجائے۔ اسلام کے بیان کردہ حجاب، چہرے کو چھپانے اور مرد و عورت کے باہمي مخلوط طرز معاشرت کي نفي جیسي باتوں کو دیکھ کر کوتاہ نظر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف ظاہري سي باتیں ہیں، نہیں! حقیقتاً یہ بہت گہري اور عمیق باتیں ہیں۔ یہ باتیں اس لیے ہیں کہ خاندان اپني جگہ قائم رہیں اور میانبیوي کے دل ایک دوسرے سے جڑے اور گھرانے خوشحال اور مستحکم رہیں۔ ان احکام کي وجہ یہي ہے۔ یہ محرم ہے، وہ نامحرم ہے، فلانکو نہ دیکھو، فلاں کے ساتھ میل جول اور نشست وبرخاست نہ رکھو، فلاں سے ہاتھ نہ ملاؤ، فلاں کے سامنے نہ ہنسو، نامحرم کے سامنے زینت و آرائش نہ کرو اور خود کو دوسروں کے سامنے جلوہ نہ دو، اگر آپ اسلام کي بیان کردہ ان تمام باتوں اور فقہ و شریعت کے بیان کردہ ان تمام پروگراموں پر عمل پیرا ہوں تو آپ کا یہ چھوٹا سا گلشن ہرا بھرا رہے گا اور بلائیں اور آفتیں اِسے کوئي نقصان نہیں پہنچا سکیں گي۔
میاں بیوي اس بات کا اچھي طرح احساس کر یں کہ وہ ایک دوسرے سے وابستہ ہیں ان کا وجود ایک دوسرے کے بغیر نا مکمل ہے اور وہ ایک گھر میں رہتے ہیں۔ بیوي ہر گز یہ محسوس نہیں کرتي کہ گھر اس کیلئے ایک جھنجھٹ اور اس کے ہاتھ کي زنجیر ہے۔ اسي طرح شوہر بھي یہ احساس نہیں کرتا کہ اس کا گھر اور بیوي اس کیلئے باعث زحمت ہیں۔
اسلام نے اس قدر جو تا کید کي ہے کہ نامحرم کیلئے اپني آنکھوں کو بند رکھو، تمہاري آنکھیں کوئي بھي حرام چیز نہ دیکھیں تو یہ صرف اس لیے ہے کہ جب آنکھ کسي کو دیکھے گي تو آپ کي بیوي یا میاں کے پیار کا کچھ حصہ بھي اس کي طرف چلا جائے گا۔ (دیکھنے والا) خوا ہ مرد ہو یا عورت اس میں کوئي فرق نہیں ہے۔مرد کیلئے ایک اور طرح سے حکم ہے اور عورت کیلئے ایک اور طرح سے فرمان موجود ہے۔ جب پیار کم ہو گا تو محبت بھي کمزور ہو جائے گي اور جب محبت ضعیف ہو گي تو گھر کي بنیادیں بھي متزلزل ہو جائیں گي۔ اس وقت جو چیز آپ کیلئے لازمي و ضروري ہو گي وہ آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گي اور جو آپ کیلئے ضرر و نقصان کا باعث ہوگي وہ آپ تک پہنچ جائے گي۔

طُلوعِ عشق

کامیاب ازدواجي زندگي کے سنہرے اصول

ساتواں مرحلہ

آساني اور چھوٹ دينا

الف :شادي بياہ کي تقريبات ميں شاہا نہ تجمل اور اسراف
ب :مہر،خلوص و سچائي کي علامت يا لڑکي کي قيمت؟
ج :جہيز زندگي کي آساني يا فخر و مباہات کا ذريعہ؟

دريچہ
ہم انسانوں کي زندگي ميں
سب سے بڑي جس آفت کا سب سے زيادہ مشاہدہ کيا جاسکتا ہے
وہ ''کسي کام کو سخت بناکر انجام'' دينا ہے۔
جب ايک کام کو آساني سے انجام ديا جاسکتا ہے تو ہم اسے مشکل سے کيوں انجام ديتے ہيں؟
درحقيقت اس طرح خود کو اور دوسروں کو مشکل سے دوچار کرديتے ہيں ۔
خام خيالي ،بے جا قسم کي فکر ميں پڑنا اور کاموں کو بغير کسي سبب کے طول دينا
دراصل خود سختي کے جال ميں پھنسانا ہے!
ہم اپني زندگي ميں طبيعي، فطري
اور عام طور پر بہت سي مشکلات ميں گرفتار ہيں۔
يہ کس قدر احمقانہ بات ہوگي کہ
عقل و منطق کے اصول و قوانين کي عدم پابندي کے ذريعے
ہم اپنے کاموں کو پہلے سے زيادہ مشکل بناديں!
تمام افراد تھوڑے سے غورو فکر سے يہ بات اچھي طرح جان سکتے ہيں کہ
کسي بھي کام کو سنجيدگي ،تو جہ، مستحکمي،منظم اور بہترين انداز سے انجام دينے اور
اُسے پيچيدہ ،سخت اور مشکل بنانے ميں زمين آسمان کا فرق ہے۔
کاموں کو مشکل بنا کر انجام دينا فرصت کو ختم کردينا ہے،عمر کو برباد کرتا ہے اور
کاميابي کے امکان کو کم اور افسردگي و سرد مہري کو زيادہ کرتا ہے۔
اِس کے ساتھ سرمائے کو نابود کرکے زندگي کو تلخ بناتا ہے۔
يہي وجہ ہے کہ حضرت ختمي مرتبت •
ايسے افراد سے جو کاموں کو سخت بناتے اور سخت گيري سے پيش آتے ہيں،
دوري اختيار کرتے ہوئے خود کو ان سے دور کرتے ہيں۔
''وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِيْنَ'' ١ ۔
ہمارے معاشرے ميں موجود بہت سے گھرانے اور خاندان
اِس خطرناک آفت و بيماري ميں مبتلا ہيں،
جس کي وجہ سے بہت سے اہم مسائل روبہ زوال ہيں۔
اِن جملہ مسائل ميں سے ايک اہم اور تقدير ساز مسئلہ شادي ہے۔
آداب و رسومات کي بجا آوري اور آبرومندي، اسٹيٹس، معاشرتي حيثيت اور
ناک کا مسئلہ بنانے اور
دولہا دلہن کي شان و شوکت کو بڑھانے کے بہانے سے ہم نے
زندگي کے ان يادگار اور شيريں لمحات کو
ايک وحشتناک خواب ميں تبديل کرديا ہے۔
اِس تلخ اور کڑوي بيماري نے بہت سے نوجوانوں کو
اپني زندگي اور گھر بسانے سے نااُميد کرديا ہے،

جبکہ بہت سے دوسروں کو ان کي مشترکہ زندگي کي ابتدامیں ہي
بہت سي مشکلات سے دوچار کردیا ہے۔
بہت سے گھرانے اپني اولاد کي شادي کي عمر نزدیک آنے پر
خوشي و سرور کے بجائے اضطراب و پریشاني کا اظہار کرتے ہیں۔
غیر شادي شدہ رہنے کي طولاني مدت اور شادي میں تا خیر سے پیدا ہونے والي
ثقافتي، تربیتي اور اخلاقي مشکلات ناقابلِ شمار ہیں۔
جہیز کي لعنت کے نتیجے میں ایک مشقت اور درد سر والي زندگي نے

----

١ سورہ ص آیت ٨٦. ''اور میں نہ بناوٹ کرنے (اور نہ غلط بیان کرنے) والا ہوں''۔

دو نوجوانوں کي زندگي کي شیریني کو تلخي میں تبدیل کر دیا ہے۔
اِس اجتماعي اور معاشرتي بیماري میں ہم سب برابر شریک ہیں،
لیکن ہم سب میں سے
اِن تمام مسائل کو مشکل بنانے والے خاندان،
خدا کے سامنے سب سے زیادہ جوابدہ ہیں۔
لہٰذااس اجتماعي مشکل کو بر طرف کرنے کے لیے ہم سب کو میدان عمل میں آنا ہوگا
تاکہ اس خدائي حکم اور آسماني رشتے اور جاہلیت کو قید و بند سے نجات دیں
اور نوجوانوں کیلئے زندگي کے راستے کو ہموار کریں۔
ان جاہلانہ رسوم و آداب اور احمقانہ روش اور طرزِ فکر کے منحوس اثرات کو
اِس فطري ناموس اور اسلامي سنت میں جگہ جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔
اپنے ہمسفر (میاں یا بیوي)کے انتخاب میں ہم نے لڑکے لڑکي کے کفو
اور ہم پلہ ہونے میں دین، تقوي اور اخلاق کي جگہ
بہت سي عجیب و غریب شرائط کو داخل کردیا ہے!
مہر، جو انسان کي سچائي و صداقت کیلئے ہدیہ ہے
اور سنت نبوي ٠ میں جس کے مال و دولت ہونے کي فکر پر کوئي توجہ نہیں دي گئي ہے
بلکہ جس کے کم ہونے کو دلہن کے نیک قدم
اور اچھے شگون کي علامت قرار دیا گیا ہے، کو لڑکیوں کي قیمت میں تبدیل کردیا ہے!
جہیز نے جو والدین کي اپني اولاد سے محبت و دوستي کي نشاني
اور اِن کي مشترکہ ازدواجي زندگي کے آغاز کو
سہل اور آسان بنانے کا وسیلہ ہے، ان کي زندگي کي راہ کي رکاوٹ
اور خاندانوں کیلئے ایک بڑي مصیبت بنادي ہے!
شادي، بارات اور ولیمے کے جوڑوں اور دیگر چیزوں کي خریداري
اور شاپنگ کے نام پر لمبے چوڑے خرچوں کو نوجوانوں اور ان کے گھروالوں پر تھونپ دیا ہے۔
شادي بیاہ اور ولیمے کي تقریبات
جو دو خاندانوں کي خوشي اور سرور کا ذریعہ ہیں، کے لیے فضول خرچي، اسراف
اور زبردستي کے خرچوں کي اسقدر کڑي شرئط لگا دي گئي ہیں
کہ ان شادیانوں کے پیچھے اشکبار آنکھیں
اور غم کے دریا میں ڈوبے ہوئے دل نظر آرہے ہیں۔
توجہ فرمائیے کہ
جس چیز میں خدا اور اس کے رسول٠ کي مرضي و خوشي ہے
اور اُس چیز میں جسے ہم انجام دیتے ہیں، کتنا زیادہ فاصلہ ہے؟
ہمیں صدق دل سے اعتراف کرنا چاہیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ آسان اور سادي شادي کيلئے شريعت نے
جتني تاکيد کي ہے ہم نے اس کے مقابلے ميں اسے مشکل بنانے ميں ہي قدم اٹھايا ہے۔
جھوٹي حيثيت آبرو اور اسٹيٹس کي يہ دوڑ نجانے کب ختم ہوگي؟
اس معاشرتي انحراف اور ناسور کي تدبير و دوا کے ليے
ہم ''اُس ''کي محفل ميں آئے ہيں۔
وہ اپني حکيمانہ نظر وں سے درد کو بھي پہچانتا ہے
اور شفا کيلئے اپنا طبيبانہ نسخہ بھي ديتا ہے،
مصلحانہ انداز ميں نصيحت بھي کرتا ہے
اور ہم سب کو
رسول اکرم
اور عليؑ و فاطمہؑ کي سيرت کي طرف
دعوت بھي ديتا ہے۔

طُلوعِ عشق

الف :شادي بياہ کي تقريبات ميں شاہانہ تجمل اور اسراف

اسلامي شادي کي سادہ مگر پر رونق محفل

اگر آپ مختلف اقوام عالم ميں شادي کي تقريبات کو ملاحظہ کريں تو آپ اسلام ميں شادي کي تقريب کو سادہ پائيں گے ۔البتہ جشن و سرو ر اورخوشي منانے اور اس کے اظہار کرنے ميں کوئي عيب نہيں ہے۔ ہر کوئي اپنے ذاتي ميل اور شوق کي بنا پر جتنا چاہے خوشي و مسرت کا اظہار کرے ليکن يہ سب شادي کي ديني تقريبات اور دين کا حصہ نہيں ہے۔جو بھي چاہے وہ يہ کام انجام دے سکتا ہے اور جو نہ چاہے وہ انجام نہ دے مثلاً وہ حتماً ايک معبد و عبادت خانے (گرجا گھر)ميں جاکر کسي کے سامنے دو زانوہوکر فلاں فلاں کام انجام ديں۔وہ تمام مراسم اور رسومات جو دوسري قوموں ميں موجود ہيں اسلام ميں نہيں ہيں۔

اسلام ميں صرف ايک شرعي صيغہ (نکاح)ہے کہ جسے پڑھنا چاہيے۔ البتہ اسلام ميں مختلف معاملات اور لين دين کہ جن کي اہميت شادي سے کم ہے، ميں ہم گواہ بناتے ہيں۔ اب تو باقاعدہ نکاح رجسٹر ار نکاح نامے کو رجسٹر ڈ کرتا ہے، رجسٹرڈ کرانے کے اپنے دفاتر ہيں اور اس کام ميں کسي قسم کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ، دکھاوے اور فضو ل خرچي کي ضرورت نہيں ہے۔ لوگ بہت آساني اور بغير اسراف و فضول خرچي کے شادي کا يہ مقدس کام انجام دے سکتے ہيں۔

اسلامي نکاح يا جاہلي نکاح

شريعت نے شادي سے زمانہ جاہليت کي قيدوشرط کو ہٹاکر اسے ايک نئي فکر، شرائط اور خاص طريقہ کار عطا کيا ہے۔ اگر ہم کوئي ايسا کام کريں کہ ہماري شادي کي تقريبات اسلام کي دور کردہ چيزوں سے پاک اور اسلام کے بتائے ہوئے طريقہ کار سے آراستہ ہوں تو ہماري يہ شادياں اسلامي کہلائيں گي اور نکاح بھي پيغمبر اسلام کي خوشنودي کے مطابق انجام پائے گاليکن خدانخواستہ اگر ہم نے اسلام کي طرف سے ممنوع شدہ اور زمانہ جاہليت کي رسومات کو اپني شادي ميں جگہ دي تو اس وقت ہمارا نکاح اور تقريبات جاہلانہ کہلائيں گي۔

ہم مسلمان ہيں اور ہمارا نام بھي مسلمان ہے ليکن ہمارا کام غير اسلامي اور جاہلانہ ہوگا۔ يا اگر وہ چيزيں کہ اسلام نے شادي ميں جن کا خيال رکھنے کا حکم ديا ہے، خيال نہ رکھيں تو اس وقت بھي ہماري شادي کامل طور پر اسلامي نہيں ہوگي۔ اگر شادي اسلامي طريقے سے انجام پائے يعني قرآن اور اسلام کي بيان کردہ روش کے مطابق تو زندگي بھي شيريں ہوگي اور مياں بيوي اچھي زندگي گزاريں گے۔

شادي کو آسان بنائيں، خدا آپ کي مدد کرے گا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب بھي شادي کي بات ہوتي ہے تو نوجوان يہ کہتے ہيں کہ اگر ہم ابھي شادي کريں تو گھر اور کام کيلئے کيا کريں گے؟ يہ وہي شرائط اور پابندياں ہيں کہ جو ہميشہ اصلي اور بنيادي کاموں کا راستہ روکتي ہيں۔ خدا وند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ ''اِنْ يَّکُوْنُوْا فُقَرَائَ يُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ''(اگر وہ فقير و ضرورت مندہوں گے تو خدا نہيں اپنے فضل سے غني کردے گا) يعني خداوندعالم ان کي مدد کرے گا۔آپ شادي کريں۔

جو لوگ (فقر کے خوف کو شادي کي راہ ميں رکاوٹ بننے سے روکتے ہوئے) شادي کرتے ہيں تو يہ شادي ان کي معيشت ميں کسي خاص مشکل کا سبب نہيں بنتي ہے بلکہ اس کے برعکس خدا انہيں اپنے فضل و کرم سے غني بھي کرتا ہے۔ جي ہاں يہ خدا وند عالم کا قول ہے! ليکن ہم اپنے ليے ايک کي جگہ دس غير ضروري خرچ کرتے ہيں ،زندگي کے غير ضروري اور اضافي خرچوں کو بڑھاتے ہيں اور جھوٹي ضرورتوں کو وجود ميں لاتے ہيں۔

جي ہاں جب يہ ہوگا تو مشکل تو پيش آئے گي۔ غلطي کس کي ہے؟ پہلے درجے پر غلطي اہل ثروت اور متمول افراد کي ہے، وہ افراد جو زندگي کي آسائشوں سے بہرہ مند ہوں، جو سطح زندگي کو اوپر لے جاتے ہيں ،خواہشات،توقع،اميدوں،جھوٹي آرزوؤں اور غير ضروري حاجتوں کي سطح کو بلند کرتے ہيں۔ اس کے بعد بعض اعليٰ حکام کي غلطي ہے کہ جن کو آکر عوام کے سامنے ان چيزوں کيلئے بولنا اور آسان شادي کے وسائل فراہم کرنا چاہيے ليکن وہ يہ کام انجام نہيں ديتے ہيں۔ ہم يہ نہيں کہنا چاہتے ہيں کہ نوجوانوں اور ان کي شادي کي نسبت حکومتوں کي کوئي ذمے داري نہيں ہے۔ ليکن ايک اسلامي معاشرے ميں اس چيز کو رواج پانا چاہيے کہ شادي ايک ضرورت ہے اور اسے صحيح وقت پر اپني سادگي کے ساتھ انجام پانا چاہيے۔

يہ جو لڑکياں کہتي ہيں کہ ہم ابھي شادي کيلئے تيار نہيں ہوئے ہيں يا لڑکے جو يہ کہتے ہوئے نظر آتے ہيں کہ شادي ابھي ہمارے بس کي بات نہيں، ان کي يہ باتيں کوئي معقول اور منطقي نہيں ہيں۔ زندگي کے بہت سے مسائل ميں ہم ديکھتے ہيں نوجوان آمادہ ہيں، ان کي وضع زندگي بھي اچھي ہے۔ وہ خود بھي اچھے ہيں اور مسائل کو اچھي طرح سمجھتے اور درک کرتے ہيں۔ ليکن سمجھنا چاہيے کہ رشتہ ازواج ميں منسلک ہونا دراصل ايک قسم کا عہد وپيمان اور ذمے داري ہے ١ ۔ انسان کي ذمے داري کو قبول نہ کرنے کي يہ عادت اس کام کي انجام دہي ميں تھوڑي بہت رکاوٹ بن جاتي ہے۔

اظہارِ خوشي اور مہمانوں کي دعوت، درست مگر اسراف نہ ہو!

عياشي ،شاہانہ خرچ، فضول خرچي اور اسراف ايک معاشرے کيلئے مضر اور نقصاندہ ہيں۔ وہ لوگ جوشاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور فضول خرچي کي مخالفت کرتے ہيں تو اس کا مطلب يہ نہيں ہے کہ وہ زندگي کي لذتوں اور خوشيوں سے بے خبر ہيں۔ نہيں! بلکہ وہ ان کاموں کو معاشرے کيلئے نقصاندہ جانتے ہيں بالکل ايک مضر دوا يا فاسد خوراک کي مانند۔ بيش از حد خرچے اور تصنع و تجملات معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہيں ليکن اگر يہ معقول و مناسب حد پر رہيں تو اس ميں کوئي عيب نہيں ہے۔ ليکن اگر انہي چيزوں ميں دوڑ شروع ہوجائے اور ايک دوسرے پر سبقت لينے کا خيال ذہن ميں آئے تو يہ اپني حد سے تجاوز کرکے آگے بڑھ جائے گا۔

١ جب آپ کہيں نوکري کرتے ہيں خواہ وہ حکومتي محکمہ ہو يا پرائيوٹ ادارہ تو آپ کے اس ادارے ميں ايک مقام و پوسٹ کي مناسبت سے آپ کي تنخواہ مقرر کي جاتي ہے ليکن جب آپ کو اعليٰ درجے کيلئے ترقي دي جاتي ہے تو آپ کي تنخواہ بھي بڑھتي ہے، الاؤنس ميں بھي اضافہ ہوتا ہے، گاڑي بھي ملتي ہے اور پي آر بھي بڑھتي ہے ليکن ان سب کے ساتھ ساتھ آپ کي ذمے داري بھي بڑھتي ہے اور آپ کے ماتحت افراد ميں بھي اضافہ ہوتا ہے۔ ہر آدمي اپني ترقي سے خوش ہوتا ہے۔ ليکن کيا آپ اس ذمے داري سے پہلو تہي کرنے کي وجہ سے تنخواہ، تمام الاؤنس اور ديگر مراعات سے صرف نظر کريں گے؟ ہر گز نہيں آپ عہدے کي ترقي کے ساتھ ساتھ ذمے داري کو بھي قبول کرتے ہيں ۔اسي طرح شادي ميں بھي انسان کو بہت سي سہوليات ملتي ہيں ليکن ساتھ ہي ذمے داري بھي بڑھتي ہے۔ اب آپ کے ساتھ آپ کي بيوي اور آپ کا چھوٹا سا خاندان بھي ہوتا ہے۔ (مترجم)

کچھ لوگ ہيں کہ جو (غذا ميں) اسراف کرتے ہيں، اسے پھينکتے اور گراتے ہيں۔ آج کے موجودہ زمانے ميں جبکہ بہت سے فقير ہمارے معاشرے ميں ہيں اور بہت سے ايسے افراد بھي ہيں کہ جو زندگي کي بنياد ي سہوليات سے بھي محروم ہيں، يہ کام سراسر اسراف و فضول خرچي ہے، اپني حد سے بہت زيادہ ہے اور بے بنياد بھي۔ جو بھي يہ کام کرے گا برا کرے گا۔

کچھ لوگ ہيں کہ جو انہي کاموں سے ثواب حاصل کرنے کے بجائے گناہ و عذاب حاصل کرتے ہيں۔ حرام کا مطلب صرف يہ نہيں ہے کہ محرم و نا محرم اور ديگر مسائل کا خيال نہ رکھا جائے، صحيح ہے کہ يہ بھي حرام کام ہيں ليکن بيش از حد خرچ کرنا اور فضول خرچي کرنا بھي حرام ہے،زندگي کي سہوليات سے محروم اور تہي دست افراد کي دل آزاري بھي بہت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے موارد میں حرام ہے۔ اسي طرح بیٹي کے جہیز کو بنانے میں حلال و حرام کي پرواہ نہ کرنا اور ان وسائل میں افراط سے کام لینا بھي حرام ہے۔

میں ان لوگوں سے ہر گز راضي نہیں ہوں کہ جو شادي کي تقریبات اور اس سے مربوط مسائل میں اسراف و فضول خرچي سے دوسروں کے لیے مشکلات کے پہاڑ کھڑے کرتے ہیں۔ ہم خوشي کے اظہار، جشن منانے اور مہمانوں کي دعوت کرنے کي حمایت کرتے ہیں لیکن ان سب میں اسراف و فضول خرچي کے مخالف ہیں۔

بہت سے ایسے لڑکے لڑکیاں ہیں جو اہلِ ثروت کي عیاشیوں اور فضول خرچیوں کي وجہ سے اپنے پاس زندگي کے وسائل میں کمي، حزن و غم اور ایک قسم کي ملامت کا احساس کرتے ہیں اور اُن میں احساسِ کمتري پیدا ہوتا ہے۔

یہ بڑے بڑے ہوٹل اور شادي ہال شادي کو شیریں نہیں بناتے

اِن بڑے بڑے اور پُر خرچ ہوٹلوں، شادي ہالوں اور فضول خرچي والي تقریبات کو چھوڑ دیجئے۔ ممکن ہے کہ کوئي کسي شادي ہال میں سادہ سي شادي کي تقریب منعقد کرے تو اس میں کوئي عیب نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ شادي ہال میں کسي بھي صورت میں شادي نہ کي جائے۔ چونکہ بعض گھروں میں اتني گنجائش نہیں ہوتي اور وہاں امکانات اور سہولیات بھي نہیں ہوتي ہیں (تو اس صورت میں شادي ہال کو استعمال کرنے میں کوئي مضائقہ نہیں ہے) لیکن اسراف نہ کریں۔ شادي میں خوشي کا اظہار کرنا، مہمانوں کو دعوت دینا، رشتہ داروں، نزدیکي افراد اور دوستوں کو مدعو کرنا اچھي بات ہے لیکن اسراف کرنا برا ہے اور نہ ہي مسلمان قوم کے شان کے مطابق ہے۔

شادي، نکاح اور ولیمے کي تقریبا ت اور جشن و مسرّت اچھي چیز ہے۔ حتیٰ کہ رسول ختمي مرتبت • نے بھي اپني صاحبزادي کي شادي کے موقع پر ایک محفل منعقد کي، خوشي و مسرّت کا اظہار کیا، لوگوں نے اشعار پڑھے، خواتین نے تالیاں بجا کر خوشي کا اظہار کیا۔ لہٰذا آپ کي کوشش یہ ہوني چاہیے کہ شادي کي تقریبات اور اس سے مربوط مسائل میں اسراف نہ ہو۔

ہمارے یہاں کي شادي، ولیمہ، مہندي اور چوتھي وغیرہ کي پُر خرچ محافل، اسراف و فضول خرچ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ مہنگے ہوٹلوں اور گراں قیمت شادي ہالوں میں تقریبات منعقد کي جاتي ہیں، انواع و اقسام کے کھانوں، پھلوں اور میٹھے پر بہت زیادہ رقم صرف کي جاتي ہے، کھانے زمین پر گرتے ہیں، کوڑے میں پھینکا جاتا ہے اور یوں غذا ضائع ہوتي ہے۔ کس لیے؟ صرف حیثیت ، آبرو اور اسٹیٹس دکھانے کے لیے؟ !صرف اس لیے کہ اسراف کي دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں؟!

فضول خرچي نہ کریں۔ اگر آپ نے فضول خرچي کي تو نہ صرف یہ کہ آپ نے خود کو نقصان پہنچایا بلکہ لوگوں کو بھي نقصان سے دوچار کیا۔ آپ نے اپنے نوجوانوں لڑکے لڑکیوں کي اُمیدوں اور آرزوؤں کا بھي گلا گھونٹا اور رسولِ اکرم • کي نگاہوں میں خود کو بے آبرو کیا اور آپ نے اپنے اس کام سے خود کو امامِ زمانہؑ کي نظروں سے بھي گرادیا ۔ آپ کي فضول خرچي اور اِسراف، خلافِ شریعت کام حساب کیا جائے گا۔

ایک اچھي شادي وہ نہیں ہے کہ جس میں روپیہ پاني کي طرح بہایا جائے بلکہ ایک اچھي شادي وہ ہے جو بناوٹ، ریا اور تصنّع کے بغیر انجام پائے۔ جب ایک شادي میں ان تمام امور کا خیال رکھا جائے گا تو وہ شادي اچھي ہوگي خواہ وہ ایک مختصر سي محفل ہي کیوں نہ ہو۔ گھر کے ایک دو کمروں میں عزیز واقارب، ملنے جلنے والے اور دوست جمع ہوں تو یہ شادي اچھي شادي ہے۔ مہنگے ہوٹلوں اور پُرخرچ شادي ہالوں میں لمبي لمبي دعوتیں، لمبے لمبے دسترخوان پر چُنے ہوئے انواع واقسام کے کھانے، مہنگے ترین امکانات و وسائل اورلمبے خرچے پاني، ان میں سے کوئي بھي چیز شادي سے مناسبت نہیں رکھتي ہے۔ میں نہیں کہتا کہ یہ چیزیں شادي (نکاح)کو باطل کردیتي ہے۔ نہیں! شادي اپني جگہ صحیح کہلائے گي لیکن یہ تمام چیزیں زندگي اور معاشرے کے ماحول کو خراب اور کڑوا بنادیتي ہیں۔

گزشتہ زمانے میں یہ بڑے بڑے شادي ہال نہیں تھے اور نہ ہي ان چیزوں کا کوئي وجود تھا۔ ایک دو کمروں میں محفل منعقد کرتے تھے، مہمان آتے تھے اور ان کي پذیرائي ہوتي تھي۔ کیا اس زمانے کي شادیاں آج سے زیادہ بے برکت و بے رونق تھیں؟ کیا لڑکیوں کي عزّتیں آج کے زمانے سے کمتر تھیں کہ شادیوں کو رونق بخشنے اور لڑکیوں کي عزّت و آبرو بڑھانے کیلئے بڑے بڑے ہالوں میں جائیں۔

ٹھیک ہے بذات خود بڑے شادي ہالوں میں (مہمانوں کي تعداد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے) شادي کرنے میں کوئي عیب نہیں ہے، میں ان شادي ہالوں کي مخالفت نہیں کرتا ہوں لیکن ان سب فضول خرچیوں، اسراف، شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ، تجمل اور ریا کا مخالف ہوں۔ لیکن اب کچھ لوگ ہوٹل میں جا کر شادي کریں تو یہ کام غلط ہے اور شادي ہالوں کي موجودگي میں اس کو اس کي کوئي ضرورت نہیں ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ شادي كي تقريبات كو جتنا مختصر او ر سادہ منعقد كريں گے اتنا ہي بہتر ہے۔ آپ اپنے اس فعل سے غريب، تہي دست اور نادار افراد كي ہمّت افزائي كيجئے اور اُن كيلئے راہ ہموار كريں تاكہ وہ مايوس نہ ہوں۔

بعض حكام كي غلطي

يہ تو معلوم ہوگيا كہ بڑے ہوٹلوں اور فضول خرچي والي تقاريب، دعوتيں اور شادياں نہ تو اہلِ علم كي شان كے مناسب ہيں اور نہ ہي پر ہيز گار اور مومن افراد كي شان و مقام كے ۔يہ سب طاغوتي اور شاہي دور كي چيزيں ہيں۔

افسوس كے ساتھ كہنا پڑتا ہے كہ بعض افراد آج بھي غلطي كررہے ہيں۔ چونكہ شاہ كے دور ميں اعليٰ حكام اور بڑے بڑے افراد ايسا كرتے تھے اور آج يہ بھي بڑے بن گئے ہيں لہٰذا سوچتے ہيں كہ ہميں بھي يہ كام كرنے چاہييں۔ نہيں جناب، وہ لوگ طاغوتي تھے اور اہلِ دنيا تھے اور ہمارا تعلق علما سے ہے اور جو لوگ عالمِ دين نہيں ہيں وہ ديندار ہيں۔ ہماري زندگي بھي دوسري طرح كي ہے اور عمل بھي، ہماري منش و طبيعت بھي دوسري طرح كي ہے اور اخلاق بھي۔ ہمارا ہدف بھي اُن سے بالكل مختلف ہے اور نہ ہي ہميں اُن كي تقليد كرني چاہيے۔ ہميں ايسا كام كرنا چاہيے كہ لوگ ہماري پيروي كريں۔

يہ عزت و آبرو نہيں ہے!

كچھ لوگ يہ خيال كرتے ہيں كہ بڑے بڑے ہوٹلوں اور پُر خرچ شادي ہالوں ميں شادي كي تقريبات منعقد كرنا، شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور اسراف دولہا دلہن كي سر بلندي اور عزت و شرف كا باعث بنتا ہے! دولہا دلہن كي عزت و سر بلند ي ان كي انسانيت، تقويٰ، پاكدامني، اور ان كي نظرونكي بلندي ہے ناكہ يہ چيزيں۔

جان ليں كہ شادي كو سادہ بنانا خواہ مہر كي رقم ہو، جہيز ہويا بارات و وليمے كي تقريب، باعثِ ننگ و شرم نہيں ہے جيسا كہ كچھ لوگ خيال كرتے ہيں كہ اگر ہم اپني بچي كي شادي سادہ كريں گے تو ہماري بيٹي كا سر شرم سے جھک جائے گا، نہيں! يہ آپ كي غلطي ہے۔

ہم تہي دست اور نادار افراد كو نصيحت كرتے ہيں كہ قرض لينے كے ليے اِدھر اُدھر ہاتھ پير نہ ماريں، صرف اس ليے كہ اپني عزت و آبرو كو محفوظ ركھيں! عزت و آبرو كيا ہے؟ كيا يہي ہے عزت و آبرو!؟ اگر ہم آنكھيں كھول كر حقيقت كو ديكھيں تو يہ عزت نہيں ہے۔ كچھ لوگ ہيں كہ جو قرضدار بنتے ہيں تاكہ معاشرے ميں آبرو مند رہيں! يہ كام سراسر غلط اور بے بنياد ہے۔

فضول خرچي كرنے والوں كا حساب كتاب بہت سخت ہے

ميں ملک كے تمام لوگوں كو اس بات كي تاكيد كرتا ہوں كہ شادي كو آسان بنائيں۔ بعض لوگ ہيں كہ جو شادي كو مشكل بناتے ہيں۔ مہر كي بڑي بڑي رقميں اور جہيز كي لمبي لمبي لسٹيں ہي شادي كو مشكل بناتي ہيںلڑكے كے گھر والے ايک زبردست قسم كے جہيزكي توقع كيوں ركھيں؟ لڑكي كے گھر والے، رسم و رواج اور فضول خرچي كي دوڑ ميں آگے نكلنے كے ليے زيادہ جہيز كيوں ديں؟ اور شادي كي تقريب كو رنگين بنانے كے ليے فضول خرچي كيوں كريں؟ آخر ان سب كا كيا نتيجہ نكلے گا؟ اس كا نتيجہ يہ ہوگا كہ لڑكے بغير شادي كے زندگي گزاريں اور لڑكيا ں گھروں ميں ہي بيٹھي رہيں اور كسي ميں اس بات كي جرآت نہيں ہوگي كہ وہ شادي كا خيال بھي كرے۔

وہ لوگ جو فضول خرچي اور اسراف كے ذريعے شادي كرتے ہيں كيا ان لوگوں سے زيادہ خوش قسمت ہيں كہ جو سادہ طريقے سے شادي كرتے ہيں؟ كون ہے كہ جو ايسا دعويٰ كرسكتا ہے؟ يہ كام صرف كچھ نوجوان لڑكے لڑكيوں كي آرزوؤں كا گلا گھونٹنے، ان كي زندگي كو تلخ بنانے كے علاوہ كچھ اور نہيں كرسكتا۔ يعني يہ لوگ اگر اس طرح شادي نہيں كرسكے تو يہ حسرت ان كے دل ميں ہميشہ كے ليے دفن ہوجائے گي يا وہ شادي ہي نہيں كرسكيں گے۔ چاہيں گے كہ ہم لڑكي كو دلہن بنا كر گھر لائيں ليكن جب اس كے خالي ہاتھوں كو ديكھيں گے تو يہ ان كي حسرت بن جائے گي اور لڑكي گھر ميں ہي بيٹھي رہ جائے گي اور يوں يونيورسٹي كے طالب علم، مزدور يا معمولي تجارت اور دكان والے يونہي غير شادي شدہ رہيں گے۔

ميں يہ خيال كرتا ہوں كہ جولوگ اسراف والي تقريبات، مہر كي بڑي بڑي رقموں اور جہيزكي لمبي لمبي لسٹوں سے اس امرِ مقدس كو دوسروں كے ليے مشكل بناتے ہيں تو خداوند عالم ان كا بہت سخت حساب لے گا۔ يہ نہيں ہوسكتاكہ وہ يہ كہيں كہ جنابِ عالي ہمارے پاس دولت ہے اور ہم جو چاہيں كريں گے۔ يہ سب غلط باتيں ہيں۔ مال و دولت ہونا تو اس بات كي دليل نہيں بنتا كہ دوسروں كي دل آزاري كريں اور ان كي خواہشات كا گلا گھونٹيں!

كيا يہ بات درست ہے كہ جب انسان كے پاس مال و دولت ہو تو وہ ايسا قدم اٹھائے كہ دوسرے وہ كام انجام نہ دے سكيں؟ نوجوانوں مينا س بات كي جرآت نہ ہو كہ وہ شادي كے ليے اقدامات كريں؟ ايسا كوئي كام نہيں ہونا چاہيے كہ جس كي وجہ سے نادار اور تہي دست افراد، وہ لوگ جن كا ان تمام باتوں كيلئے دل راضي نہيں ہوتا، جن كي فكريں اس فضول خرچي كے خلاف ہيں اور وہ يہ قصد نہيں ركھتے يہ تمام لوگ شادي نہ كرسكيں۔

بيكار زحمت و مشقت

اسراف، فضول خرچي اور ديگر كاموں كو انجام نہ ديجئے، اس فضول خرچي ميں آپ كي بھلائي نہيں ہے اور خدا بھي اس كام سے راضي نہيں ہے۔ آپ خود كو ايک بيكار قسم كي زحمت و مشقت ميں ڈال رہے ہيں۔ اس تمام فضول خرچي كے عوض اس كا دسواں حصہ اگر ايک فقير اور مستحق فرد كو ديں تو گويا آپ نے تمام عالم كے برابر ثواب حاصل كيا۔ كيا يہ لوگ ديوانے ہيں كہ جو بغير اجر و ثواب اور رضائے الٰہي كے اتني فضول خرچي كرتے ہيں؟ حتيٰ كہ لوگ بھي ان سے خوش نہيں ہيں۔ ايسے فضول خرچ افراد سے لوگ بھي راضي نہيں ہيں۔ آپ صرف خدا كو راضي كيجئے۔

اسرافِ بالغرض اگر گناہ نہيں تو ثواب بھي نہيں

اگر آپ فلاں ہوٹل ميں دعوت كريں اسراف كريں اور نئے نئے قسم كے پھل لے كر آئيں تو كيا آپ كي محفل ميں كوئي رونق اور بركت آجائے گي؟ البتہ ايسي مہماني اوردعوت كا خدا كے يہاں كوئي اجر نہيں ہے۔ جان ليجئے كہ اس كا رتي برابر ثواب نہيں ہے۔ اسراف كرنا اگر گناہ نہ ہو كہ البتہ گناہ ہے بالفرض كسي ايک صورت ميں اگر گناہ نہ ہو تو بھي ثواب نہيں ہے۔ آپ اپنے اس فعل سے سينكڑوں نوجوان لڑكے لڑكيوں كو شادي كي دعوت دينے سے محروم كررہے ہيں۔ كيونكہ وہ آپ كے فعل كو ديكھتے ہيں اور چاہتے ہيں كہ آپ كا مقابلہ كريں ليكن وہ اس بات پر قدرت نہيں ركھتے اور يوں شادي كا مقدس امر تاخير كا شكار ہوجاتا ہے۔

آلِ رسول ٠كي تقليد كريں

عالم ہستي كي سب سے بہترين دختر اور دلہن حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ عليہا تھيں۔ اس طرح اس عالم كي سب سے بہترين شخصيت اور داماد حضرت امير المومنين علي ابن ابي طالب عليہ السَّلام تھے۔ آپ يہ ديكھئے كہ انہوں نے كيسے شادي كي؟ہزاروں خوبصورت، اچھے حسب و نسب، صحت مند اور محبوب نوجوان اميرالمومنين حضرت علي ابن ابي طالبؑ كے ايک بال كے برابر بھي نہيں ہيں۔ اسي طرح ہزاروں نوجوان خوبصورت و زيبا اور بہترين حسب و نسب والي لڑكياں بھي حضرت زہرا سلام اللہ عليہا كے ايک بال كي برابري بھي نہيں كرسكتيں۔ يہ افراد خدا وندِعالم كي بارگاہ ميں عرفان و قربِ الٰہي كے بلند و بالا مقامات كے حامل ہيں اور ان كا شمار اپنے زمانے كي بڑي عظيم شخصيات ميں ہوتا تھا۔ حضرت فاطمۂ تو حضرت ختمي مرتبت ٠ كي صاحبزادي تھيں كہ جو پوري اسلامي دنيا كے سربراہ اور حاكم مطلق تھے جبكہ حضرت عليٴ سپاہِ اسلام كے پہلے نمبر كے سردار تھے۔ آپ توجہ كيجئے كہ انہوں نے كيسے شادي كي؟ كتنا كم مہر اور كتنا كم جہيز اور خدا كے نام اور اس كي ياد و ذكر كے ساتھ ان كي زندگي كي ابتدا ہوئي۔ يہ ہمارے ليے بہترين مثال اور اسوہ ہيں۔ اسي زمانے ميں بہت سے ايسے جاہل افراد تھے كہ جن كي بيٹيوں كے مہر كي رقم بہت زيادہ تھي۔ مثلاً ايک ہزار اونٹ ١ ۔كيا ان لڑكيوں كا مقام حضرت زہرا سلام اللہ عليہا سے زيادہ اونچا تھا؟ آپ ان كي تقليد كرنے كے بجائے دخترِپيغمبر ٠ كي تقليد و پيروي كريں اور اميرالمومنينٴ كو اپنے ليے نمونہ عمل قرار ديں۔

دلہن كے ليے كرائے كا لباس!

بعض لوگ ہيں كہ جو دلہن كا بہت مہنگا لباس خريدتے ہيں آخر كيوں؟اس كي كيا ضرورت ہے؟ بہت سے لوگ جو دلہن كے ليے لباس بنوانا چاہتے ہيں وہ دلہن كے ليے كرائے پر لباس لے كر آتے ہيں۔ اس ميں كيا حرج ہے؟ كيا يہ شرم و عيب كي بات ہے؟ ہر گز نہيں! اس ميں ننگ و عيب كا سوال ہي پيدا نہيں ہوتا اور نہ ہي اس ميں كوئي چيز مانع ہے۔

بعض لوگ اس چيز كو اپنے ليے عيب تصور كرتے ہيں۔ انسان كے ليے ننگ و شرم تو يہ ہے كہ وہ ايک خطير رقم خرچ كركے ايک چيز خريدے اور ايک بار استعمال كرنے كے بعد اِسے دور پھينک دے۔ ٢ صرف ايک بار استعمال كرنے كيلئے اتني زيادہ رقم! اور وہ بھي اس معاشرے ميں جہاں بعض لوگوں كے پيٹ بھرے ہيں اور بعض حقيقتاً نياز مند اور مستحق بھي موجود ہيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ب: مہر، خلوص و سچائي کي علامت ہے يا لڑکي کي قيمت؟

پيغمبر ۰نے زمانہ جاہليت ميں مہر کي رسم کو توڑ ديا
وہ شخصيت جو خود مہر کو بتانے والي ہے، نبي اکرم۰ کي شخصيت ہے کہ جو تمام کائنات ميں سب سے بلند مقام پر فائز ہيں اور اُن کي عزيز اور پاک و پاکيزہ بيٹي جو اولين و آخرين کي خواتين ميں سب سے زيادہ بلند مقام کي مالک ہے اور ان کے شوہر حضرت امير المومنينٴ ہيں کہ حضرت ختمي مرتبت۰ کے بعد از ازل تا ابد جميع خلائق سے بہتر و برتر ہيں۔ اِن دو نوجوانوں کيلئے جو خوبصورت و وجيہ بھي تھے، صاحب مقام، محترم اور شہرِ مدينہ کي سب سے بڑي اور عظيم شخصيت کے بھي مالک تھے، ديکھئے پيغمبر ۰ نے ان دونوں کے ليے کتنا مہر رکھا تھا؟
پيغمبرِ اسلام۰ آئے اور اُنہوں نے ان تمام قيود و شرائط اور رسم و رواج کو پامال کرديا، اس ليے کہ يہ شادي کي راہ ميں مانع ہيں اور يہ چيزيں نوجوان لڑکے لڑکيوں کي شادي ميں رکاوٹ بنتي ہيں۔ آپ۰ نے فرمايا کہ ان تمام چيزوں کو چھوڑ دو۔ شادي کي ابتدا آسان ہے اور شادي مادي لحاظ سے بہت سہل و آسان بنائي گئي ہے۔ جو چيز شادي ميں اہميت کے قابل ہے وہ بشري اور انساني احساسات اور پہلوؤں کا خيال رکھنا ہے۔
آپ يہ خيال نہ کريں کہ اُس زمانے ميں مہر کي بڑي بڑي رقموں يا بڑے جہيز کا کوئي تصور نہيں تھا، کيوں نہيں تھا؟ اُس زمانے ميں بھي بعض بے عقل افراد آج کے عقل سے پيدل افراد کي مانند تھے۔ مثلاً دس لاکھ مثقال سونے کو اپني بيٹيوں کا مہر قرار ديں بالکل آج کے بعض بے وقوف افراد کي مانند۔ يہ بڑے بڑے خرچے دراصل جاہلوں کے کام ہيں۔ اسلام نے آکر ان تمام چيزوں کو روند ڈالا۔ بيٹي کا مہر رکھنے کي وجہ يہ نہيں تھي کہ پيغمبر۰ نہيں جانتے تھے کہ يہ کہيں کہ ميري بيٹي کا مہر سرخ رنگ کے بالوں والے ايک ہزار اونٹ اور وہ بھي فلاں شرائط کے ساتھ وہ ايسا کرسکتے تھے ليکن انہوں نے ايسا نہيں کيا کيونکہ اسلام نے ان تمام جاہلانہ رسم و رواج پر خطِ باطل کھينچ ديا ہے۔

مَہْرُ السُّنَّۃ يا شرعي مہر
مہر کي بڑي بڑي رقموں کا تعلق زمانہ جاہليت سے ہے اور پيغمبر اسلام۰ نے آکر اُن سب کو منسوخ کرديا۔ پيغمبرِ اکرم۰ نے ايک متمول گھرانے ميں آنکھيں کھوليں اور ان کے خاندان کا شمار قريش کے تقريباً سب سے زيادہ اہلِ ثروت اور متمول خاندانوں ميں ہوتا ہے۔ وہ خود بھي اسلامي معاشرے کے رہبر اور حاکم تھے۔ تو اس بات ميں کيا مضائقہ تھا کہ اُن کي بہترين بيٹي اس عالم کي تمام خواتين سے زيادہ بہتر ہے اور خداوند عالم نے اُنہيں مِنَ الْاَوَّلِيْن وَالْآخِرِيْن ميں سے سَيِّدَۃُالنِّسَاءِ الْعَالِمِيْن بنايا ہے۔ اس عالم ہستي کے سب سے بہترين نوجوان سے جو مولائے متقيانٴ ہيں، شادي کرے اور اُن کا مہر زيادہ ہو؟! رسولِ اکرم۰ کيوں آگے بڑھے اور مہر کي رقم کو کم قرار ديا کہ جسے مَہْرُالسُّنَّۃ ۱ يا شرعي مہر کہا جاتا ہے۔
ميري فکر کے مطابق حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا کے جہيز اور مہر ميں اس قدر سادگي کا خيال رکھا گيا تھا کہ تمام اہلِ بيت اس کم مہر يعني '' مَہْرُالسُّنَّۃ''کے مقيد و پابند تھے۔ جبکہ وہ سب يہ بات اچھي طرح جانتے تھے کہ اس سنّتي مہر سے زيادہ مہر رکھنا جائز ہے ليکن انہوں نے اس مقدارکي پابندي کي۔ اس ميں علامتي پہلو تھا۔ اس ليے کہ لوگوں ميں ايک فکر رائج ہوسکے تا کہ اس پر عمل کرسکيں اور وہ مہر ميں اضافے سے جنم لينے والي مشکلات ميں گرفتار نہ ہوں۔

----

۱ ايران ميں آجکل زيادہ تر مہر ميں سونے کا سکہ رکھا جاتا ہے۔ جسے سکہ بہار آزادي کہا جاتا ہے اور جس کي قيمت تقريباً ۷۳۰۰ روپے ہے۔ ايران کے ديندار گھرانے چہاردہ معصوم کے نام پر ۱۴ سکے مہر رکھتے ہيں تاکہ ۱۴ کا ہندسہ بابرکت ہو۔ رہبرِ عاليقدر نے يہ فرمايا تھا کہ جس کا مہر ۱۴ سکوں سے زيادہ ہوگا اس کا نکاح نہيں پڑھائيں گے۔ دراصل يہ کم مہر کو رائج کرنے اور مہر کي بڑي بڑي رقموں کو توڑنے کا ايک نفسياتي حربہ ہے۔ ۱۴چودہ سکوں کي رقم آجکل تقريباً ۱۰۲۲۰۰ روپے بنتي ہے۔ جو ايراني معاشرے ميں مناسب رقم ہے۔ ہمارے معاشرے ميں چہاردہ معصومٴ کے نام پر چودہ ہزار روپے مہر کيلئے رکھے جاتے ہيں اور ہمارے يہاں اُسے چہاردہ معصومٴ کي برکت کي وجہ سے شرعي مہر کہا جاتا ہے جبکہ اس کا شريعت سے کوئي تعلق نہيں ہے۔ (مترجم)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱٤ کے ہندسے پر اصرار کیسا ؟

یہ جوآپ سنتے ہیں کہ ہم نے کہا ہے کہ ہم چودہ سکوں ۱ سے زیادہ مہر کا نکاح نہیں پڑھائیں گے۔ یہ اِس لیے نہیں ہے کہ چودہ سکوں سے زیادہ کے مہر سے شادي میں کوئي عیب پیدا ہوجاتا ہے، نہیں۔ چودہ ہزار سکے بھي ہوں تب بھي شادي میں کوئي عیب اور شرعي اشکال نہیں ہوگا۔ صرف اس لیے کہ ہماري شادیوں میں مادي رنگ پر معنوي رنگ غلبہ حاصل کرے اور شادي ایک تجارت،
اقتصادي معاملے اور مادي اشیائ کي خرید و فروخت نہ بنے۔ اگر آپ نے شادیوں میں سے یہ فضول خرچیاں کم کردیں تو شادي کا معنوي پہلو خود بخود مضبوط ہوجائے گا۔
مہر کي رقم جتني کم ہو شادي اپني فطري صورت سے اتنا ہي نزدیک ہوگي کیونکہ شادي تجارتي معاملہ نہیں ہے شادي کسي چیز کي خرید و فروخت اور کسي چیز کو کرائے پر دینے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ دوا انسانوں کا باہم مل کر زندگي کي تعمیر کرنا ہے اور اس کا مالي اور مادي مسائل سے بھي کوئي تعلق نہیں ہے۔ یہي وجہ ہے کہ حضرت ختمي مرتبت٠ نے مہر کي ایک مقدار معین کردي ہے تاکہ سب کا مہر ایک جیسا ہو لیکن اُسے بہت زیادہ نہیں ہونا چاہیے مہر کي رقم ایسي ہو کہ معاشرے کے تمام طبقے اُسے اپنے لیے مقرر کرسکیں۔ شادي میں جو چیز سب سے زیادہ قابلِ اہمیت ہے وہ دو انسانوں اور دو روحوں کا ملاپ اور زندگي کا یادگار ترین واقعہ ہے نہ کہ ایک مالي اور اقتصادي معاملہ۔ اگرچہ کہ شادي میں تھوڑي مقدار میں مال (یعني مہر، بیوي کے اخراجات وغیرہ کي صورت میں) وجود رکھتا ہے اور شریعت میں اُس مال کي اپني ایک جداگانہ حیثیت ہے۔ وہ انساني خلوص و صداقت کي علامت ہے کوئي خرید و فروخت کا سرمایہ اور لین دین نہیں ہے۔

زیادہ مہر لڑکي کي بے احترامي ہے
اگر کوئي اپني بیٹي کو اہمیت دیتا ہے یا کوئي لڑکي خود کو صاحبِ حیثیت سمجھتي ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میرے مہر کو بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ مہر کي رقم جتني کم ہوگي اس مقدس رشتے میں انساني پہلو کا احترام اتنا ہي زیادہ ہوگا۔
----

۱ کافي جلد ۵، باب السُنۃ في المہور، صفحہ ۳۷۵، حدیث ۷

کوئي بھي مال و دولت ایک انسان کے برابر نہیں ہوسکتا اور نہ ہي کوئي مہر ایک مسلمان عورت کے انگلي کے ایک پور کي قیمت بن سکتا ہے۔ اسي طرح کسي بھي قسم کي درآمد یا ثروت ایک مرد یا عورت کي شخصیت کي برابري کي صلاحیت نہیں رکھتي ہے۔
وہ لوگ جو اپني بیٹیوں کے مہر کي رقم کو اُن کي عزت و آبرو اور شان و شوکت میں اضافے کي غرض سے زیادہ کرتے ہیں وہ احمقوں کي جنت میں رہتے ہیں۔ یہ احترام نہیں بلکہ انکي بے احترامي ہے۔ اِس لیے کہ آپ مہر کي رقم کو زیادہ کرنے سے اس انساني ملاپ و انساني رشتے کے دونوں طرف کو کہ جس کے ایک طرف مرد اور دوسري طرف عورت ہے، ایک جنس اور قیمت کے مادي معاملے کي سطح پر تنزل دے دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میري بیٹي تو اس قابل ہے کہ اس کا مہر اتنا زیادہ ہونا چاہیے۔ نہیں جناب! آپ کي بیٹي (اور اس کے احساسات، جذبات، خیالات، اُمیدوں، آرزوؤں اوراس کي زندگي کي شیریني اور مٹھاس) کا مال و دولت سے ہر گز موازنہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔
مہر در حقیقت ایک خدائي امر اور سنّتِ نبوي٠ ہے۔ اِس لیے نہیں ہے کہ اس محترم اور شریف و عزیز موجود انسان عورت کے مقابلے میں شوہر کوئي مادي چیز یا مال و دولت دے (اوریوں لڑکي کے جذبات و احساسات کو خرید لے!)۔

مہر بخشتي ہوں تم میري جان چھوڑو!
بعض اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شوہر برا ہے اور بیوي خواہ کتنے ہي زیادہ مہر کي مالک کیوں نہ ہو، اس سے کہتي ہے کہ ''میں اپنا مہر تم کو بخشتي ہوں تم میري جان چھوڑدو'' ۔ مہر تو کسي کو خوشبخت نہیں کرسکتا۔ جو چیز انسان کو سعادت اورخوش بختي سے ہمکنار کرسکتي ہے وہ شرعي اور دیني روش کو اپنانا ہے۔ محبت کا بھي مال و دولت سے کوئي تعلق نہیں ہے۔ ایسے انساني رشتوں میں دولت و ثروت کي آمیزش اور مادي عُنصر کي ملاوٹ جتني کم ہو اُن کا انساني پہلو اتنا ہي زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور محبت میں اتنا ہي اضافہ ہوتا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مہر کي بڑي رقم مياں بيوي کے بندھن کو قائم رکھنے ميں مدد کرتي ہے۔ یہ بہت بڑي غلطي اور خطا ہے اگر خدانخواستہ مياں بيوي ايک دوسرے کے ليے نا اہل ہوں تو مہر کي بڑي سے بڑي رقم بھي کوئي معجزہ نہيں کرسکتي۔
کچھ گھرانے ايسے ہيں جو یہ کہتے ہيں کہ ہم اپني لڑکي کا مہر بہت زيادہ نہيں کہيں گے ليکن لڑکے کے گھروالے اتراتے ہوئے نخرے کريں گے اور کہيں گے کہ ايسا تو نہيں ہوسکتا ہے! آپ کي لڑکي کا مہر چند لاکھ روپے يا فلاں مقدار تک تو ہونا چاہيے۔ یہ تمام باتيں اسلام سے دوري کا نتيجہ ہيں۔ کوئي بھي زيادہ مہر سے خوش بخت نہيں ہوسکتا۔
یہ لوگ جو یہ خيال کرتے ہيں کہ اگر لڑکي کا مہر نہ ہو (يا کم ہو) تو ان کي لڑکي کي شادي خطرے مينپڑجائے گي، یہ لوگ غلطي کررہے ہيں۔ اگر شادي کي بنياد محبت پر قائم ہو اورزندگي بھي اچھي ہو تو زندگي بغير مہر کے بھي قائم رہے گي۔ ليکن اگر شادي اور زندگي پر خباثت، چالاکي، دھوکہ اور فريب وغيرہ حاکم ہوں اور مہر کي رقم خواہ کتني ہي زيادہ کيوں نہ ہو تب بھي اپني بات کو تھوپنے اور مسلط کرنے والا مرد ايسا کام کرے گا کہ اتنا بڑا مہر بھي اس کے فرار کا راستہ نہيں روک سکے گا۔
بعض لوگ ہيں جو یہ کہتے ہيں کہ ہم مہر کو اس ليے بڑھاتے ہيں تاکہ شوہر، بيوي کو طلاق نہ دے سکے۔ یہ تو بہت بڑي خطا ہے۔ بڑے سے بڑا مہر بھي طلاق کا راستہ نہيں روک سکتا اور نہ ہي روک سکا ہے۔ جو چيز طلاق کا راستہ روک سکتي ہے وہ انسان کا اچھا اخلاق، عملِ صالح اور اسلامي اقدار و احکام کي رعايت کرنا ہے۔

بڑے بڑے مہر، نوجوانوں کي شادي کي راہ ميں رکاوٹ
جو لوگ اپني خواتين کيلئے بڑے بڑے مہر رکھتے ہيں وہ اپنے معاشرے کو نقصان پہنچاتے ہيں۔ بہت سي لڑکياں گھر بيٹھي رہ جاتي ہيں اور بہت سے لڑکے رشتہ ازدواج ميں منسلک ہوئے بغير تنہا زندگي گزارتے ہيں۔ صرف اس ليے کہ جب معاشرے ميں بڑے بڑے مہر رکھنے کي عادت پختہ ہوکر رواج پاجائے اور ''مَہْرُالسُنَّۃ''(شرعي مہر) کے بجائے جاہلانہ رسم و رواج اور مہر معاشرے کو اپنے پنجوں ميں دبوچ ليں تو پورا معاشرہ ہي خراب ہوجائے گا۔
اگر شادي اور اس سے متعلق مسائل ميں ماديات کو مرکزي حيثيت حاصل ہو تو دو روحوں کا یہ ملاپ اور دو انسانوں کے دھڑکتے دلوں کے احساسات و جذبات کا یہ رشتہ مادي معاملے ميں تبديل ہوجائے گا۔ یہ بڑے بڑے جہيز، مادي رقابت و سبقت اور اپني دولت و ثروت کا فضول خرچي کے ذريعے اظہار کرنا کہ جس ميں بعض لوگ غير دانستہ اور غافلانہ طور پرگرفتار ہيں، دراصل شادي کے آسان و مقدس امر کو خراب کرتے ہيں۔ یہي وجہ ہے کہ شريعت ميں ہميں یہ حکم ديا گيا ہے کہ مہر کو کم رکھا جائے کہ اس سے مراد ''مَہْرُالسُنَّۃ''(شرعي مہر) ہے۔ اگر مہر زيادہ رکھا جائے تو شادياں بھي مشکل ہوں گي اور لڑکے لڑکياں اپني ازدواجي زندگي سے محروم ہوجائيں گے۔
ميں ملک کے تمام باشندوں سے اپيل کرتا ہوں کہ مہر کو اتنا زيادہ نہ کريں، یہ جاہلانہ روش ہے۔ یہ وہ کام ہے کہ جس سے خدا اور اس کا رسول٠ خاص طور پر اس زمانے ميں راضي نہيں ہيں۔ ميں یہ نہيں کہتا کہ یہ کام حرام ہے اور شادي اس سے باطل ہوجاتي ہے۔ ليکن یہ کام سنّتِ نبوي٠ ، اہلِ بيتٌ کي سيرت اور علمائے اسلام کي روش کے سراسر خلاف ہے۔
خاص طور پر اس زمانے ميں کہ جب ہمارے ملک کو اس بات کي ضرورت ہے کہ تمام صحيح کام آسان طريقے سے انجام پائيں۔ اس ميں کوئي بھلائي يا بہتري نہيں ہے کہ بعض لوگ شادي کو اس طرح مشکل بنائيں۔

طُلوعِ عشق

ج: جہيز، زندگي کي آساني يا فخرو مباہات کا ذريعہ؟

بيٹي کي عزت، اخلاق سے بنتي ہے نہ کہ جہيز سے
جہيز لڑکي کي عزت کا باعث نہيں بن سکتا بلکہ لڑکي کي عزت اس کے عمل اور اس کي شخصيت سے ہوتي ہے۔ لڑکي کے گھروالے خود کو بہت مشکل و مشقت ميں ڈالتے ہيں، زحمت برداشت کرتے ہيں، اگر اُن کے پاس رقم نہيں ہوتي تو ادھر اُدھر ہاتھ پير مار کر قرض ليتے ہيں اور اگر صاحب ثروت ہوتے ہيں تو فضول خرچي کرتے ہيں اور وہ بھي صرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس لیے کہ ایک لمبا چوڑا جہیز کہ جس کي ہر ہر چیز سے زرق و برق جھلکتا ہو، اپنے بیٹي کو دیں۔
زیادہ مہر اورلمبا چوڑا جہیز کسي بھي لڑکي کو خوش بخت نہیں کرتا اور نہ ہي کوئي گھرانہ اس کے ذریعے آرام و سکون اور زندگي کے لیے لازمي اعتماد کو پاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں زندگي کي ضروریات سے زیادہ ہیں اور دردسر، زحمت و مشقت اور مشکلات کے سوا ان کا کوئي فائدہ نہیں۔ مبادا آپ جاکر قرضدار بنیں، جہیز بنائیں اور خود کو بھي مشقت میں ڈالیں اور اپنے گھروالوں کو بھي! مبادا آپ یہ خیال کریں کہ اگر آپ کي بیٹي کا جہیز آپ کے ہمسائے یا آپ کے عزیز و اقارب سے کم ہوا تو یہ اُس کي بے آبروئي کا باعث بنے گا، نہیں! یہ ہرگز اس کي بے آبروئي کا باعث نہیں بنے گا (یہ آپ کا خیال باطل ہے!)۔

مادي دوڑ اور جہیز کي لعنت

ٍ اکثر گھرانے اسٹیٹس، حیثیت و آبرو اور مادیت کي دوڑ میں لگ کر جہیز کو اپنے لیے ایک وبال جان میں تبدیل کردیتے ہیں اور یوں جہیز معاشرے کے لیے ایک لعنت بن جاتا ہے۔ بعد میں جب خود بھي اس لعنت کو اپنے اوپر سوار کرلیتے ہیں تو اب دوسروں کي باري آتي ہے۔ کہ اس اجتماعي بلاوآفت کے برے اثرات کو برداشت کریں۔ آپ نے تو اپني نورِ چشمي کیلئے (اگر مال و دولت ہے تو آساني اور فضول خرچي سے اور اگر مال و دولت نہیں ہے تو ادھر اُدھر ہاتھ پیر مار کر کہیں نہ کہیں سے) لمبا چوڑا جہیز جمع کرلیا تو آپ کے بعد آنے والوں اور اس فضول خرچي دیکھنے والوں کي کیا ذمے داري ہے اور وہ کیا کریں گے؟ مادیت، اسٹیٹس اور نام نہاد عزت و آبرو کي یہ دوڑ کہاں ختم ہوگي؟ یہ وہ مشکلات ہیں کہ جن کا حل نکلنا چاہیے اور اسلام یہ چاہتا ہے کہ معاشرے میں ان چیزوں کا دور دور تک کوئي نام و نشان نہ ہو۔
کچھ لوگ ہیں کہ جو کوشش کرتے ہیں کہ جہیز کي جمع آوري کیلئے عزیز و اقارب، ہمسائے اور رفقا کا سہارا لیں، یہ بہت بڑي غلطي ہے۔ آپ کو یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا چیز صحیح اور حق ہے لہٰذا اُسي کو انجام دیں۔ اپني ازدواجي زندگي شروع کرنے والوں کیلئے صحیح کیا ہے؟ دو انسانوں پر مشتمل ایک چھوٹے سے گھرانے کو مختصر سے وسائل زندگي کي ضرورت ہوتي ہے کہ وہ سادہ طور پر اپني زندگي شروع کریں۔
مختلف قسم کي فضول خرچیاں، افراط،غیر معقول کام اور لمبے چوڑے جہیز کیلئے (خلال سے لیکر گاڑي تک کي)تمام چیزیں حتماً خریدي جائیں، جو چیز بھي نظر آئے اُسے فوراً خرید لیں کہ ہماري لڑکي کے پاس اس کي اپني سگي یا خالہ زاد بہن یا ہمسائے کي لڑکي یا اس کي کلاس فیلو سے کم سے کم ایک چیز تو زیادہ ہو۔ یہ وہ تمام غلط باتیں ہیں جو خود انسان کیلئے بھي اذیت و آذار کا سبب ہیں اور لوگوں کیلئے بھي دردِسر ہیں۔ یہي وہ چیزیں اور مشکلات ہیں کہ جو لڑکیوں کے اُن کے شوہر کے گھر جانے اور لڑکوں کے اپنے گھر بسانے کي راہ میں رکاوٹ ہیں۔
اگر شادي آسان ہوتي، اگر لوگ شادي میں اتني شرائط نہ لگاتے، اگر بعض افراد کے مہر کي رقمیں بڑي نہ ہوتیں، اگر جاہلانہ روش کے مطابق جہیز کي لمبي لمبي لسٹیں نہ ہوتیں اور ماں باپ صرف اس خیال سے کہ کہیں اُن کي لڑکي کا دل نہ ٹوٹ جائے اس کے جہیز کي جمع آوري میں خون پسینہ ایک نہیں کرتے تو بہت سے گھرانوں کے لیے یہ مشکلات پیش ہي نہیں آتیں۔ بہت سے گھرانے پہلے ہي سے ہر چھوٹي بڑي اور ضروري اور غیر ضروري چیزوں کو لڑکي کے جہیز میں شامل کردیتے ہیں کہ مبادا ان کي بیٹي، اپني چچا ذاد بہن یا کسي رشتہ دار سے پیچھے نہ رہ جائے، یہ بات درست نہیں ہے۔ یہ کام غلط ہیں، آپ کي زحمت و مشقت کا سبب ہیں اور ایسي زحمت ہیں کہ جس کا خدا کے نزدیک نہ تو کوئي اجر و ثواب ہے اور نہ یہ لائق تحسین و شکریہ ہیں۔

دوسروں کي بھي فکر کریں

جب بعض لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ نے ازدواجي زندگي کا آغاز کرنے والے دو ہمسفروں کیلئے جہیز کے نام پر اپني لڑکي کے لیے پورا بازار کیوں جمع کرلیا ہے؟ تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مال و دولت ہے اور چونکہ ہے لہٰذا ہم اُسے خرچ کررہے ہیں! آیا یہ دلیل کافي ہے کہ ہمارے پاس ہے؟ نہیں! نہ صرف یہ کہ یہ استدلال کسي بھي صورت میں کافي نہیں ہے بلکہ غلط بھي ہے۔
ایک معاشرے میں مختلف قسم کے انسان زندگي بسر کرتے ہیں۔ آپ ایسا جہیز دیں کہ جس کے پاس کافي مال و دولت نہیں ہے اگر وہ اپني بیٹي کي شادي کرنا چاہے تو وہ بھي یہ جہیز دے سکے۔ اگر ایسا نہ ہوا اور آپ جو اپني بیٹي کو مفصّل جہیز اور اپني نورِچشمي کو لمبا چوڑا مہر دے رہے ہیں تو آپ کا یہ فعل شادي کے دروازے کو دوسروں پر بند کردے گا۔ نہ یہ انساني روش اور نہ ہي اسلامي۔

کائنات کي سب سے بہترين دُلہن کا جہيز
آپ حضرت ختمي مرتبت ٠کي صاحبزادي کو ديکھئے، اس عالم ميں ہستي کي تمام بيٹيوں اور اولين و آخرين کي خواتين ميں سب سے افضل و بہترين حضرت فاطمۃالزہرا سلام اللہ عليہا تھيں۔ اتني خوبيوں، شرافت اور عظمت والي نہ کوئي بيٹي پيدا ہوئي ہے اور اس جيسي نہ ہي کسي عورت نے اس عالم ميں جنم ليا ہے۔ اول سے آخر تک کي تمام خواتين ان کي کنيزوں اور سورج کے مقابلے ميں ذرات کي مانند ہيں۔ اُن کے شوہر اميرالمومنينٴ بھي عالم ہستي کے بہترين مردوں ميں سے ايک ہيں۔ اگر ہم حضرت اميرالمومنينٴ کے تمام کمالات و فضائل جمع کريں تو ہستي کے تمام مرد اُن کے ايک ناخن کے برابر بھي نہيں ہيں۔
عظمت و فضيلت و زيبائي کے يہ دونوں مظہر رشتہ ازدواج ميں منسلک ہوتے ہيں۔ ان دو ہمسفروں کا جہيز (مادي لحاظ سے ارزاں قيمت مگر معنويت و برکت کے لحاظ سے بہت قيمتي) چند چيزيں تھيں کہ جسے تاريخ و سيرت کي کتابوں ميں لکھا گيا ہے کہ ايک چٹائي، ليف خرما، ايک بستر، آٹا پيسنے کي ہاتھ کي چکي، ايک کوزہ اور ايک کاسہ ١ (اور چند مختصر چيزيں اگر آج ان چيزوں کي قيمت لگائي جائے تو چند سو روپوں سے زيادہ نہيں ہوگي۔ اس مہر کو حضرت اميرالمومنينٴ سے لے کر ادا کيا گيا اور ايک مختصر سے جہيز کو خريد کرکے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ عليہا کے گھر لے جايا گيا۔
----

١ بحار الانوار، جلد ٤٣، باب ٥ صفحہ ٩٤

ہم يہ نہيں کہتے کہ ہماري بيٹياں حضرت فاطمۃالزہرا سلام اللہ عليہا جيسا جہيز ليں۔ نہ ہماري بيٹياں حضرت زہراٴ جيسي ہيں اور نہ ہم اُن کے والد بزرگوار جيسے اور نہ ہمارے بيٹے حضرت اميرالمومنينٴ جيسے۔ ہم کہاں اور وہ کہاں؟ زمين و آسمان کا فرق ہے۔ ليکن ان باتوں سے يہ ثابت ہوتا ہے کہ راستہ صرف انہي کا بتايا ہوا راستہ ہے اور سمت بھي انہي کي بتائي ہوئي سمت ہے۔
جہيز کو کم بنائيے، اِدھر اُدھر نگاہ نہ کريں اور فضول خرچ سے پرہيز کريں۔ زندگي کو ان لوگوں کے ليے مشکل نہ بنائيے کہ جو زندگي کے امکانات اور وسائل سے محروم ہيں۔
حضرت زہرا سلام اللہ عليہا کا جہيز اتنا تھا کہ شايد دو آدمي بھي اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر اُسے ايک گھر سے دوسرے گھر منتقل کرسکتے تھے۔ يہ کام ہے افتخار کے قابل اور اقدار يہاں ملتي ہيں۔ کيا پيغمبرِاکرم٠ اس بات پر قادر نہيں تھے کہ اپني بيٹي کيلئے ايک لمبا چوڑا جہيز بنائيں؟ اگر وہ ايک اشارہ کرتے تو اُن کے اصحاب کے جن ميں بعض صاحبِ ثروت و دولت بھي تھے، وہ خدا سے چاہتے کہ يہ اصحاب آئيں اور ايک ايک تحفہ ديں اور مدد کريں ليکن انہوں نے يہ کام نہيں کيا۔ آخر کيوں؟ اس ليے کہ ميں اور آپ سيکھيں۔
اگر ہم صرف بيٹھيں اور اِن فضائل کو بيان کريں، خوش ہوں اور ان چيزوں اور اُن کي سيرت سے درس حاصل نہ کريں تو اُس کا کيا فائدہ ہوگا؟ ہم ان کي سيرت سے کوئي فائدہ حاصل نہيں کررہے ہيں۔ طبيب کے نسخے کوگھر لاکر طاقچے مينںہيں رکھنا چاہيے کہ انسان روز اس کو ديکھے اور زيارت کرے۔ اس کے مطابق عمل کرنا چاہيے تاکہ ہميں فائدہ ہو۔ اسي طرح پرہيزي غذا کے جدول کے مطابق عمل کريں تاکہ اس کا حقيقي فائدہ آپ کو حاصل ہو۔
اہلِ بيتٴ کي سيرت پر عمل کرنا دراصل روح کي پرہيزي غذا ہے اور اسي سے ہمارے معاشرے اور گھرانوں کي روحاني صحت وابستہ ہے۔ لہٰذا اس پر عمل کرنا اور شادي اور اس سے مربوط مسائل اور تقريبات کو سادگي کے ساتھ منعقد کرنا چاہيے۔

اے دلہنو! تم اس بات کي اجازت نہ دو!
اے بيٹيو! اپنے والدين کو اس بات کي اجازت نہ دو کہ وہ تمہارے جہيز کو بڑا بنائيں، اے دلہنوں! تم يہ کام نہ کرنے دو۔ اگر تمہارے والدين چاہيں تو تم ان کو منع کرو کہ آپ يہ اتني گراں قيمت چيزيں کس ليے خريد رہے ہيں؟ دلہنوں کي ماؤں کو بھي چاہيے کہ جہيز تيار کرنے ميں فضول خرچي سے اپنا ہاتھ روکيںاور افراطِ و اسراف سے کام نہ ليں۔ يہ نہ کہيں کہ ارے يہ تو ہماري چہيتي بيٹي ہے، اگر ايسا نہ ہوا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا، نہيں، ايسا نہيں ہے، يہ لڑکياں بہت اچھي ہيں اور يہ ايسا کام نہيں چاہتيں ہيں۔ ہم بغير کسي وجہ کے ان کا دل اس جانب نہ لے جائيں کہ ہر اچھي، قيمتي اور اعليٰ درجے کي چيز حتماً ان کے ليے خريدي جائے۔

یہ لڑکیاں جو چاہتیں ہیں کہ ان کا جہیز بنے تو اپنے جہیز، برات و ولیمے کے لباس کي خریداري کے لیے شہر کے بعض علاقوں کي سب سے مہنگي دکانوں پر کہ جو بہت مشہور و معروف ہیں اور میں ان علاقوں سے بخوبي واقف ہوں لیکن ان کا نام لینا نہیں چاہتا، سب سے مہنگي چیزوں کے لیے ناجائیں۔ انہیں چاہیے کہ ان علاقوں کا رخ کریں جو مہنگے نہیں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بیچارے دولہا کو اپنے پیچھے لیے لیے پھریں تاکہ زیورات اور لباس خرید سکیں(اور لڑکوں کو بھي نہیں چاہیے کہ وہ بارات و ولیمے کے لباس اور دوسري خریداري کے لیے دلہن کے گھروالوں پر غیر اضافي خرچوں کا بوجھ ڈالیں) لیکن افسوس یہ ہے کہ لوگ یہ کام کرتے ہیں۔

دعائیہ کلمات!

یہ محفل ایک مقدس ملاپ کا نقطہ آغاز ہے، مبارک ہو۔ آنکھیں نظارہ کرکے ایک جگہ ٹہرگئي ہیں۔ رہبرِ عالیقدر کي دلنشین آواز گونجي ''ان شائ اللہ، اللہ تعالیٰ مبارک کرے!'' حاضرین کے سرودِ صلوات نے فرشیوں کو عرشیوں کے ہمنوا بنادیا۔ یہ اُس ''سید'' کے بابرکت ہاتھ ہیں جو خدائے مہربان کي بارگاہ میں دعا کے لیے اٹھے ہیں اور زبان سے ادا ہونے والے جملے دراصل ایک پدر کي دیرینہ آرزو ہے جو صدقِ دل سے اپني زندگي کا نیا سفر شروع کرنے والوں کے لیے ''اس'' کے آسمان لطف و کرم سے مثلِ باراں برس رہے ہیں۔

پروردگارا ! ان کے دلوں کو آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے کي نسبت

مہربان اور محبت کرنے والا بنادے،

بارالٰہا! انہیں پاک و پاکیزہ اولاد عطا فرما،

خداوندا! انہیں توفیق دے کہ یہ تیري اور تیرے اولیائ کي رضا کے مطابق عمل کریں،

پالنے والے! وہ تمام افراد جو اس کارِ مقدس میں سبب بنے ہیں، انہیں

اپني طرف بہترین اجر و ثواب عطا فرما۔

''آغا'' کھڑے ہوجاتے ہیں اور دولہاؤں کي ایک لمبي قطار اُن سے ملنے کے لیے بے چین ہے۔ یہ دلہنیں بڑي حسرت سے دُولہاؤں کو مہربان رہبر کے بغل گیر ہوتے ہوئے مشاہدہ کرتي ہیں اور ''آغا''اپنے ان کلمات کے ساتھ انہیںبہشت تک چھوڑنے کے لیے دروازے تک تشریف لے جاتے ہیں:

''خداوندعالم ان شائ اللہ یہ نیا سفر اور شادي مبارک قرار دے، خداوند مہربان آپ سب کو ایک دوسرے کے سائے میں آخر عمر تک محفوظ رکھے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنے، اپنے گھر والوں، اپنے ملک اور دنیائے اسلام کیلئے عزت و افتخار کا باعث بنیں۔''

ہم بھي کائنات کے عظیم ترین اور بابرکت علي و فاطمہ کے جوڑے سے دست بستہ یہي عرض کریں گے آپ اس نئے سفر میں اس کے یار و مددگار بنیں۔

تمام شد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com